

دُشمنانِ علی
مردہ باد



شیعانِ علی
زندہ باد

نماز میں ہاتھ کھلے رکھنے کا ثبوت

اور

وضو میں پاؤں پر مسح کرنے کا ثبوت

شعبہ تبلیغ کی ۱۷ دیکھ و شکش

اس رسالہ میں علماء اہلسنت کو دعوتِ فکر دی گئی ہے کہ اہلسنت کی کتابوں سے انکے خلاف پیش کئے گئے حوالہ جات کی صفائی پیش کریں، اور شیعوں کو برا بھلا کہنے پر اور وکیل آل محمد پر قاتلانہ حملے کرنے پر بھی گواہ بنیں

— از قلم، شیر پاکستان خادمِ مذہبِ علی

شاہِ مردان وکیل آل محمد علامہ غلام حسین نجفی فاضل عراق

نمبر 13 وضو میں پاؤں میں دھونے کی روایات قرآن پاک کے مخالف ہیں۔

نمبر 14 صحابہ کی گواہی کہ قرآن پاک میں حکم مسح نازل ہوا ہے

نمبر 15 جو تلوں پر مسح اور ید کاروں کے چپھے نماز سنیوں کی دو خاص نشانیاں

نمبر 16 جو تلوں پر مسح کے خلاف عائشہ اور صحابہ اور مالک کا احتجاج

نمبر 17 عائشہ کا اعلان کہ پاؤں کو استرے سے کاٹ دینا مجھے جو تلوں پر سے زیادہ پسند ہے

نمبر 18 گردن کا مسح سنیوں کے وضو میں ایک بدعت ہے

نمبر 19 دیوبندی اماموں کا مس ذکر کے بارے سخت جھگڑا

نمبر 20 مسئلہ یتیم میں امیر عمر کا قرآن پاک کی مخالفت کرنا

نمبر 21 فقہ دیوبند میں جنس کپڑوں میں اور ننگے ہو کر بھی نماز پڑھنا جائز ہے

دیوبندیوں کی لوح محفوظ میں نماز میں ہاتھ باندھنے اور کھولنے کے

بارے بہانت بہانت کے فتوے

نمبر 22 سنیوں کے امام مالک کا فتویٰ کہ نماز ہاتھ کھول کر پڑھی جائے

نمبر 23 نبی کریم اور عترت رسول نماز ہاتھ کھول کر پڑھتے تھے

نمبر 24 جناب عائشہ کی گواہی کہ نبی کریم ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے تھے

نمبر 25 صحابہ کی گواہی کہ نبی کریم نماز ہاتھ کھول کر پڑھتے تھے

نمبر 26 امام شافعی امیر عمر اور صحابہ کرام بھی نماز ہاتھ کھول کر پڑھتے تھے

فہرست مطالب اور بحث وضو

نمبر 1 سپاہ صحابہ کی گواہی کہ نبی کریم وضو میں پاؤں کا مسح کرتے

تھے

نمبر 2 سپاہ صحابہ کی گواہی کہ حضرت علی بھی وضو میں پاؤں کا مسح

کرتے تھے

نمبر 3 سپاہ صحابہ کی گواہی کہ ابن عباس بھی وضو میں پاؤں کا مسح

کرتے تھے

نمبر 4 پاؤں دھونے پر مجبور کرنا حجاج اور امیر عمر کی بدعات سے ہے

نمبر 5 محدث دہلوی نے مسئلہ وضو میں اپنے باپ کو بھی جھٹلایا ہے

نمبر 6 وضو میں پاؤں کے حکم کے بارے قوم معاویہ بہانت بہانت کے فتوے

نمبر 7 آدمی کو اختیار ہے چاہے دھو لے چاہے یا پاؤں پر مسح کر لے

نمبر 8 ایک فتویٰ یہ بھی ہے کہ مسح بھی کرے اور پھر دھو لے

نمبر 9 قوم معاویہ کو دعوت انصاف کہ آئیے وضو میں پاؤں کے حکم

کے بارے قرآن پاک پر فیصلہ کرتے ہیں شیعوں کا عمل قرآن کے مطابق

ہے۔

نمبر 10 آیت وضو میں قرائت اور ترکیب کی مفصل بحث

نمبر 11 ارجمتم کی لام پر زبر اور زیر۔ اور جر جوار کی بحث

نمبر 12 جبرئیل کا وضو میں پاؤں کا مسح کرنا اور قاضی حلب کے پیٹ

میں مروڑ

- نمبر 38 نواصب کا اقرار کہ نماز میں ہاتھ باندھنا بدعت ہے مطلق نماز ہے زنا سے برا ہے
- نمبر 39 نماز میں ہاتھ باندھنے کی بابت سنیوں کا ایک دوسرے کو جھٹانا
- نمبر 40 نماز میں ہاتھ کہاں باندھے جائیں سنیوں کے بجا بجا کے فتوے
- نمبر 41 سنیوں نے نماز میں ہاتھ باندھنے کے بارے بجا بجا کی حکمتیں بیان کی ہیں
- نمبر 42 نماز میں ہاتھ باندھنے کے بارے سنیوں کے اختلافات کا نقشہ
- نمبر 43 بقول دہلوی و حال زیادہ اختلاف جھوٹ کی دلیل ہے اور نماز میں اہل سنت کے آپس میں اور شیعوں سے دس اختلافات

مہر صاحب کا نماز میں بحالت قیام ہاتھ باندھنے کی مذمت پر
نواصب کے ساتھ فیصلہ کن مناظرہ

- نمبر 44 نماز میں ہاتھ باندھنے کی مذمت پر قرآن پاک کی آیات سے استدلال
- نمبر 45 نماز میں ہاتھ باندھنے کی مذمت پر عقلی ثبوت
- نمبر 46 مناظرہ کی قسمت دوم، شیعوں کی کتابوں سے ان کے اماموں کے فرامین کی روشنی میں نماز میں ہاتھ کھلے رکھنے کا ثبوت
- نمبر 47 پچاس ہزار روپیہ نقد العام اگر سنی قرآن سے ہاتھ باندھنے کا

- نمبر 27 امام محمد کا فتویٰ کہ شتا کے وقت کھلے اور قرأت کے وقت بند رکھے
- نمبر 28 عبداللہ بن زبیر، حسن بصری ابن سیرین وغیرہ نماز ہاتھ کھول کر پڑھتے تھے
- نمبر 29 ابن جبیر، ابن مسیب اور اہل مدینہ نماز ہاتھ کھول کر پڑھتے تھے
- نمبر 30 اور اعلیٰ سنی کا فتویٰ کہ نماز میں ہاتھ کھلے رکھنا باندھ لینا دونوں جائز ہیں
- نمبر 31 سنیوں کا فتویٰ کہ نماز میں بڑے لوگ ہاتھ باندھ لیں اور چھوٹے کھلے رکھیں
- نمبر 32 سنیوں کا ایک فتویٰ کہ نماز میں ہاتھ کھلے رکھے اگر تک جائے تو باندھ لے
- نمبر 33 نماز میں ہاتھ کھلے رکھنے کا عقلی ثبوت
- نمبر 34 اہل سنت کا اقرار کہ نماز میں ہاتھ باندھنا فرض اور واجب نہیں ہے
- نمبر 35 اہل سنت کا نماز میں ہاتھ باندھنے کے عدم وجوب میں کوئی نزاع نہیں
- نمبر 36 اہل سنت کا اقرار کہ ہم نماز میں صرف شیعوں کی مخالفت میں ہاتھ باندھتے ہیں
- نمبر 37 اہل سنت کا اقرار نماز میں ہاتھ باندھنا روپیوں کی وجہ سے آیا ہے

غرض تالیف رسالہ خدا دفا علی اور جوانی کا روائی ہے

ارباب انصاف شیعہ قوم دنیا میں ایک نہایت ہی شریف قوم ہے اور ہمیشہ اس نے اہل اسلام کو دعوت اتحاد و اتفاق دی ہے مگر کچھ سلاویہ خیل ملاں مولوی محمد علی بول نکی جیسے ہمیشہ مسلمان جوانوں کو آپس میں لڑا کر اپنا بیٹ پالتے رہے ہیں۔ ان تحریک کار ملاں کے پاس سب سے بڑا ہتھیار یہ ہے کہ یہ کچھ مسائل فقہیہ کو لے کر اور عبادات کو توڑ موڑ کر شیعوں پر کپڑا اچالتے ہیں۔ دور حاضر میں حافظ مولوی محمد علی نے ایک کتاب لکھی ہے بنام شیعہ مذہب یعنی فقہ جعفریہ۔ اور حافظ جی نے اس کتاب میں شیعہ کے وضو اور نماز میں ہاتھ کھلے رکھنے پر کافی اعتراضات کیے ہیں موصوف کو اصل دکن تو اصحاب شاذ کی خلافت کا ہے کہ جسکو شیعہ مذہب والے صحیح تسلیم نہیں کرتے اپنی اس تالیف کا موصوف نے یہ طالع تجویز فرمایا ہے کہ شیعہ لوگ وضو میں پاؤں کا مسح کیوں کرتے ہیں اور نماز میں بحالت قیام ہاتھ کیوں کھلے رکھتے ہیں میرے محترم قارئین یہ دونوں مسئلے ایسے ہیں کہ اہل سنت دوستوں کی کتاب میں ان دو مسکوں کے حواض کے بارے بری ہوئی ہیں اس حافظ محمد علی کی بددیانتی اور خیانت طعن کی انتہاء ہے کہ جو بات اہل سنت کی فقہ میں جائز لکھی ہے اسکو یہ بددیانت اور خائن ملاں ایک برائی فرض کر کے شیعوں کے سر تعویذ دیتا ہے۔ کیا اس بے ایمانی کا سبق انہوں نے سیرت صحابہ اہل بیت علیہم السلام مذہب اہل سنت دیتا ہے۔ کیا اس بے ایمانی کا سبق انہوں نے سیرت صحابہ سے سیکھا ہے۔ کیا اصحاب بھی تبلیغ دین کرنے میں اس قسم کی چالاکیاں کرتے تھے۔ ارباب انصاف میں نے دیانت داری سے اہل سنت جوانوں کی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے اور وضو میں پاؤں دھونے یا مسح کرنے کی بابت اور نماز میں ہاتھ کھلے یا بندے رکھنے کی بابت جو کچھ علماء اہل سنت فرماتے ہیں اس کو نہایت دیانت داری سے اس رسالہ میں پیش کر کے برادران اسلام کو دعوت فکر دی ہے وضو میں پاؤں کا مسح اور نماز میں ہاتھ کھلے رکھنا سنی مذہب میں بھی جائز ہے اور جب یہ اسکے مذہب میں جائز ہے تو پھر مولوی محمد علی کا فرض بنتا تھا کہ اس کی صفائی پیش کرتے مگر انہوں نے کہ یہ ملاں کچھ کچھ چوری چوری اور تاں غریب و اس کا مصداق ہے۔ یہ ملاں صحابہ کرام کا اور خلفاء راشدین کا بدترین دشمن ہے بلکہ یہ ملاں اللہ کے قرآن کا اور نبی پاک کے فرمان کا بھی سخت دشمن ہے آج اس دور میں جبکہ اہل اسلام آپس میں ملکر ملک میں نفاذ شریعت کے بارے کو شش کر رہے ہیں۔ خائن ملاں اہل اسلام کو آپس

۱۹۸۱ اہل سنت کو چیلنج کر اپنے کسی امام کا فتویٰ پیش کریں کہ ہاتھ بندھنا فرض ہے
۱۹۸۲ اہل سنت کی نماز میں ہاتھ بندھنے کی بابت جھوٹی حدیثیں،
۱۹۸۳ خلفائے ثلاثہ کے زمانہ میں اسلام اور خصوصاً نماز کی خوب چیزیں ہار گئی
۱۹۸۴ فقہ دیوبند میں بحالت نماز سجے اٹھنا اور جو رکوع نماز جائز ہے
۱۹۸۵ شاہ عبدالغنی کی شیعوں پر تہمت، اور اس کا جواب کہ یہ تہمت
نبی پاک پر بھی لگائی گئی ہے،
۱۹۸۶ بحالت نماز میں دیوبندی جوان کے آلہ تناسل کا اٹھنا اور پھر ناجائز ہے،
۱۹۸۷ فقہ دیوبند۔ بحالت نماز عورت اور مرد کا ایک دوسرے
کو چومنا جائز ہے،
۱۹۸۸ فقہ صحابہ میں بحالت نماز عورت سے جماع نماز کا کچھ
نہیں بگاڑ سکتا،
۱۹۸۹ فقہ صحابہ میں بحالت نماز مرد کے لئے عورت کی شرم گاہ کی
زیارت جائز ہے،
۱۹۹۰ شیعوں پر مجمع بین الصلوٰتین کا اعتراض اور اسکا ٹھوس جواب
۱۹۹۱ دو نمازوں کو ایک آذان سے پڑھنے پر اعتراض اور
اس کا جواب

اہل دیوبند کی گواہی کرنی کریم وضوئیں پاؤں کا مسح کرتے تھے

- ۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب غدة القاری شرح بخاری
 - ۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کتر العمال ص ۱۰۳ کتاب الطہارة
 - ۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الاصابہ ص ۱۸۵ ذکر تميم بن زيد النصارى
 - ۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ۱۹۱ محمد بن علی شونکانی
 - ۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سنن رادطنی ص ۳۳۰
 - ۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۳ کتاب الوضوء
 - ۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الدر المنثور ص ۳۹۲
 - ۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سنن بیہقی ص ۳۶ کتاب الطہارة ص ۳۷
 - ۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر طبری ص ۸۶ آیت ۵ المائدة
 - ۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سنن ابن ماجہ ص ۲۶ الوضوء
- عبدہ القادری دقاعة ابن رافع عن البني انة قال لا يتم صلاة لأحد
حتى يسبغ الوضوء كما امره الله تعالى فيبسل وجهه
ويديه الى المرفقين ويسبغ يدايه ورجليه الى الكعبين حسنه ابو حنبل
الطوسي الحافظ وابو عيسى الترمذی وابو جعفر البزاز وصحبه الحافظ ابن
حنبل وابن حزم
- ترجمہ :- رافعہ معاذی نبی کریم سے نقل کرتا ہے کہ انجناب نے فرمایا کہ کامل
وضو کے بغیر نماز تمام نہیں کامل وضو حکم الہی کے مطابق اس طرح ہے کہ
نماز کی اپنے چہرے کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھوئے اور سر کو
مسح اور پاؤں کا ٹخنوں تک مسح کرے۔
- اس گھر کو آگ لگ لگی تھی پھر یہ غ سے

میں لڑنے پر تیار ہوا ہے من میں شیخ فرید اور نعل میں ویشیں اس کا کاروبار ہے خدا اس کو
ذلیل اور رسوا کرنے کا ہے و ابول ہالا اور جھوٹے دامنه کالا اگر کسی ناصبی ظالم کو اپنے ظلم پر
غور ہے تو میرے پیش کردہ حوالہ جات کو بے شک غلط ثابت کر کے مسخ پچاس ہزار انعام
قد وصول کرے آخر میں حق تعالیٰ سے عاجزانہ دعا مانگتا ہوں کہ میرے اس رسالہ کو وہ اپنی
خلوق کو ہدایت پانے کی توفیق عطا فرماوے

شیر پاکستان خادم مذہب علی شاہ مردان علامہ غلام حسین نجفی فاضل عراق

آخری گذارش علماء دیوبند سے

وہ علامہ صاحبان جو دینی مدارس میں پڑھکر مشائخ کے درجہ تک پہنچ جاتے ہیں اور ہر اپنے
مریدوں کو خوش کرنے کے لیے شیعان علی کے خلاف کتابیں یا کتابچے لکھتے ہیں اور اپنے علمی
غور میں گردن گویا یہ لگا کر پڑھتے ہیں وہ متوجہ رہیں کہ ان کے علمی غرور کو توڑنے کے لیے ہم نے
مسند وضوہ اور نماز میں ہاتھ کھلے رکھنے کے موضوع پر یہ رسالہ لکھ کر تمام اہل اسلام کو دعوت فکر
دی ہے۔ اور اپنی ظالم برادری سے اپیل کی ہے کہ عدو و انصاف میں رہ کر ہمارے پیش کردہ
حوالہ جات کی صفائی پیش کریں شیعہ کتب میں کیا لکھا ہے وہ اسکو لگتے چھڑیں۔ بقول ان کے
ناصری فرقوں کے شیعہ تو اسلام سے بہت دور ہیں اور تم جنہوں نے اسلام کو بن دی ہوئی ہے
تم بتاؤ کہ شیعہ جس طرح وضوہ کرتے ہیں اور نماز میں ہاتھ کھلے رکھتے ہیں اساثبوت تمہاری
کتابوں میں کس طرح آگیا سپاہ صحابہ کے ظالم یہ کہتے ہیں کہ اگر شیعہوں نے کسی لکچا کا دودھ
نہیں پیا تو ہمارے اس سوال کا جواب دیں۔ اور ہم شیعہ یہ کہتے ہیں کہ انجن سپاہ صحابہ کے
علماء نے اگر کسی خنزیر دہنی کا دودھ نہیں پیا تو ہمیں جواب دیں کہ شیعہ جو کچھ کرتے ہیں وہ
تمہاری کتابوں میں کیوں لکھا ہے۔ ارباب انصاف ہم شیعہوں کے سچے ہونے کا یہ ثبوت
ثبوت ہے کہ علی میدان میں ہمارا مقابلہ کرنے سے قوم معاویہ خیل بوکھلا گئی ہے اور اب
فسادات برپا ہوئی ہے اور ہم شیعہ بھی سخت جان ہیں ہر زمانہ میں ہم نے حالات کا مقابلہ کیا
ہے اور اب بھی کر رہے ہیں اور آگے چل کر بھی کرتے رہیں گے۔ ہمیں مٹانے والے خود
حرف غلط کی طرح مٹ گئے۔

شیر پاکستان خادم مذہب علی شاہ مردان غلام حسین نجفی فاضل عراق

سنن ابن ماجہ | دفاۃ ابن داغر انه کان جالساً عند النبی فقال
کی عبادت | المصلاۃ الصلوۃ لا حد ختی یسبح الموضوئک امر اللہ
یفعل فعبہ ویدیه الی المرفقین ویمسح بواستہ ویرحلیہ الی
الکعبین ۔

ترجمہ :- ابن رافع صہابی بیان کرتا ہے کہ وہ نبی کریم کے پاس بیٹھا تھا
کہ پاک نبی نے فرمایا کہ کسی کی بھی نسا ز پوری نہیں ہوتی جب تک وہ وضو
کامل نہ کرے اس طرح جیسے اللہ پاک نے حکم دیا ہے وہ حکم یہ ہے چہرے
اور ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھوئے اور سر اور پاؤں کا ٹخنوں تک مسح
کرنے ۔

نوٹ | ار باب الناف ہم نے ۱۰ عدد و کتب اہل سنت سے ثبوت پیش کر
دیا کہ نبی کریم نے وضو میں پاؤں پر مسح کرنے کا حکم دیا ہے قوم معاویہ کا یہ غدر
کہ اس مسئلہ میں حدیثیں مختلف ہیں اسکا جواب یہ ہے کہ تم دکھاؤ ہمروان کسی
چوٹی میں چو پھر پانی ڈال کر ڈوب مریں کیا یہ افسوس کا مقام نہیں ہے کہ تمہارے
خلفے اور اصحاب اتنا بھی ذکر کے کہ نبی کریم سے وضو کا صحیح طریقہ سیکھ
لیتے ، ابھی حدیثیں کیوں مختلف ہیں ۔ وضو کو کوئی ایسا مسئلہ تو نہیں ہے
کہ جسکی انسان کو کبھی کبھی ضرورت پڑتی ہو بلکہ دن رات میں اسکی پانچ مرتبہ ضرورت
پڑتی ہے تفہیم سے راویان حدیث پر اور انکے مافقہ پر وضو میں
مختلف جو حدیثیں بیان کرتے ہیں جکی وجہ سے تمہاری کتابوں میں تمہارے
علماء پاؤں کے مسح کی بابت بھانت بھانت کے فتوے دیتے ہیں ۔

تمہارا صرف یہی حال ہے کہ جو حدیثیں صحیح ہیں وہ صحیح کہتے ہیں
حال ہے کہ وضو کی آواز اسکی پیٹ کے نکالی ہونے کی وجہ سے ہے

نوٹ | ار باب الناف مذکورہ حدیث رسول کے خلاف قوم معاویہ ڈٹتی ہوئی ہے
اور وضو میں پاؤں کے مسح کے بجائے انکو دھونا انپا مذہب بنایا ہوا ہے اور
ہم شیعہ مذہب والے قوم معاویہ کی مخالفت کرتے ہیں اور پاؤں کا مسح کر کے
خدا اور رسول کی اطاعت کرتے ہیں ۔

صحیح بخاری | عن عبد اللہ بن عمر قال تخلف النبی عن فقی سفرۃ فناد
کی عبادت | کنا وقد ادهقنا العصر فجعنا لتوضو أنفسنا علی ارجلنا
فتادی دیل للاعقاب من النار

ترجمہ :- ابن عمر کہتا ہے کہ ایک سفر میں نبی کریم ہم سے چھپے رہ گئے اور نماز
عصر کا وقت تلگ ہونے لگا پس ہم وضو کرنے گئے اور ہم نے پاؤں پر مسح
کیا ۔ نبی کریم نے فرمایا اٹریوں کے لئے دیل ہے اگ سے ۔

(نوٹ)

یہ روایت پاؤں پر مسح کرنے کا ٹھوس ثبوت ہے کیونکہ اسلام میں نماز
ایک بہت بڑا فریضہ ہے ۔ اور دن رات میں ۵ مرتبہ ادا کیا جاتا ہے اور نبی
پاک نے اصحاب کو کئی مرتبہ نسا ز کے لئے وضو کر کے دکھایا ہے اور اصحاب
بھی کوئی بچے یا کندہ ذہن نہ تھے کہ کئی سال مسلمان ہوئے گذر گئے اور
بچاروں کو ابھی تک وضو کا طریقہ سمجھ میں نہ آیا تھا یہ روایت پکار پکار
کر اعلان کر رہی ہے کہ وضو میں اصحاب پاؤں کا مسح کرتے تھے اور نبی
کریم نے انکو مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے اور منع نہیں کیا ، اگر پاؤں
کا مسح خلاف شریعت ہوتا تو نبی کریم انکو منع کرتے ، التہ اصحاب نے جلدی
میں مسکری اور پورا نہ کیا اس لیے حضور نے فرمایا کہ اٹریوں کے لیے دیل
ہے ۔ میں الزام انکو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

سنن دار | فلا ادرى ما عبت حتى من ملاقى فقال رسول الله انها لاتتم
قطنى كى | صلاة اهدكم حتى ليسبحوا الوتر وكما امره الله فيفضل وجهه ،
ويديه الى المرفقين ويسبح بداسه وجعليه الى العقبين !
توجیه ۱۔ ایک شخص کو نبی پاک نے فرمایا کہ تم ساری نمازیں فامی ہے اس نے
کہا اے رسول خدا مجھے معلوم نہیں ہے کہ آپ نے میری نماز کیا عیب دیکھا
انجناب نے فرمایا کہ جب تک کوئی شخص حکم خدا کے مطابق وضو کامل نہیں
کرتے گا اسکی نماز کامل نہیں ہے پس وضو میں آدمی اپنے چہرے اور ہاتھوں کو
دھو لے اور اپنے سر اور پاؤں کا ٹخنوں تک مسح کرے ۔
نوٹ ، مذکورہ دس عدد کتب اہل سنت کے علاوہ بھی کتب اہل سنت والجماعہ
ص ۲۱۶ ذکر جابر بن نفوف میں بھی لکھا ہے کہ ان النبی صلی و مسم علی قدیمیہ
کو نبی کریم نے نماز پڑھی اور وضو میں پاؤں پر مسم کیا ۔

علم اہل سنت کو دعوت انصاف

ارباب انصاف مذکورہ گیارہ عدد کتب اہل سنت گواہ ہیں کہ وضو میں نبی
کریم پاؤں پر مسم کہتے تھے اور محدث اہل سنت شاہ عبدالعزیز دہلوی پر بہت
افسوس ہے کہ انہوں نے اپنے تحفہ اثنا عشریہ ص ۲۳ کیدنبہ میں لکھا
ہے کہ کسی نے بھی نبی کریم سے پاؤں پر مسم کرنے کی روایت نہیں کی دہلوی محدث
نے یہ صاف جھوٹ بول کر اپنے شیخ اول کی سنت پر عمل کرتے ہوئے کاذباً
اثنا عشریہ اور اُخا سنا کی یاد تازہ کر دی ہے ۔ اور ایسے لوگوں کے حق میں ہم
آیت لعنة الله على الكاذبين کی تلاوت کا حق رکھتے ہیں اور ہمارے حال جات سے یہ
ثابت ہوا کہ وضو میں پاؤں پر مسم کر کے شیعہ لوگ نبی کریم کی پیروی کرتے ہیں ۔

اہل دیوبند کی گواہی کہ حضرت علیؑ بھی وضو میں پاؤں کا مسح کرتے تھے

- ۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص ۱۸۱ کتاب الطهارة
- ۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سنن البیہقی ص ۱۸۱ کتاب الطهارة
- ۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتم الباری شرح بخاری ص ۲۶۶ کتاب الوضوء
- ۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۵۴۲ باب الشرب قائلاً
- ۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر لابن کثیر ص ۲۲ آیت الوضوء
- ۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب احکام القرآن لجمہاص خفی ص ۳۳۲ آیت الوضوء
- ۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب اوجز المسائل شرح المواعظ لہام مالک ص ۱۹۶
ذکر وضوء ۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ۱۹۸ ذکر وضوء
- ۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتم الباری ص ۵۴۲ باب الشرب قائلاً
تفسیر لابن کثیر | "عن التوال بن سبرة قال دأبت علیاً علی النظر ثم اعد
کی عبادت | للناس فی الوجہ ثم ارقی بماء فغسل وجہه ویدیه
ثم مسح برأسه وجعلیه وقال هذا وضوء من لم یحدث "۔
توجیه : نزال بن سبرہ بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت علیؑ کی زیارت کی انجناب
نے نماز ظہر پڑھی پھر لوگوں کی خاطر میدان کو ذمیں بیٹھ گئے پھر انجناب کی خاطر
پانی لایا گیا اور حضورؐ نے وضو فرمایا ، پس اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھویا پھر
اپنے سر اور پاؤں کا مسح کیا ، اور فرمایا کہ یہ وضو ہے اس شخص کا جو لم یحدث
کہوں گے کاموں میں بدعت پیدا نہ کرے ۔

احکام القرآن لجمہاص | اَنْ عَلِيًّا يُعَابِدُكَ مِنْ مَا فُضِّلَ يَدِيهِ وَذَوَاعِيهِ وَمَسْمُومُهُ
کی عبادت | وجعلیه وقال هكذا دأبت رسول الله فعل ۔

امید المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالبؑ کی ذات گرامی ایک ایسی پاکیزہ
ہستی ہیں کہ تمام اہل اسلام کا انتخاب کی صداقت و سچائی پر اتفاق ہے
اور میں نے اپنی کتاب بغاوت معاویہ و جواب خلافت معاویہ میں یہ

عبارت میں ہے | اسی واسطے اور جلیہ کے واسطے
مرزوق عند الاسما علی و یؤخذ منه انه فی الاصل وسم علی
رأسه و بجلیہ وان آدم توقف فی سباقہ فعبّر بقولہ و ذکر رأسه
قد جمہ - شارح بخاری این جہر بخاری شریف کی مذکورہ حدیث کی شرح میں فرماتے
ہیں کہ طہا میں اس طرح ہے کہ حضرت علیؑ نے وضو اس طرح کیا کہ اپنے منہ اور ہاتھوں کو

یہ بات سفید جھوٹ ہے کہ نبی کریمؐ تو پاؤں کو دھوتے تھے اور حضرت علیؑ نبی کریمؐ کی معاذ اللہ مخالفت میں پاؤں پر مسح کرتے تھے، نیز یہ بات بھی سفید جھوٹ ہے کہ حضرت علیؑ نے تمام زندگی نبی پاکؐ کو کبھی وضو کرتے ہوئے نہیں دیکھا اس لئے حضرت مسح کرتے تھے۔ اور یہ بھی جھوٹ ہے کہ حضرت علیؑ کو پاؤں کے مسح یا دھونے کی بابت صحیح حکم معلوم نہ تھا جب صحابہ نے بتایا یا خود حضرت نے انکو دیکھا تو معلوم ہوا کہ مسح جائز نہیں ہے بلکہ وضو یا فرض ہے اگر مذکورہ احتمالات کو صحیح مان لیا جائے تو اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ معاذ اللہ نبی کریمؐ نے پہلے نمازی کو بھی صحیح طریقہ سے وضو کی تعلیم نہیں دی تھی اور انہی شان میں معاذ اللہ غلطی سے یہ کہا کہ علیؑ قرآن کے ساتھ ہے علیؑ حق کے ساتھ ہے علیؑ مسلمانوں کے ساتھ ہے علیؑ مسلمانوں کے ساتھ ہے۔ جس کو معلوم نبوت کی ضرورت سے وہ علیؑ کے درپر آئے

نتیجہ بحث اور وکلاء معاویہ کو مزید دعوت فکرم

ارباب انصاف شارح بخاری ابن حجر کا یہ رپوٹ ہیں کہ انہوں نے حضرت علیؑ پہلے تو پاؤں کا وضو میں مسح کرتے تھے پھر اس اجتہاد سے رجوع کیا اور پاؤں کا وضو میں وضو شروع کیا یہ رپوٹ بالکل اسکی مکاری اور غیاری ہے اور قوم معاویہ کی خوشنودی منظور ہے۔ اس ابن حجر سے جسکے پیچھے شارح بخاری اور محدث ہونے کا دم چھلا لگا ہوا ہے۔ کوئی پوچھے کہ حضرت علیؑ نے پاؤں پر مسح کرنے سے کب رجوع کیا کیسا یہ رجوع نبی کریمؐ کی وفات کے بعد ہوا ہے اگر یہ درست ہے تو اس شارح بخاری نے نبی کریمؐ اور حضرت علیؑ دونوں کی توہین کی ہے کیونکہ

ثابت کیا ہے ۴۴ عدد کتب اہل سنت گواہ ہیں کہ نبی کریمؐ نے حضرت علیؑ کی شان میں فرمایا کہ ”أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَالْعِلْمُ بَابُهَا“ کہیں شہر علم ہوں اور علیؑ اسکا دروازہ ہے۔ ۱۹-۲۰ عدد کتب اہل سنت گواہ ہیں کہ نبی کریمؐ نے حضرت علیؑ کی شان میں فرمایا تھا کہ ”علیؑ مع الحق والحق مع العلیؑ“ ایٹ کان کہ ہمیشہ علیؑ حق کے ساتھ ہے اور حق علیؑ کے ساتھ ہے اور ۵ عدد کتب اہل سنت گواہ ہیں کہ نبی پاکؐ نے حضرت علیؑ کی شان میں فرمایا تھا کہ ”علیؑ مع القرآن والقرآن مع العلیؑ“ کہ ہمیشہ علیؑ قرآن کے ساتھ اور قرآن علیؑ کے ساتھ ہے تفصیل کیلئے کتاب بیانات معاویہ کی طرف رجوع کیا جائیے۔ نیز تفسیر کبیرہ میں ہے اللہ کی تفسیر میں امام اہلسنت فخر الدین رازی نے لکھا ہے کہ نمازیں بسم اللہ کو لے کر دل میں اور حضرت علیؑ بلند آواز سے پڑھتے تھے ”چونکہ حدیث ہے، ”علیؑ مع الحق“ اس لئے اس اختلافی مسئلہ میں بھی حق علیؑ کے ساتھ ہے۔

ارباب انصاف آپ بھی توجہ فرمادیں

ارباب انصاف خدا آپکو سلامت رکھے، امیر المؤمنین حضرت علیؑ کا وضو میں پاؤں کا مسح کرنا ہم نے کتب اہل سنت سے آپکے سامنے ثابت کر دیا اور انجناب کا ہمیشہ حق پر ہونا اور ہمیشہ قرآن کے ساتھ ہونا، اور باب مدنیہ العلم ہونا ثابت کر دیا۔ اور جب حضرت علیؑ وضو میں پاؤں کا مسح کرنا ثابت ہو گیا تو اسی سے نبی کریمؐ کا بھی وضو پاؤں کا مسح کرنا ثابت ہو گیا۔

کیونکہ حضرت علیؑ پہلے نمازی میں جنہوں نے نبی کریمؐ کے ساتھ نماز پڑھنا شروع کی اور نبی کریمؐ کی تمام زندگی میں حضرت علیؑ نبی کریمؐ کے ساتھ رہے۔ اور

ابن عباس اور دیگر صحابہؓ و فضول کا مسح کرتے تھے

- ۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ابن ماجہ ص ۳۹ کتاب الوضوء
- ۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سنن بیہقی ص ۳۲ کتاب الطہارۃ
- ۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ازالہ الخلفاء ص ۳۵ المساندہ آیت وضوء
- ۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر لابن کثیر ص ۲۵
- ۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر طبری ص ۸۲ آیت وضوء
- ۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر خازن ص ۱۱۰ آیت وضوء
- ۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن ص ۵۳ پ آیت ۷
- ۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر فتح القدیر ص ۱۹ آیت وضوء
- ۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر الدر المنثور ص ۲۱۲ آیت ۸
- ۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص ۱۳
- ۱۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۲۹۹ کتاب الوضوء
- ۱۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری ص ۹۵

ابن ماجہ کی | قال ابن عباس ان الناس ابوا ان الغسل ولا اجد فی کتاب عبادت | اللہ الا المسح ،

ترجمہ :- ابن عباس فرماتے ہیں کہ تحقیق لوگ پاؤں کے پاؤں کے دھونے پر ڈٹے ہوئے ہیں اور قرآن میں ہمیں وضوء میں پاؤں کے مسح کا حکم ملتا ہے

ابن کثیر کی | عن ابن عباس قال الوضوء فسلتان ومستان ، ومن النبی

عبادت | قال فذل القمۃ ان بالمسح والمسۃ الغسل ،

ترجمہ :- ابن عباس فرماتے ہیں کہ وضوء میں دو اعضا کا دھونا ہے اور

اس کا نتیجہ یہ ہے کہ حضرت علیؓ بنی کریمؐ کے ساتھ ، معاذ اللہ ، غلط وضوء کے ساتھ نماز پڑھتے رہے اور نبی کریمؐ کی اس پے توہین ہے کہ آنجناب نے معاذ اللہ ایسے آدمی کو باب مذنیہ العلم اور علیؓ مع القرآن اور علیؓ مع الحق ، کے اعزازات دینے جو وضوء بھی صحیح طریقے سے نہیں جانتا تھا اور حضرت علیؓ اور نبی کریمؐ کی توہین کرنے والا یقیناً کافر ہے ، اور اگر حضرت علیؓ نے پاؤں پر مسح کرنے سے نبی کریمؐ کی زندگی میں رجوع کیا تھا تو پھر کوفہ میں پاؤں پر مسح کسے کیوں دیکھا یا اور یہ کیونکر فرمایا کہ اسی طرح رسول اللہ بھی وضوء کرتے تھے ، حضرت علیؓ بنی کریمؐ کی زندگی میں کوفہ نہیں آئے بلکہ نبی پاکؐ کی پاک کی زندگی میں تو کوفہ شہر آباد بھی نہیں ہوا تھا ، نتیجہ یہ نکلا کہ معاذ اللہ حضرت علیؓ نے غلط بیانی کی ہے اور باب انصاف یہ ابن حجر شارح بخاری ایسا نادان ہے اور امیر محمدؒ کی محبت میں ایسا اندھا ہے کہ اس بدھو کو نبی کریمؐ اور حضرت علیؓ کی عزت کا کوئی لحاظ نہیں ہے ۔

” حب علی رمتہ اللہ اور یمن علی نعتہ اللہ “

دو کسح کرنا ہے، انس بن مالک کہتے ہیں کہ قرآن میں وضو میں پاؤں پر مسح کرنے کا حکم اترا ہے۔

عمدة القادی | عن ابن عباس هما غسلتان وسحتان وغنه الله
کی عبادت | بالمسح والبی الناس ۱۲ الغسل :-

توجہ :- ابن عباس فرماتے ہیں کہ وضو میں دو اعضاء کا دھونا ہے اور دو کا مسح ہے۔ اللہ نے مسح کا حکم دیا اور لوگوں نے اللہ کی مخالفت کرتے ہوئے دھونا شروع کر دیا۔

تفسیر طبری | عن الشعبي قول جابر بن المسح ثم قال الا تدعى ان القيم
کی عبادت | ان یمسح ما كان غسلا ویلغی ما كان مسحاً

توجہ :- امام اہل سنت حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جبرائیل وضو میں پاؤں کے مسح کا حکم لیکر آئے ہیں، پھر انہوں نے فرمایا کہ اسکی دلیل یہ ہے کہ تیمم میں انہی دو اعضاء کو مسح کیا جاتا ہے جن کو وضو میں دھویا جاتا ہے۔ اور ان دو اعضاء کو چھوڑ دیا گیا ہے جن پر وضو میں مسح کیا جاتا تھا۔

سنی علماء کا فیصلہ کہ اختلاف کی صورت میں قول ابن عباس معتبر

کتاب اہل سنت تفسیر اتقان ص ۲۱۶ نوع ۷۸ میں لکھا کہ ان تعارضت اقوال جماعة من الصحابة فان امکن الجمع فذلك وان تعذر قدم ابن عباس لان النبى بشوه بذلك حيث قال اللهم علمه التاويل قد جمعه :- اگر کسی مسئلہ میں جامعہ صحابہ میں اختلاف ہو جائے تو جمع ممکن ہو تو یہ بہتر ورنہ عبداللہ بن عباس کے فرمان کو لیا جائے کیونکہ انھیں حق میں نبی کریم نے دیا فرمائی تھی کہ خدا یا اللہ کو علم تاویل عطا کر۔

(نوٹ ۱) ارباب انصاف ابن عباس بھی دوسرے صحابہ کے ساتھ وضو میں پاؤں پر مسح کرتے تھے اور انکا یہ عمل سچا صحابہ کے منہ پر طہا چر ہے۔

لوگوں کو پاؤں دھونے پر مجبور کرنا حجاج اور امیر عمر کی بدعا سے ہے

- ۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب اذالہ الخفا ص ۳۵۵ رسالہ فقہ عمر سے ذرا قبل
 - ۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر الدر المنثور ص ۲۹۲ آیت وضو
 - ۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر لابن کثیر ص ۲۵ آیت وضو
 - ۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر طبری ص ۸۲ المائدہ آیت ۹
 - ۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سنن بیہقی ص ۲۱۲ کتاب الطہارۃ ذکر وضو
 - ۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عمدة القاری شرح البخاری ص ۱۹۱ کتاب الوضو
- اذالہ الخفا | وبارے از مسائل است کہ احادیث مختلف می شود
کی عبادت | حضرت فاروق تطبیقے مقرر کر رہا البتہ تابع ہما تطبیق
می شود، چنانچہ در مسئلہ قیام حج بعمرہ و مسئلہ غسل قدم و مسئلہ
متعدہ و مسئلہ صرف و توجہ :- اور بہت سے مسائل ایسے ہیں کہ
حدیثوں نے انکا حکم ایک دوسرے سے مختلف لکھا ہے اور حضرت
فاروق نے ایک تطبیق کی صورت نکال دی ہے اور سب مجتہدین اسی تطبیق میں عمر
کے تابع ہو جاتے ہیں جیسا کہ عمر کے ساتھ شیخ جمع کے مسئلہ میں اور پاؤں کے دھونے
کا مسئلہ اور متعدہ کا مسئلہ اور بیع حرف کا۔

الدر المنثور | فقال عمر يا سعد انما لا تنكوان رسول الله مسح ولكن هل
کی عبادت | مسح منذ انزلت سورة المسد

توجہ :- امیر عمر نے سعد صحابی سے کہا کہ ہم اس بات سے انکار نہیں کرتے کہ نبی کریم

محدث دہلوی نے مسئلہ وضو میں اپنے باپ کو جھوٹا قرار دیا ہے

اہل اہل سنت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اپنے تحفہ بحث وضو ص ۲۴
کید ص ۵۵ میں کچھ ایسا پریشان ہوا ہے کہ شیعوں کو جھوٹا بناتے اپنے باپ
شاہ ولی اللہ کو جھوٹا بنا دیا ہے نمونہ کے طور پر محدث دہلوی کے چند جھوٹ
پیش کر کے ہم عالم اسلام کو دعوت الصاف دیتے ہیں۔

پہلا جھوٹ محدث دہلوی نے اپنے تحفہ کید ص ۵۵ میں لکھا ہے کہ کسی نے
مجھے پاؤں کے مسح کرنے کی نبی کریم سے حدیث نقل نہیں کی، اور ہم شیعہ
کہتے ہیں کہ محدثین اہل سنت نے پاؤں پر مسح کرنے کی حدیثیں نقل کی ہیں اور
حوالات اسی بحث میں دیکھیں نیز محدث دہلوی کے باپ نے ازالہ الخلفاء
کی مذکورہ عبارت میں گواہی دی ہے کہ پاؤں پر مسح کی بابت حدیثیں مختلف
ہیں بعض میں پاؤں کا مسح آیا ہے البتہ اس پر عمل کرنے نے ان کو
دھونے پر مل گیا ہے پس یا تو محدث دہلوی جھوٹا ہے اور باؤں کا
باپ شاہ ولی اللہ جھوٹا ہے پھر آگے چل کر محدث دہلوی خود اپنے اچھو
میں جھوٹا ہے تحفہ ص ۱۲۵ میں لکھا ہے کہ بعض ضعیف روایات میں ہے
کہ عباد بن تیم نے نبی کریم سے پاؤں کا مسح نقل کیا ہے، سچ ہے کہ دروغ گویا
ما فظہ نہ اشد من حلفہ بشوا لا حیثہ یقلد و قعر فیہ

نے وضو میں پاؤں پر مسح فرمایا ہے مگر آپ یہ فرما دیں کہ سورۃ المائدہ کے نزول کے بعد
کیا نبی پاک نے مسح کیا ہے، نوٹ، ازالہ الخلفاء میں تفصیل و روشنی اشارہ ہے کہ اہل
سنت میں وضو میں پاؤں پر مسح کرنے یا دھونے میں سخت اختلاف ہے، اور اس خلاف
کو نہ ہی رسول خدا اور نہ ہی ابوبکر صاحب ختم کر سکے، بقول اہل سنت وضو کے بارے میں
پاؤں کے دھونے یا مسح کے بارے میں حضرت عمر نے اپنی بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے
لوگوں کو پاؤں دھونے پر مجبور کیا ہے، وہم کہتے ہیں کہ جس طرح
چار تکبیر جنازہ جاری کرنا حضرت عمر کی بدعت ہے اسی طرح وضو میں،
پاؤں دھونے پر مجبور کرنا یہ بھی حضرت عمر کی بدعت ہے۔

پاؤں دھونے کے مسئلہ پر حجاج نامی نے بہت زور دیا ہے

ازالہ اور درمنثور کے علاوہ - باقی مذکورہ چار کتب میں یوں لکھا ہے کہ
ایک وفد حجاج بن یوسف نامی نے اپنی ایک تقریر میں پاؤں دھونے
کے مسئلہ پر بہت زور دیا۔ جب اس امر کی اطلاع حضرت انس کو پہنچی
تو انہوں نے فرمایا کہ حجاج جھوٹ بولتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے قرآن پاک
میں فرمایا کہ مسح کر اپنے سروں کا اور اپنے پاؤں کا اور اس حجاج کے ناجی
ہونے کا اعتراف شاہ عبدالعزیز محدث نے اپنے تحفہ ص ۹۳ کید ص ۵۵ میں اور
ابن تیمیہ نامی نے منہاج السنہ ص ۲۴۲ میں کیا ہے۔

وضوئیں پاؤں کے حکم کے بارے قوم معاویہ کجھانت بھانت کے فتوے

- ۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری ص ۶۵ ذکر وضو
- ۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ص ۲۴ آیت وضو
- ۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر خازن ص ۱۶ آیت وضو
- ۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن ص ۵۳ آیت وضو
- ۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ۱۹۸ ذکر وضو
- ۶۔ اہل سنت کی کتاب اشعۃ اللمعات ص ۲۲ ذکر وضو
- ۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الکبریٰ للشعرانی ص ۱۱۱
- ۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رمة الامۃ فی اختلاف الامم ص ۶

آدمی کو اختیار ہے چاہیے پاؤں پر مسح کرے یا دھوے

عملۃ القاری | اما وظیفۃ الرجلین ففیہا ادبۃ مذاہب :
کی عبادت | الثالث هو مذہب الحسن البصری و محمد بن حنفیہ
الطبری ، والی علی الجہانی انہ فیہ بین المسح والغسل
توجہ ۱۔ وضوئیں پاؤں کا مسح اس میں چار مذاہب ہیں تیسرا مذہب
امام اہل سنت حسن بصری اور امام اہل سنت محمد بن جریر طبری اور امام
اہل سنت ابوعلی جہانی کا ہے کہ آدمی کو اختیار ہے کہ پاؤں کا مسح اور
دھونے میں سے ایک کو اپنا لے ، ارباب الصاف وضو کی ضرورت دن
رات میں پانچ مرتبہ ہے اور جس مذہب کے مسلمان علماء پاؤں کے دھونے یا مسح
کے بارے میں فیصلہ کر سکیں وہ ابوبکر کی خلافت کا نسب اس فیصلہ کو مانگیں گے۔

محدث دہلوی نے شیعوں کی طرف نسبت دی ہے کہ یہ صرف
دوسرا جھوٹا دعویٰ کرتے ہیں کہ بعض صحابہ بھی مسح کے قائل تھے۔ ہم

شیعہ کہتے ہیں کہ دہلوی دجال کی یہ بے حیائی اور سفید جھوٹ ہے حوالہ جات
کتب اہل سنت سے ہم نے پیش کر دیئے ہیں کہ خود اہل سنت نے انس بن
مالک اور ابن عباس سے مسح پاؤں کا نقل کیا ہے۔

محدث دہلوی کہتا ہے کہ سوائے ابن عباس کے کسی
تیسرا جھوٹا مصابی سے پاؤں کا مسح بطریق صحیح منقول نہیں ہے ہم شیعہ کہتے

ہیں کہ دہلوی دجال کی یہ بھی بے حیائی اور سفید جھوٹ ہے حوالہ جات گذر
چکے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام بھی پاؤں پر مسح کرتے تھے کیا حضرت علیؑ
کی صحابیت سے دہلوی کو انکار ہے۔

محدث دہلوی کہتا ہے تحفہ ص ۲۵ کہ شعبی اور عکرمہ کی
چوتھا جھوٹا طرف پاؤں پر مسح کی نسبت جھوٹ ہے ہم شیعہ

کہتے ہیں کہ دہلوی دجال کی یہ بھی بے حیائی اور سفید جھوٹ ہے کیونکہ حوالہ
جات گذر چکے کہ خود اہل سنت نے نقل کیا ہے کہ عکرمہ اور شعبی پاؤں
پر مسح کرتے تھے۔

محدث دہلوی نے کہا ہے کہ شیعہ کہتے ہیں محمد بن جریر
پانچواں جھوٹا ابی جعفر طبری مسح اور دھونے میں تمیز کا قائل رہا

ہے۔ ہم شیعہ کہتے ہیں کہ دہلوی دجال کی یہ بھی بے حیائی اور جھوٹ ہے کیونکہ
دس عدد کتب اہل سنت سے حوالہ جات موجود ہیں کہ وہی ابی جعفر محمد بن
جریر طبری تمیز کا قائل ہے موت مشہور ہے کہ سچے والوں بالا اور جھوٹے دانید کالا

دھلوی دجال کے منہ پر جھوٹ کی سیاہی قیامت تک رہے گا،

پاؤں پر مسح بھی کرے اور پھر دھو بھی لے

تفسیر کیوں | وقال جمهور الفقهاء والمفسرين فوضها الغسل
کی عبادت | قال داود الاصفهاني يجب الجمع بينهما وقال الحسن
البصري ومحمد بن جرير الطبري المكلف بخلاف بين السمع والغسل :
ترجمہ :- علی اہل سنت کچھ تو کہتے ہیں کہ پاؤں کو دھو میں دھویا جائے
اور اہل سنت داؤد الاصفہانی فرماتے ہیں کہ دونوں کا کام کرے دھو
بھی اور مسح بھی کرے : پہلے نہیں دھیلہ تے کر دی اے مسیلہ علیہ ۔

میر صاحب کا فتویٰ کہ ایک کو دھو لے اور ایک پاؤں کا مسح کرے

بیانہ ہمارے ایک دوست میر صاحب تھے جنکے ساتھ اختلافی مسائل
پر بات چیت ہوتی تھی وہ بریلوی کتب فکر سے تعلق رکھتے تھے ایک دن
وضو کی بحث پر فرمائے گئے کہ بھائی پاؤں کی بابت چار فتوے تو پہلے سے موجود
ہیں ۱۔ دونوں پاؤں کا مسح ۲۔ نام ۳۔ دونوں کا دھونا ۴۔ دونوں
فرض دھونا بھی اور مسح بھی ۵۔ دونوں میں اغتیا اب ایک فتوے
کی گنج کش ہے ۱۰۰ ہماری طرف سے قبول فرما دیں کہ مسح وضو میں
ایک پاؤں کو دھو لے اور ایک پاؤں کا مسح کرے تاکہ خدا تعالیٰ
اور رسول پاک ۔ اور صحابہ کرام اور اہل بیت رسول سب خوش
ہو جائیں ۔ میں نے کہا کہ پھر آپ نمازیں ایک ہاتھ باندھ لیں اور کھول
لیں ۔ اور باب الزفاف جن ستی علماء نے وضو میں صحیح فیصلہ نہیں ہو سکا
ان بچاروں سے خلافت ابو بکر کے بارے میں صحیح فیصلہ ناممکن ہے

وضو میں پاؤں کے مسح کے بارے آئیے قرآن پاک پر فیصلہ کرتے ہیں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ
إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ لَا تُسَبِّحُوا
قَدَحِمَهُ ۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب کھڑے ہو تم واسطے نماز
کے پس دھو ووجوہوں اپنوں کو اور ہاتھوں اپنوں کو کہنوں تک اور مسح کرو
سرول اپنوں کو اور پاؤں اپنوں کو ٹخنوں تک ترجمہ شاہ رفیع الدین سنی مطبع
اسلامیہ لاہور حسب الارشاد ملک غلام محمد تاج محل کتب بازار کشمیری لاہور

حبنا کتاب اللہ کے دعویداروں کو دعوت النصاب

کتاب الہی کا یہ فیصلہ ہے کہ وضو میں پاؤں کا مسح کیا جائے اور تقریر
استدلال یہ ہے کہ دوا اعضا کو دھونا فرض تھا اللہ پاک نے اسکو اس طرح
بیان فرمایا ، فاغسلو وجوهكم وایديکم الى المرافق ، کہ دھو اپنے ،
چہرہ کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنوں سمیت اور دوا اعضا کا مسح کرنا
فرضی تھا ، اسکو یوں بیان کیا ، وامسحوا برؤوسکم وارجلكم الى
الکعبین ، مسح کرو اپنے سرول کا اور پاؤں کا ٹخنوں تک اور یہ مطلب
ایسا روشن ہے کہ کسی تاویل کی ضرورت نہیں ہے اس پر کوئی اشکال و اعتراض
بھی نہیں ہے ، اور اگر کوئی غیر مسلم عربی دان ان الفاظ کو پڑھے یا غیر
متعصب مسلم عربی دان ان الفاظ کو پڑھے تو اسکے ذہن میں مذکورہ معنی
کا ہی تباہ ہوگا اور

تم مسح کرو اپنے سروں کا اور اپنے پاؤں کا پس شیعوں کا یہ مسل کہ وضو میں پاؤں کا مسح کرنا فرض ہے قرآن پاک سے ثابت ہو گیا، کیونکہ علم اصول کا اہل فیصلہ ہے کہ میغہ امر کا حقیقی معنی وجوب ہے اور وجو واجب ہے وہی فرض ہے۔

ضروری وضاحت ملاحظہ ہو

ہم نے اپنے بیان اور تحریر میں ارجحکم کی ”ل“ کے نیچے زیغی ہے اور اس ”ل“ کو زیر کے ساتھ پڑھنا صحیح اور درست ہے، کیونکہ اہل سنت و سول نے بھی اعتراف کیا ہے کہ ارجحکم کی لام کے نیچے پڑھنا درست ہے اور اس کا ثبوت کتب اہل سنت سے پیش کر کے ہم عالم اسلام کو دعوت انصاف دیتے ہیں۔

اہل سنت کا اقرار کہ ارجحکم کے لام کے نیچے پڑھنا درست ہے

- ۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر صفحہ ۲۶۶ آیت وضو
- ۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن صفحہ ۵۳ المائدہ آیت
- ۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر جامع البیان صفحہ ۱۵۹ آیت وضو
- ۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر فائز صفحہ ۱۹ آیت وضو
- ۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشر صفحہ ۲۳ کیدم
- ۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب منہاج النہ صفحہ ۱۵۲ ط مہر۔

تفسیر کیونکی | حجة من قال بوجوب المسح مني على القدرتين المشهورتين في قوله عبادة | وارجحكم فقرا ما بن كثير وقدره واليغمره وعاصم في رواية ابى بكره

علم اصول کا یہ اہل فیصلہ ہے کہ تباہ علامت حقیقت ہے پس معلوم ہوا کہ مذکورہ معنی ہی آیت وضو کا حقیقی معنی ہے۔ اور اس سی پر کہ پہرے اور ہاتھوں کو دھونا ہے اور سر اور پاؤں کا مسح کرنا ہے، نیک کریم اور حضرت علیؑ اور صحابہ کرام کا عمل کرنا بھی کتب اہل سنت سے ثابت ہے، پھرنا معلوم اہل سنت کو کیا مجبور ہی ہے کہ پاؤں کے مسح میں انہوں نے اللہ کے قرآن کو اور رسول اللہ کے فرمان کو اور صحابہ ذی شان کو مجبور دیا ہے اور انکھیں بند کر کے حضرت امیر عمرؓ کے پیچھے لگ گئے اگر کسی شخص کا وضو قرآن کے مطابق نہ ہو تو وضو باطل ہو گا تو اسکی نماز باطل ہو گی پس جو لوگ وضو وضو میں پاؤں کا مسح نہیں کرتے اور قرآن پاک کی مخالفت کرتے ہیں انکی نماز باطل ہے کیونکہ جب وضو صحیح نہیں ہے تو نماز بھی صحیح نہیں ہے۔

شیعوں کا یہ عمل کہ وضو میں پاؤں کا مسح کرتے ہیں قرآن سے ثابت

بیانہ ۱۔ و امسوا بروسکم و ارجحکم، شیعوں کہتے ہیں امسوا فعل امر ہے اور شیغہ جمع مذکورہ مخاطب کا ہے اور انتم اسکا فاعل ہے۔ برو سکھ میں ب جارہ ہے۔ روس مضاف اور کم مضاف الیہ ہے، اور ب مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہے ب جارہ کا اور جار مجرور مل کر متعلق ہے، فعل امسوا کے اور یہ برو سکھ مفعول ہے امسوا کا، و ارجحکم میں وادعا ظہر ہے ارمل مضاف ہے کم مضاف الیہ ہے یہ مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف ہے برو سکھ پر اور برو سکھ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مفعول ہے امسوا کا اور جب یہ دونوں مفعول اپنے امسوا کے تو ترجمہ یہ ہوا۔

نتیجہ بحث

قانون نحوی کی روشنی میں اور سات قراءات اور قرائت
اہل بیت رسولؐ کی روشنی میں ارجحیت کی لام کے نیچے
زیر پڑنا صحیح اور درست ہے۔ اور ارجحیت کا عطف کرنا اسحواً بمرؤسمکم
پر بھی صحیح اور درست ہے جب ارجحیت کی لام کے نیچے زیر بھی درست
ہے۔ اور اسکا بمرؤسمکم پر عطف بھی درست ہے۔ تو پھر اس کا نتیجہ یہ
ہے کہ وضو میں پاؤں پر مسح کرنا ہی صحیح ہے اور دھونا غلط ہے۔ اور اگر
اسے ارجحیت کی لام پر نصب پڑھا جائے تو بھی وضو میں پاؤں کا مسح
کرنا ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ نصب کی صورت میں اس کا عطف ہے،
برو سکھ کے محل پر اور قانون ہے کہ اگر فعل متعدی ہو حرف جر کے
ساتھ تو حرف کا معمول منقول واقع ہوتا ہے۔ پس برو سکھ ب حرف جر
کی وجہ سے لفظاً مجرور ہے اور محلاً منصوب ہے۔ اور ارجحیت کی لام پر
اگر زیر بھی پڑھی جائے اس کا عطف سے برو سکھ کے محل پر اور جس طرح
برو سکھ اسحواً کا مفعول ہے اسی طرح ارجحیت بھی اسحواً کا مفعول ہے۔ جب
یہ دونوں اسحواً کا مفعول بنے تو ترجمہ آیت کا یہ بنا کہ مسح کر دو تم اپنے
سر کا اور اپنے پاؤں کا ٹخنوں تک۔ پس دونوں قراءات کی روشنی
میں پاؤں کا مسح کرنا وضو میں قرآن پاک سے ثابت ہوا جس کا نتیجہ
یہ نکلا کہ شیعوں کا مذہب وضو میں قرآن مجید کے مطابق ہے۔ اور
قوم معاویہ و خیل کا مذہب قرآن کے مخالف ہے۔ اور ارجحیت
کی لام پر زیر پڑھنے کی صورت میں پاؤں کا مسح ثابت ہوتا ہے اس کا اقرار
خود علماء اہل سنت نے فرمایا ہے اور اب ہم ان کی کتب سے ثبوت پیش
کر کے عالم اسلام کو دعوت انصاف دیتے ہیں۔

فتقول اما لقتادة بالاجرة فهي تقتضي كون الاجل معطوفاً على الموحس فكما
وجب المسح في الوضوء فكذلك في الاجل۔

ترجمہ :- جو لوگ وضو میں پاؤں کے مسح کو واجب کہتے ہیں انکی دلیل
اللہ تعالیٰ کے قول و ارجحیت میں دو قرائت مشہور پر قائم ہے۔ ابن کثیر اور
حنبلہ اور عمر و اور عاصم نے بنا بر روایت ابی جحیم کو جرجی لام کی زیر کے
ساتھ پڑھا ہے اور یہ قرائت ثابت کرتی ہے کہ ارجحیت کا عطف برو سکھ پر ہوا پس
جس طرح مسح کرنا واجب ہے اسی طرح پاؤں کا مسح بھی واجب ہے

منها جر السنة | وهذه الآية فيها قراءتان مشهورتان المنقصة والنصب
کی عبادت | ... وفي المجمل فالقرآن ليس فيه نفي إيجاب الغسل

بن نية إيجاب المسح

ترجمہ :- احمد بن عبدالمسلم المشہور ابن تیمیہ نامی کہتا ہے کہ آیت وضو
میں دو قرائت مشہور ہیں۔ ارجحیت کی لام پر زیر اور لام پر زیر، اور فی الجملہ
قرآن پاک میں پاؤں دھونے کے وجوب کی نفی نہیں ہے بلکہ پاؤں
پر مسح کرنے کا وجوب نکلا ہے۔

تحفه اشاعیہ | در قرآن مجید در آیت وضو یا جاع فریقین ہر دو قرائت
کی عبادت | متواتر و صحیح و درست آمدہ نصب ارجحیت و جبران۔

ترجمہ :- شاہ عبدالغنی محدث دہلوی امام اہل سنت سمجھے ہیں کہ قرآن
مجید میں آیت وضو میں شیعہ سنی کا اجماع ہے کہ دونوں قرائت کر ارجحیت کی
لام پر زیر اور زیر دونوں صحیح اور درست اور متواتر ہیں۔

اَنْجَلِكُمْ كِي لَام پُر زبر پڑھنے سے بھی پاؤں کا مسح ثابت ہوتا ہے

- ۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر مستطاب آیت وضو
 - ۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب منہاج السنہ ص ۱۵۲ مسائل فقہ
 - ۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب انسان العیون ص ۴۴ ذکر وضو النبی
 - ۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کبیری شرح منیہ المصلی ص ۱۵۱ از فلک النجاة
 - ۵۔ عالم اسلام کی مایہ ناز کتاب رفقہ شرح کافیہ ص ۱۱۱
 - ۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کبریت الاحمر ص ۱۱۱ از فلک النجاة
 - ۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تکریمات شریعہ الغفور از فلک النجاة مولانا میر الدین
- منہاج السنہ | ومن قال انه عطف على محل الجاء والمجرور ويكون
کی عبادت | المعنى وامسحوا بؤوسكم وامسحوا ارجلكم الح
الکعبین

ترجمہ :- ابن تیمیہ نامی کہتا ہے کہ وارحکم کی لام پر نصب کی صورت میں جو شخص کہتا ہے کہ اسکا عطف برو سکم بار مجرور کے محمل پر ہے تو معنی آیت یہ بنے گا کہ مسح کرو اپنے چہرے کا اور مسح کرو اپنے پاؤں کا تفسیر کیلئے ثبت ان قراءۃ وادیکم بنصب اللام توجب المسح کی عبادت اختصار کی خاطر عربی کم لکھی مگر توجہ پورا رکھنا ہے کہ امام اہل سنت فخر الدین رازی فرماتے ہیں کہ ارحکم کی لام میں نصب کی صورت میں بھی قسار مجید سے پاؤں کا مسح ثابت ہوتا ہے اور وہ اسلئے کہ برو سکم محلاً منصوب ہے مگر باجاء کی وجہ سے لفظاً مجرور ہے پس جب ارحکم کا برو سکم کے محمل پر عطف کیا جائے تو وہ منصوب ہوگا اور جب لفظ پر

عطف کیا جائے تو مجرور ہوگا اور عطف محل اور لفظ دونوں پر جائز ہے یہ نحو یوں کامشہور مذہب ہے جب یہ ثابت ہو گیا۔ تو ہم کہتے ہیں کہ ارحکم میں عامل المسحوا اور اغسلوا دونوں ہو سکتے ہیں، مگر کئی نون مسلم نحو ہے کہ جب ایک معمول پر دو فعل جمع ہو جائیں تو جو عامل قریب ہے اسکو عمل دنیا ضروری ہوتا ہے پس واجب ہے کہ ارحکم میں عامل نصب دینے والا اسحوا بنے اور اس سے یہ ثابت ہوا کہ ارحکم میں اسکی لام پر نصب والی قرأت سے بھی وضو میں پاؤں کا مسح کرنا واجب ثابت ہوتا ہے۔

الکبیری شرح منیہ | والصیحة ان الارجل معطوفه على الاروس في
المصلی کی عبادت | القراءتين ونصبها على المحل وجبرها على اللفظ وذلك
لا متاع العطف على المنصوب يا الفعل بين العاطف والمعطوف عليه بحملته
اجنبية ولم يسمع في الفصيح نحو قربت زيدا ومرت بعمر وبيكوا لعطف
نحو ص ۱۵۱ شرح منیہ طبع محمدی لاہور میں لکھا ہے کہ صحیح قول یہ ہے کہ ارحکم کا عطف برو سکم پر ہے دونوں قراءت کی بنا پر اگر نصب پڑھیں تو عطف علی المحل ہے اور اگر پڑھیں تو عطف علی اللفظ ہے اور ارحکم کا عطف وجوبکم پر کرنا منع ہے کیونکہ وجوبکم منصوب پر عطف کرنے سے لازم آتا ہے کہ معطوف اور معطوف علیہ میں جملہ اجنبیہ کا فاصلہ آجائے اور یہ بات مسلم نحویں منع ہے، دونوں شرح منیہ کا حوالہ ہم نے فلک النجاة مولدہ "مولانا امین الدین" سے نقل کیا ہے۔

انسان العیون | قال محی الدین ابن عربی ان الفتح فی لام ارجلكم یوجب
کی عبادت | المسح فان هذا الواقد تكون واو المعية تنصب لقول قام زيد

اہل سنت دوست جو کچھ فرماتے ہیں وہ بھی ملاحظہ ہو

بیانہ ۶۔ اگر آیت وضو میں ارجم کی لام پر جر پڑھا جائے تو قوم معاویہ خیل کا عقیدہ یہ ہے کہ اہل کی لام پر زیر اس لئے آئی کہ یہ لفظ جو نحو رو سکھایا ہے پڑھ کر اور ارجم پر ایک محجور کے ہمسایہ ہونے کی وجہ سے جر پڑھی گئی ہے، اور حقیقت میں یہ معمول ہے اغلو کا اور جو اس فعل کا معمول بنے گا اس کا وہونا ضروری ہے۔ اور باب انصاف ہمارے اہل سنت دونوں کا یہ نظریہ غلط ہے۔ اور حوار کے نظریہ کو خود علماء اہل سنت نے غلط قرار دیا ہے، اور اب ہم علماء اہل سنت کی کتب سے حوالہ بات پیش کر کے اہل اسلام کو دعوت انصاف دیتے ہیں۔

علماء اہل سنت کی گواہی کہ جبر الجوار باطل ہے

- ۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ص ۳۶ آیت وضو
- ۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر جامع البیان ص ۱۵۹ آیت وضو
- ۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح البیان ص ۳۳ آیت وضو از فلک
- ۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر غازن ص ۱ آیت وضو
- ۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر القان ص ۱۸۲ نوع ۴
- ۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الکبیری شرح منیر المصطفی ص ۱۵۳ از فلک ص ۵
- ۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب المتن المتین ص ۱۶۳ از فلک ص ۵
- ۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح ماقہ عامل بعد الرسول ص ۱۱۱ از فلک
- ۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب، شرح ہدایہ لابن ہمام ذکر وضو

تدجمہ ۱۔ اہل سنت ابن عربی فرماتے ہیں آیت وضو میں ارجم کی لام پر جر پڑھنا اس کو حکم مسح سے خارج نہیں کرتا کیونکہ اس پر جو داود اہل سنت ہے یہ کبھی وادعیث ہوئی ہے اور نصب دہی ہے جیسے قام زیرہ و مسدا رضی شوح کافیہ | بحث علت تعدد دعوت ناذ اعطف علی الجور و فاعطف علی الجور کی عبادت | الجور انفاذ اونی من المحل علی النصب المتقدم وقد یحمل علی المحل کافی قوله واستمعوا بؤوسکم وادعیکم بالنصب، تدجمہ ۱۔ جب کسی محجور پر عطف کیا جائے تو جر زنی ہر پر عطف کرنا بہتر ہے جیسے اس آیت میں استمعوا بؤوسکم وادعیکم میں ارجم کا عطف ہے، رو سکھ کے محل پر یعنی ارجم کی لام پر نصب اس لئے پڑھا گیا ہے کہ اس کا عطف رو سکھ کے محل پر ہے اور وہ محلاً منصوب ہے،

(نوٹ ۱) اس مطلب کو شارح رضی نے ص ۲۶۶ بحث لازم و متعدی میں بھی لکھا ہے۔ نیز اسی مطلب ص ۲۶۹ بحث حرف جر میں بھی ذکر فرمایا ہے اور باب انصاف پیش کردہ حوالہ جات اس بات کا ٹھوس ثبوت ہیں کہ قرآن پاک کی آیت وضو میں اگر ارجم کی لام پر جر بھی پڑھی جاتے تو بھی اس کا عطف رو سکھ کے محلی اعراب پر اور یہ مفعول ہیں استمعوا کے اور دونوں پر مسح کرنا واجب ہے۔

منصوب بقرع بعض دفعہ کوئی لفظ حقیقت میں محجور ہوتا ہے مگر حرف الحافض | مبارک کو اس لفظ سے گرا دیا جاتا ہے اور اس لفظ کو پھر منصوب پڑھا جاتا اس کو منصوب بنزع الحافض کہتے ہیں، آیت وضو میں وادعیکم اصل میں وادعیکم ہے باجاء کو گرا دیا گیا اور ارجم کو منصوب پڑھا گیا ہے اس قول کی بنا پر بھی آیت وضو میں ہاؤں پر مسح کرنا ثابت ہوتا ہے

مجان متین اختصار کی وجہ سے ترجمہ ملاحظہ ہو تحقیق یہ ہے کہ ہر جوار لغت میں کی عبادۃ قلیل ہے اور تاکیدیں نادر ہے اور عطف میں شمع ہے اور غماں طور پر اس جگہ منع ہے جہاں اشتیاء ہو خصوصاً جہاں خلاف مقصود کا تباد رہو نوٹ اسی طرح شرح المائۃ بعد الرسول میں ہے۔

جر جوار بلاغت و فصاحت کے منافی ہے

بیانہ۔ اگر قرآن میں ارجمک کے نیچے جوار کی وجہ سے پڑھی جائے اور اسکا تعلق ہو انفسلو کے ساتھ تو اس صورت میں خلاف مقصود لازم آتا ہے اور کلام میں تعقید پیدا ہو جاتی ہے و مختصر المعانی ص ۱۹ میں تعقید کی یہ تعریف لکھی ہے کہ معنی مراد پر کلام تک ہر الدلالة ہو۔ ایت وضو میں جو معنی شیعہ مذہب واسے کرتے ہیں اس معنی پر ایت کی دلالت بالکل واضح ہے اور جس طرح اہل سنت دوست معنی کرتے ہیں اس معنی میں تعقید ہے اور جس کلام میں تعقید ہو وہ فہم نہیں ہے۔ پس لازم آیا کہ اہل سنت کے معنی کی روشنی میں قرآن معاذ اللہ بلاغت سے خالی ہے اور اگر ارجمک کی لام پر زیر پڑھی جائے اور اسکو معمول بنایا جائے انفسلو کا تو بھی درست نہیں ہے کیونکہ عامل اور معمول میں جملہ اجنبیہ کا فاصلہ لازم آتا ہے نیز تعقید بھی پیدا ہو جاتی ہے جسے بلاغت قرآن پاک خستہ ہو جاتی ہے۔ نوٹ۔ ارباب انصاف اجمعی ملاؤں کی ضد کی آپ داد دیں کہ بلاغت قرآن رہے یا نہ انہوں تو بدعات عمر کو زندہ رکھنا ہے پائوں دھو کر ہی نے عبور کیا تھا

۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مدونۃ الشرح ورد البھیہ ، ص ۲۴
تفسیر کبریٰ | فان قيل لا يجوز ان يقال هذا كقول على الجواهر قلنا
عبادت | هذا باطل من وجوه الاول ان الكسر على الجواهر مغلوط
في المعنى الذى يحمل لاجل الفروقة في الشعر وكلام اللد يجب تنقيح
منه وثاني ان الكسر انما يصاح اليه حيث يحصل الامن من الالتباس
كما في قوله مجرب ضرب دق هذه الاية الامن من الالتباس فيكون حاصل
وقال الثباني ان الكسر بالجواهر انما يكون بدون العطف
توجیہ۔ اہل سنت فخر الدین رازی فرماتے ہیں کہ اگر یہ کہا جائے کہ
ارجمک کی لام پر کسرہ جوار کی وجہ سے کیوں نہیں آسکتا تو ہم اسکا جواب
یہ دیتے ہیں کہ یہ چند وجوہ سے باطل ہے۔ ۱۔ جوار الجوار یعنی کسی لفظ پر
حرف مجرور کے ہمسایہ ہونے کی وجہ سے جڑ پڑھنا غلطی میں شمار کیا جاتا
ہے اور اسکو صرف وقت مجبوری شعروں میں برداشت کیا جاتا ہے اور
کلام خدا کو غلطیوں سے پاک سمجھنا ضروری ہے۔

تفسیر جامع الیوان | وظایو المثنیۃ علی وجوب المسح فان جیر الجواد
کی عبادت | وان کا یا ناخصو خلاف الظاہر
توجیہ۔ دوسری قرأت جروالی ظاہر ہے وجوب مسم پر کیونکہ جوار الجوار
اگرچہ ویلے باب ہے مگر وہ خلاف ظاہر ہے۔
الکبریٰ شرح منیہ | واما الجیر بالجواد فلا يكون في عطف النسق لان العطف
کی عبادت | ينعم ، توجیہ عطف نسق یعنی عطف بالحر و ف
میں جوار الجوار جائز نہیں ہے کیونکہ حرف عطف اسکو منع کرتا ہے

وضو میں پاؤں دھونے کی روایات قرآن پاک کچھ مخالف ہیں

بیانہ: قوم معاویہ کو دعوت فکر ہے کہ یہ تمہارے امیر عبد مناف صاحب نے نبی کریم کے سامنے برگ تابی کی تھی کہ نبی کریم کی تحریر کھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ہمارے قرآن کافی ہے۔ یہیں فاروقی حضرات اپنے فاروقی کے دعویٰ پر قائم رہیں اور قرآن پاک کے فیصلہ کو تسلیم کر لیں کہ وضو میں پاؤں کے بارے حکم خدا ہے کہ ان پر مسح کیا جائے اور یہ حضرت عمر کی بدعات سے ہے کہ انکو دھویا جائے اور جتنی حدیث بنو مروان کی حدیث ساز فیکٹری میں پاؤں دھونے کی بابت بنائی گئی ہیں وہ چونکہ قرآن کے مخالف ہیں۔ انکو دفن کر دیں حکم قرآن قوم معاویہ کے اجماع سے نسخہ نہیں ہو سکتا تسلی کے لئے تفسیر کیسے وضو آیت وضو ملاحظہ فرمادیں اور تفسیر خازن ص ۳۷ کی آیت بآئینہ من ایة ملاحظہ کریں۔ اور شیعوں کی اصول کافی ص ۹۹ باب الاخذ بالایة وشواہد الکتاب میں لکھا ہے کہ لہذا افق کتاب اللہ مخذوہ واما مخالف ہوا سکو ترک کریں پس اگر بالفرض کوئی حدیث وضو میں پاؤں دھونے کی بابت کتب شیعہ میں بھی آئی ہے تو وہ چونکہ قرآن پاک کے مخالف ہے لہٰذا تاویل ہوگی لہٰذا پر عمل کریں گے وہ زخرف ہے شیعوں کے تمام امام وضو میں پاؤں پر مسح کرتے تھے شیعوں کے تمام مجتہدین جو وہ سو سال سے یہی فتویٰ دے رہے کہ وضو میں پاؤں پر مسح کرنا فرض

ہے۔ ارباب النصاب وضو میں پاؤں کے مسح کو معمولی نہ سمجھیں کیونکہ وضو نماز کے صحیح ہونے کا شرط ہے اگر وضو غلط ہے تو نماز صحیح نہیں اور جب نماز صحیح نہیں ہے تو اسکا پڑھنا اور پڑھنا برابر ہے خواہ ستر برس پڑھتا رہے۔

جبریل کا وضو میں پاؤں کا مسح کرنا اور قاضی

حلب کے پیٹ میں مرد مرطفا

اہل سنت کی معتبر کتاب ابن العیون ص ۳۳ ذکر و نمود نبی انت جبریل اولہ علیہ السلام بالوحی تو صاف نقل وجہ دید یہ الی المرفقیں و مسح رأسہ و وجلیہ الی الکعبین۔

ترجمہ: جبریل پہلی وحی میں جولا یا تھا یہ ہے کہ جبریل نے نئی پاک کے سامنے وضو کیا پس اپنے چہرے اور منہ کو دھویا اور دونوں بائیں کو کہنیوں سمیت دھویا اور اپنے سر اور اپنے پاؤں کا مسح کیا نوٹ:۔ ارباب النصاب کتب اسلامی سے پاؤں کے مسح کی بابت حوالہ جات آپ کے سامنے پیش کر دیئے ہیں کہ جبریل نے بھی وضو کرتے وقت پاؤں کو دھونے کے بجائے انکا مسح کیا نبی پاک نے بھی وضو میں پاؤں کا مسح کیا۔ امیر المؤمنین علی بن ابی طالب نے بھی وضو میں پاؤں کا مسح کیا صحابہ کرام بھی مسح کرتے تھے قرآن پاک میں بھی مسح کا حکم آیا ہے پس شیعہ لوگ حکم میں خدا اور رسول کی اطاعت کرتے ہیں اور معاویہ خیل پاؤں دھونے میں امیر عمر اور جحان بن یوسف کی پیروی کرتے ہیں اور بعض جھوٹی حدیث بنو مروان نے وضو میں پاؤں دھونے کی بابت بنوائی

ہیں اور وہ غلط ہیں کیونکہ وہ قدر ابن پاک کے مخالف ہیں۔ قوم معاویہ خیل بھی عجیب قوم ہے جب نبی پاک نے خود حدیث لکھ کر دینے کی خاطر قسم دوات مانگی تو انکا امیر عمر نے نبی کریم کی نافرمانی کرتے ہوئے سہا کہ نہیں قرآن کافی ہے اور جب شیعہ قرآن پیش کریں تو یہ لوگ حدیث عمر کی طرف رجوع کرتے ہیں

جو توں پر مسح اور بدکاروں کے پیچھے نمازنا صیبت

کی دو مایہ ناز نشانیاں

- ۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتم الباری مشہد ۳ باب مسح خفین
- ۲۔ اہل سنت کی معتبر اور المسالك شرح مولانا مشہد ۲۴۸ باب مسح خفین
- ۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب المرقات شرح مشکوٰۃ مشہد ۱۰۰ باب مسح خفین
- ۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کی شرح نووی مشہد ۱۲۵ ذکر وضوء
- ۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح فقہ اکبر مشہد
- شرح فقہ اکبر سئل ابو حنیفۃ عن مذهب اهل السنة والجماعة فقال
کی عبادت ان تروی المسح علی الخفین وتصلی خلف کعبہ وفاجہ
توجہ : اہل سنت کے امام اعظم ابو حنیفہ سے پوچھا گیا کہ اہل سنت
والجماعہ کا مذہب کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ ابو بکر و عمر کو سب دنیا پر غفلت
دنیا اور حضرت علی اور عثمان سے محبت رکھنا اور جو توں پر مسح کرنا اور نماز جماعت پر
بدکار کے پیچھے بڑھنا (لوٹ) ، ارباب انصاف قوم معاویہ خیل نے دین خدا میں
جتنی بدعات پیدا کی ہیں ان میں جو توں پر مسح کرنا انکے مذہب کی خاص نشانی
ہے قرآن پاک میں رب تعالیٰ نے وضوء میں پاؤں کے مسح کرنے کا حکم دیا ہے
اس حکم کے سامنے ایسے عمر کی پیروی کرتے ہوئے یہ لوگ یوں کر گئے ہیں کہ ہم
تو مسح نہیں کریں گے بلکہ دھوئیں گے اور پھر دھونے سے واپس پٹے ہیں تو فرماتے
ہیں کہ ہم تو جو توں پر مسح کریں گے ، یہ لوگ عقل کے دشمن ہیں جب ایک فیصلہ انہوں
نے کر لیا کہ ہم پاؤں کا مسح نہیں کریں گے ، حالانکہ وہ ان فی جمرہ ہے تو پھر اس

صحابہ کرام کی گواہی کہ قرآن پاک کی آیت وضوء

میں پاؤں کے مسح کا حکم نازل ہوا ہے ،

- ۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مظہری مشہد ۲۴ آیت وضوء
- ۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر قازن مشہد ۱۶ آیت وضوء
- ۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر لابن کثیر مشہد ۲۵ آیت
- ۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر مشہد ۲۶ آیت وضوء
- ۵۔ اہل سنت کی کتاب تفسیر لمبری مشہد ۱۲۵ المساندہ
- ۶۔ اہل سنت کی کتاب سنن میثقی مشہد
- تفسیر مظہری عن انس بن مالک قال نزل القرآن بالمسح وهذا القول
کی عبادت بدل علی ان لا یزال القرآن بدل علی المسح ۔
توجہ : انس بن مالک کہتا ہے کہ قرآن پاک وضوء میں پاؤں کے مسح کا
حکم لے کر نازل ہوا ہے ۔ اور قاضی عثمان ثناء اللہ کہتا ہے کہ یہ قول
دلائل کرتا ہے کہ ظاہر قرآن کی مسح پر دلالت ہے
سنن بیہقی عن ابن عباس قال ما جد فی کتاب اللہ الا خستین
کی عبادت ومسحتین ۔
توجہ : ابن عباس فرماتے ہیں کہ قرآن پاک میں دو اعضاء کے دھونے
اور دو اعضاء کے مسح کرنے کا ذکر ہے ۔
لوٹ ۱ ہمارے مذکورہ حوالہ مات گواہ ہیں کہ قرآن پاک میں مسح کا حکم
نازل ہوا ہے پس ناممکن ہے کہ اسام یا نبی اس حکم کی مخالفت کریں ۔

ہے کہ جو تول پر مس فضل ہے اور اول پر مس بدعت ہے کوئی کہتا ہے کہ جو تول پر مس نہ کرنے سے کفر کا خطر ہے، لا حول ولا قوتہ یا دل پر مس نہ کرنے سے یہ کفر نہیں ہونے جو تول پر مس نہ کرنے سے یہ کفر ہو جاتے ہیں، اور جلالہ ملاحظہ فرمائیے کہ ان کے معلوم ہو کہ اہل سنت نے دین خدا کا کس طرح قیام کیا ہے

گردن کا مسح کرنا نا صیوں کے وضو میں ایک اور بدعت ہے

- ۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح القدیر شرح ہدایہ ص ۳۱۱ و منور
 - ۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب اوخ المسائل شرح موطا امام مالک ص ۲۳
 - ۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاویٰ قاضی خان ص ۱۶ ذکر وضو
 - ۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فی الاوطار ص ۱۹۳ ذکر وضو
 - ۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب منیران الجبرلی ص ۲۲۸
 - ۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رحمۃ الامم فی اختلاف الائمہ ص ۱۸
- فتہ القدیر | وقیل مسح الرقبۃ ایضاً بدعة، توجہ: قوم معاویہ کا یہ عبادت | بھی فتویٰ ہے کہ وضو میں گردن کا مسح کرنا بدعت ہے۔
- اوخ المسائل | علم ثبوت حدیث منہ فکان بدعة، توجہ: یہو کہ عبادت | گردن کے مسح کی ایت حدیث نہیں ہے، اس لئے گردن کا مسح بدعت ہے۔ فتاویٰ قاضی خان | اما مسح الرقبۃ فلیس باؤب و حسنۃ کا عبادت | ترجمہ وضو میں گردن کا مسح کرنا اؤب اور نہ سنت نبیل الاوطار | مسح الرقبۃ لیس ہوسنة بل بدعة، توجہ: وضو کی عبادت | گردن کا مسح سنت نہیں ہے بلکہ بدعت ہے۔
- (نوٹ) | ارباب انصاف ہم نے دیانت داری سے تحقیق کی ہے کہ قوم معاویہ کے

فیصلہ کا کوئی مطلب نہیں ہے کہ ہم جو تول پر مس کریں گے جو پاک بھی ہو سکتا ہے اور نجس بھی طلال گوشت حیوان کا بھی ہو سکتا ہے اور حرام گوشت کا بھی جوتے کا پٹہ مڑا رہی ہو سکتا ہے اور غیر کا بھی۔

جو تول پر مس کے خلاف حضرت عائشہ اور صحابہ اور مالک کا احتجاج

فتح الباری | ان ابن عمر انکوا المسح علی الخنثین مع ید یم صحبہ و کثرتہ کی عبادت | ردلیہ: توجہ: عبداللہ بن عمر جو صحابی ہیں اور زیادہ روایات کے راوی بھی ہیں انہوں نے جو تول پر مس کے جواز کا انکار فرمایا ہے (نوٹ) | اوخ المسائل شرح موطا امام مالک میں لکھا ہے کہ امام مالک نے جو تول پر مس کا انکار کیا ہے، امرقات شرح مشکات میں لکھا ہے کہ حضرت عائشہ اور ابوہریرہ اور ابن عباس نے بھی جو تول پر مس کرنے کے جواز سے انکار کیا ہے۔ نووی شرح مسلم میں لکھا ہے کہ جو تول پر مس کے مسئلہ کی ایت نبی عائشہ نے اپنی جہات کا اعتراف کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ بات علی سے پہنچو۔

عائشہ کا اعلان کہ پاؤں کو استرے سے کا دینا جو تول پر مس مجھے زیادہ پسند ہے

مواقات کی | ان اقطع رجلی بالموسی احب الی من ان امسح علی الخنثین عبادت | محمد بن مہاجر بغدادی بیان کرتا ہے کہ عائشہ نے کہا کہ میں اپنے پاؤں کو استرے سے کاٹ دوں یہ جوتے پر مس کرنے سے مجھے زیادہ پسند ہے۔

(نوٹ) | حضرت عائشہ کا یہ مذکورہ قول کھنے کے بعد ملاشی قاری کے پیٹ میں نمان کی حمایت میں مروڑا گئے ہیں مگر ہم کیا کریں ہم نے تو یہ دیکھنا ہے کہ ان اسلام کے متکیداروں نے دین خدا کو چوں چوں اور افواہ کا سربراہ بنا دیا ہے ان میں کوئی کوکتا

سائل میں ابھی ہوئے ہیں وہ بیچارے پاکستان میں اسلام کس طرح نافذ کریں گے

مسئلہ تیسم میں امیر عمر کا قرآن پاک کی مخالفت کرنا

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۳۷۲ ب ۱۰ اذا خاف الجنب

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ص ۳۷۲ ب ۱۰ ذکر تیمم

صحیح مسلم | ان رجلا اتى عمر فقال انى اجنبت فلم اجد صاد فقال لا تقبل الخ
کی عبادت | ایک مرد عمر کے پاس آیا اور مسئلہ پوچھا کہ میں جنب ہو گیا ہوں اور
میرے پاس پانی بھی نہیں ہے امیر عمر نے کہا کہ تو نماز نہ پڑھ حضرت عمار نے عمر کو ایک
واقف یاد دلایا کہ میں تیمم کا ذکر تھا امیر عمر نے عمار کو کہا کہ خدا سے ڈر، عمار نے کہا اگر کسی متنا
ہے تو میں حدیث نہیں بیان کروں گا۔

بخاری شعبان | قال العزيم لم يقنع بذلك من الخ كى من عبد الله صماني من
کی عبادت | مذکورہ مسئلہ پوچھا تو اس نے بھی امیر عمر والا جواب دیا کہ لا تقبل تو
نماز پڑھو امیر عمر صماني نے اسکو عمار والا واقعہ یاد دلایا تو عبد اللہ نے کہا کہ امیر عمر نے عمار کی بات پر
تقاعد نہیں کی تھی (نوٹ) ارباب انصاف دیوبندی اسلام کے سر پرستوں کی قرآن پاک سے
بغاوت اپنے مخالف فرامی کہ قرآن پاک میں صاف لکھا ہے کہ اگر پانی استعمال نہ کیا جاسکے تو تیمم
کر لیا اور نماز پڑھو اور اگر پانی نہ ملے تو نماز چھوڑ دو یہ امیر عمر قرآن پاک کی مخالفت ہے کسی
ہم شیعوں امیر عمر کے مخالف ہیں اور محدث دہلی پر تعجب ہے کہ اس نے اپنے تحفہ اثنا عشریہ ص ۲۱
ص ۱۴۱ میں شیعوں پر اعتراض کیا ہے کہ انہوں نے تیمم کی ایک فریقہ متروک ہے اور اسکا جواب ہے کہ بخاری
شریف ص ۳۷۲ میں باب تیمم فریقہ صاف لکھا ہے نہ شیعوں نے ایک فریقہ ہی مفرک ہے مگر تیمم کہ انکو تو نہیں
کیا اور کیا کہنہ دعویٰ کے ایسے مرد کہ اس نے تو تیمم کا ہی انکار کر دیا،
۶۔ چہ نہیں دیکھتے کہ وہی نے میل دیا،

دعویٰ میں تین بدعات ہیں ۱۔ وضو میں پاؤں دھونا ۲۔ جوتوں پر مسح کرنا ۳۔ اگر وہ کس
مسح کرنا، اور ان بدعات کی وجہ سے انکو وضو باطل ہے اور جب وضو باطل ہے تو
انکی نماز باطل ہے جس قوم مساویہ کی یہ شان ہوئی ہے پٹے نہیں دیکھتے کہ وہی نے میل دیا

دیوبندی اماموں کا مس ذکر کے بارے سخت جھگڑا

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کتر الدقائق ص ۸ نواقض وضو

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح وقایہ ص ۳۲ نواقض وضو

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کشف الغم ص ۱۵۰ نواقض

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رحمة الامر فی اختلاف الائمة ص ۱۲

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان البکری ص ۱۱۸ نواقض

۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الفقہ علی مذاہب الاربعہ ص ۶۸

۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب

الفتاویٰ علی مذاہب | الحنفیۃ قالوا ان من الذکوة لا ینقض الوضوء
الادبۃ کی عبادت | والمالکیۃ والشافعیۃ والحنابلۃ قالوا ینقض
الوضوء من الذکوة، وجہہ: امام اہل سنت ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ وضو کرنے
کے بعد اگر کوئی شخص اپنے عضو متاثر کو ہاتھ لگائے گا تو اس کا وضو نہیں ٹوٹتا
اور اہل سنت کے باقی تین امام: احمد، مالک، شافعی فرماتے ہیں کہ وضو ٹوٹ جائیگا
(نوٹ) ارباب انصاف یہ جھگڑا ابھی تک اہل سنت میں جاری ہے کہ عضو متاثر کو ہاتھ
لگانے سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں۔ تعجب اور حیرت کا مقام ہے کہ بیچارے وضو متاثر کو شست
کا ایک ٹکڑا ہے اور آدمی اس کو ہمارے کس حالت میں اپنے پاس سے جدا نہیں کر سکتا اور وہ جس
بھی نہیں ہے۔ اس کے چھونے سے وضو کس طرح ٹوٹ جاتا ہے جو لوگ ان ابھی تک اس قسم کے

دیوبندیوں کو محفوظ میں نمازیں ہاتھ کھونے اور

باز نہ ہونے بھانت بھانت کے فتوے،

ارباب انصاف ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا تعالیٰ کے حضور میں جواب دینا ہے ہم نے دیانت داری کے ساتھ اسلام کے متحکمہ دار اہل دیوبند کی کتابوں کو پڑھا ہے اور نمازیں ہاتھ کھونے یا باز نہ ہونے کے مسئلہ پر خوب غور و فکر کیا ہے اور ان کے صحابہ اور علماء کے بھانت بھانت کے ارشادات کو ملاحظہ کیا ہے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ مسئلہ مذکورہ میں ان کے اختلاف کے باعث مسلم ہوتا ہے کسی بزرگ نے گویا نبی کریم کو کبھی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہی نہیں تھا اور اپنی تسبی کے لئے مسئلہ مذکورہ میں ان کے شدید اختلافات کا غور و تحقیق کر کے ہم عالم اسلام کو دعوت انصاف دیتے ہیں۔

امام مالک کا فتویٰ کہ نماز ہاتھ کھول کر پڑھی جائے

- ۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب العنایہ ص ۱۲۱ مولف ابو یوسف المرغینانی
- ۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح القدر للعاجز الفقیر ص ۲۲۹ لابن ہمام
- ۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الکفایہ شرح ہدایہ ص ۲۵۰ لجلال الدین
- ۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب العنایہ شرح ہدایہ ص ۲۵۰ محمد بن محمود
- ۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شوح وقایہ ص ۸۴ کتاب الصلوٰۃ
- ۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کثر الدقائق ص ۲۱۰ حاشیہ ص ۱

فقہ دیوبندیوں کی کپڑوں میں نماز پڑھنا جائز ہے۔

- ۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کشف الغمہ ص ۱۵۰ بیان احداث
- ۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب لعمۃ الامة فی اختلاف الامة ص ۱۵۰
- ۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب موسیٰ شوخ موطا ومنقول از توحۃ اثنا عشر
- کشف الغمہ | وکانت الصحابہ یصلون وجہہ ورجلہم ثقب کما ولما طعن
- کی عبارت | عن ابن الخطاب کان یصلی وجہہ نتیجتہ دما
- توجہ | صحابہ کرام اس حال میں نماز پڑھتے تھے کہ خون ان کے نگوں
- سے جاری ہوتا تھا۔ جب عمر کو چھرا لگا تو وہ بھی نماز پڑھتا تھا اور زخم سے خون جاری

فقہ دیوبندیوں کے ہو کر نماز پڑھنا جائز ہے

- ۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب لعمۃ الامة فی اختلاف الامة ص ۲۵۰ ص ۲۵۰
- ۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الکبریٰ ص ۲۴۰ باب صفة الصلوة
- ۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب منتق ومنتق منقول از توحۃ ص ۱۵۹
- میزان الکبریٰ | فان صلی مکشوف العورة عامداً اعصى وسقط عنه الغرض
- کی عبارت | اگر کوئی تنگ ہو کر نماز پڑھے تو امام مالک اسے اہل سنت
- فرماتے ہیں کہ وہ گناہ گار ہے۔ اور نماز صحیح ہے فرض ادا ہو گیا۔
- نوٹ = لعمۃ الامة میں لکھا ہے کہ مرد کا مقام شرم صرف مقام پیشاب اور پاخانہ
- ہے یعنی اقبل اور دیکھو ہے: ارباب انصاف صاحب تحفہ نے مذکورہ امور کو طعن
- بنکار شیعوں پر تھوپا ہے مگر ع میں الزام ان کو دیا تھا قصور اپنا نکل آیا تفصیلاً
- کے لئے توحۃ اثنا عشر در جواب تحفہ اثنا عشر یہ جلد نمبر ۱ ملاحظہ ہو۔

نوٹ ہر کہاوت مشہور ہے کہ گھر کا معیاری لگا ڈھائے حضرت امام مالک اہل سنت کا چھوٹا امام ہے اور نماز میں ہاتھ کھلے رکھنے کا فتویٰ دے کر مالک نے ثابت کر دیا کہ نماز میں ہاتھ باندھنا غلط طریقہ ہے اور اہل سنت میں جتنی روایات ہیں ہاتھ باندھنے کی بابت وہ سب جھوٹ کا بندہ ہے اگر ان میں رائی برابر بھی سچائی ہوتی تو امام مالک ان حدیثوں کو کیوں ٹھکراتے اور امام مالک میں یجرات اس لیے پیدا ہوئی ہے کہ وہ مدنیہ پاک کا باشندہ تھا اور اسی مدنیہ میں سے بیٹھ کر نبی پاک نے تبلیغ فرمائی تھی لہذا اہل مدنیہ محکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھ کر پڑھتے تھے کہ یہ کون ہے اب دادا نے نبی کریم کو ہاتھ کھول کر پڑھتے ہوئے دیکھا تھا پس امام مالک نے حکام وقت کی کوئی پرواہ نہ کی اور نماز میں ہاتھ کھلے رکھنے کا فتویٰ دے دیا آپ متوجہ رہیں کہ یہ کس طرح ہو سکتا تھا کہ نبی کریم کے فہر کے تمام لوگ ہاتھ باندھ کر نماز پڑھیں اور ان کا امام جمعہ و جماعت ہاتھ کھول کر نماز پڑھے۔

العنایہ والکفایۃ | دقال صالک بیانہ یوسل
شرح ہدایۃ کی عبادت | ارسال امام مالک کا فتویٰ ہے کہ نماز میں ہاتھ کھلے رکھے اور فقر القدیر لعا جز الفقد شوح ہدایۃ سے اور نیز خود لہرای شریف میں اور شرح وقایہ ص ۸۴ میں بھی امام اہل سنت حضرت مالک کا یہ فتویٰ موجود ہے۔

رحمۃ الامۃ | فی ہدایۃ عن صالک دھی المشہورۃ انہ یوسل انسانا
کی عبادت | محمد بن عبد الرحمن دمشقی عثمانی شافعی مکتبہ کے امام اہل سنت امام مالک سے یہ روایت مشہور ہے کہ وہ نماز میں ہاتھ کھلے رکھتے تھے رونٹ مالک کا فتویٰ ہاتھ باندھنے کی بابت تمام حدیثوں کو جھٹلارہا ہے

- ۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تنویر العینین ص ۱۰۰ مؤلف محمد اسماعیل شہید
 - ۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مجموعۃ الفتاوی ص ۳۲۰ م ہدایۃ
 - ۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مجموعہ مسلم کی شوح نووی ص ۱۴۰ ذکر مسلوۃ
 - ۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فقہ علی مذاہب الاربعۃ ص ۱۰۰ سنن مساز
 - ۱۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فیل الاوطار ص ۲۰۰ م محمد شوح کافی
 - ۱۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب موطا ص ۲۰۰ م شوح زرقانی ص ۲۱۰
 - ۱۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب اوجز المسالک شوح موطا امام مالک ص ۱۶۶
 - ۱۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فقر الباری شوح بخاری ص ۲۲۳ م لابن حجر عسقلانی
 - ۱۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ارشاد السادہ ص ۵۰ ذکر نماز
 - ۱۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری ص ۱۰ ذکر نماز
 - ۱۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الودعۃ الندیہ شوح در الہدیہ ص ۹۸
 - ۱۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب اشعۃ المیعۃ ص ۲۵۸ ذکر نماز
 - ۱۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میوان الکبیری ص ۱۰ ذکر نماز
 - ۲۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رحمۃ الامۃ ص ۳ ذکر نماز
- فقر الباری | وروی ابن القاسم عن صالک الامام سال وصالہ
کی عبادت | اکثر اصحابہ : توجیہ : امام اہل سنت امام مالک سے ابن القاسم نے یہ روایت کی ہے اور اسی مسئلہ کی طرف اس کے اکثر اصحاب گئے ہیں صحیح مسلم کی | والثانیہ یوسلما ولا یضع احدیہما علی الاخری وهذا شوح نووی | روایۃ جمہور اصحابہ دھی الاشہر عندہم علی مذہب الیث بن سعد ترجمہ : امام اہل سنت امام مالک سے دوسری روایت یہ ہے کہ نماز میں ہاتھ کھلے رکھے باندھنے نہیں اور یہ مالک کے اصحاب میں زیادہ مشہور ہے

اوچوں مسائل شرح | اختلاف الروایات عن مالک والرحمہ عند المالکیہ فی
 موطن اصنام مالک | فروعہم الاہل سال قال مالک لا اعرف ذالک فی الفقیہ
 قدیمہ - اختصار کے لیے عربی کم و بیش ہے شیخ الحدیث محمد زکریا فرماتے ہیں کہ نماز
 میں ہاتھوں کی بابت امام مالک سے روایات مختلف ہیں اور مالکیہ مذہب میں
 نمازیں ہاتھ کھلے رکھنا قول مرجح اور پسندیدہ ہے اور امام مالک فرض نماز میں
 ہاتھ باندھا محوہ مجتہد تھے اور مختل نہیں ہیں کہ نمازیں ہاتھ کھلے رکھنا مستحب
 ہے اور شرح کثیر میں ہے کہ نمازیں ہاتھ کھلے رکھنا سنت ہے اور واجب
 نماز میں ہاتھ باندھا محوہ مخطوط، باب الفصاف ہم نے دیانت واری سے ہیں
 حد و کتب اہل سنت کو پڑھا ہے ان میں امام مالک کا یہ فتویٰ لکھا ہے کہ نماز کھلے
 ہاتھوں سے پڑھی جائے اور اہل سنت بھائیوں کا اسی بات پر اجماع ہے کہ ہاتھ
 چار اہلوں کا یہ فتویٰ حق ہے پس اس راہ میں یدین بھی حق ہے اور شیعہ مذہب
 دسے بھی یہی کہتے ہیں کہ نماز کھلے ہاتھوں سے پڑھی جائے لہذا جب کوئی شیعہ
 کھلے ہاتھوں سے نماز پڑھتا ہے تو اہل سنت کے تنگ دل افراد اور بعض ملاں
 اس شیعوں نمازی کو کافی جھینس کی طرح دیکھتے ہیں، اور یہ چیز انکی اپنے مذہب
 سے جب امت کا ایک ٹکڑا ثبوت ہے اور باب الفصاف حضرت امام مالک امام اہل سنت
 ہر فیصلہ پڑی اسوج و بچا اور غور و فکر کے بعد فرماتے تھے، تنویر الخواص شرح
 موطن امام مالک میں لکھا ہے کہ مال کے ہیٹ سے ابھرنے کا فیصلہ امام مالک
 نے تین سال غور کرنے کے بعد فرمایا تھا اسی طرح نمازیں ہاتھ کھلے رکھنے کا فیصلہ
 بھی امام مالک نے غور و فکر کے بعد فرمایا تھا، اور اس فیصلہ نے امتحان باز رہنے
 کی بابت اہل سنت کی تمام حدیثوں کو جھٹلادیا ہے۔

میں ان الکبیری | مع قول مالک فی اشد رواۃ انہ یوسل اس سائد عندہما
 کی عبارت | انصاری شافعی مسمری شعرائی نے بھی یہی لکھا کہ امام اہل
 سنت حضرت مالک کا یہ فتویٰ مشہور ہے کہ نمازیں ہاتھ کھلے رکھے جائیں
 تنویر العین | واما مالک بن انس والمصنفون من اصحابہ
 کی عبارت | دو وعنه الاہل سال فی الفرض والوضع فی النفل
 وعبدالوہب بن القاسم روی عنہ الاہل سال مطلقاً وروی عنہما
 عنہ اباحۃ الوضع وتک الروایات ای روایۃ المصنفون وابن القاسم
 عنہ وان عمل بہ المتأخرون من المالکیۃ دیا
 قدیمہ - اور امام مالک بن انس سے اسی مسمری اصحاب نے نمازیں ہاتھ کھلے
 رکھنا روایت کیا ہے البتہ یہ فتویٰ انک فرض نمازیں ہے اور عبد الرحمن بن قاسم
 نے مالک سے یہ روایت کی ہے کہ فرض اور سنت دونوں نمازوں میں ہاتھ
 کھلے رکھے اور اشد شہب نے مالک سے ہاتھ کھلے رکھنے کی اجازت نقل کی ہے
 اور انہیں روایات پر امام مالک کے اصحاب متاخرین نے عمل کیا ہے۔
 نوٹ: ایک نامی ملاں کریم دین نے امام مالک کے مذکورہ تقریر سے انکار کے
 بے حیائی کی تمام حدیں توڑ دی ہیں اور مذکورہ عبارت میں شاہ اسماعیل نے امام مالک
 کے ساتھ انھی ولدیت کا ذکر فرمایا کہ ملاں کریم دین کے منہ پر ایک طمانچہ زبرد کیا ہے
 ملاں کریم دین کہتا ہے کہ وہ کوئی مالک بن عقیلہ شیعہ تھا جو اس کا قاتل تھا
 شاہ اسماعیل کہتا ہے کہ وہ کوئی مالک بن انس تھا جو اہل سنت
 کے ائمہ اربعہ میں سے تھا امام مالک بن انس کا فتویٰ نمازیں ہاتھ
 کھلے رکھنے کا اہل سنت کے لئے ناقابل انکار ہے۔

امام مالک نمازیں ہاتھ کیوں نہیں باندھتے تھے؟ اہل اسلام کو

دعوت فکر

کتاب اہل سنت تحفہ اثنا عشریہ ص ۲۵۶ باب گیارہ میں صاف لکھا ہے کہ امام مالک خود از ایران خاص حضرت صادقؑ بود و طول عمر باو بے صحبت و اشت و اخذ علم نمود و از شاگردان عمدہ اوست بلا جہل و غرور۔ امام اہل سنت امام مالک شیعوں کے امام جعفر صادقؑ کے دوستوں میں سے تھے اور تمام زندگی انکی محبت میں رہا اور انسے مسلم حاصل کیا اور اس بات پر اجماع ہے کہ امام مالک امام جعفر صادقؑ کے خاص شاگردوں میں سے تھے، نیز کتاب اہل سنت تحفہ اثنا عشریہ ص ۱۳ باب ۴ میں لکھا ہے کہ حدیث ثقیں وہ حدیث ہے جو اہل سنت اور شیعوں دونوں کے ہاں بالاتفاق ثابت ہے اور وہ حدیث یہ ہے کہ کتاب اللہ و عترتی اہل بیتی، کہ نبی پاکؐ نے فرمایا کہ میں امت کی ہدایت کے لئے قرآن پاک اور اپنی عترت چھوڑ کر جا رہا ہوں پس جس مذہب کا عقیدہ اور قرآن و عترت کے مخالف ہو گا وہ باطل اور مضبوط ہے ارباب انصاف ہر شخص کو مزاج ہے اور خدا کو جواب دینا ہے کیا نمازیں ہاتھ باندھنا قرآن اور عترت کے فرمان کے مطابق ہے بالکل نہیں۔ نہ ہی قرآن میں لکھا ہے کہ نماز ہاتھ باندھ کر پڑھیں اور نہ ہی عترت رسول اللہؐ کا یہ حکم ہے عترت رسول کے عمل کی ترجیحی کے لئے شیعوں کی اور اہل سنت کی کتب گواہ ہیں کہ اہل بیت رسول نماز ہاتھ کھول کر پڑھتے تھے اسی لئے امام اہل سنت امام مالک جو صحیح مذہب میں رہے اور اہل مذہب اور عترت رسول کامل انکے سامنے محقق پس انہوں نے اہل اسلام کو یہ حکم دیا کہ نمازیں ہاتھ باندھنا مکروہ ہے نماز کھلے ہاتھوں سے پڑھی جائے۔

یہ جو ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتا ہے وہ قرآن و عترت رسول کی مخالفت کرتا

جناب رسول اللہ اور عترت رسول نماز ہاتھ کھول کر پڑھتے تھے

- ۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۱۱۱ باب قل الجاریہ و نماز
 - ۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کی شرم نووی ص ۲۵۶
 - ۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاویٰ عبدالحی ص ۱۱۱
 - ۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب العیابی شعوب کذا الدقائق ص ۵۵ قول کثیر از علیہ الخ
 - ۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب طباطبائی شریف از فتاویٰ عبدالحی
 - ۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عوارف المعارف ص ۱۱۱ شیعہ شہید بہروردی ہاشمیراجی
 - ۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ۲۵۶
 - ۸۔ اہل سنت کی معتبر تفسیر القاری شرح بخاری ص ۱۱۱ لاجید الزمان
- صحیح بخاری | ان رسول کان یصلی وھو حاصل امامت نبی زینب کی عبادت | فاذا سجد وضعھا واذ قام حملھا
- تذکرہ | البوقت وہ انصاری کہتا ہے کہ نبی پاک ایک دن نماز پڑھ رہے تھے اور انجانب نے امام زینب کو اٹھایا ہوا تھا جب سجدہ میں جاتے تھے تو اس کو بٹھا دیتے تھے اور کھڑے ہوتے تھے تو اس کو اٹھاتے تھے صحیح مسلم کی | قال دایت رسول اللہ یوم الناس و امامت بنت ابی العاصی عبادت | علی عاتقہ فاذا رکع وضعھا واذ اقام السجود اعاد
- تذکرہ | البوقت وہ صحابی کہتا ہے کہ میں نے ایک دن نبی پاک کو نماز جماعت پڑھتے دیکھا اور ان کی گردن پر ابو العاص کی بیٹی اس سر بیٹھی تھی جب حضورؐ رکوع میں جاتے تھے تو اس کو بٹھا دیتے تھے اور جب کھڑے ہوتے تھے تو اس کو اٹھاتے تھے۔ نوٹ: ارباب انصاف مذکورہ حدیث پر آپ بڑی توجہ سے غور کریں اور حالت

عوارض بالمعادف | جن بزرگوں کے جذبات غایب کا پتہ عبادت کی عبادت
باندھنے کی ضرورت نہیں ہے ولہذا کان الذی یبیل
یدیہ فی الصلوۃ۔ ترجمہ: اس لئے نبی پاک نمازیں دونوں ہاتھ
چھوڑ دیتے تھے۔ (نوٹ) یہ شہادت بھی امام اہل سنت کی ہے کہ نبی کریم ہاتھ چھوڑ کر
پڑھتے تھے اس گھر کو آگ کو لگ گئی گھر کے پیراں سے۔

نیل الاطوار | وروی ابن المنذر عن ابن زبیر انہ یدسلھما و
کی عبادت | لقلہ لھدی فی البحر عن القاسمیۃ والناہریۃ والیاقوت
ونقلہ ابن قاسم عن مالک: قد صحہ: ابن منیر نے ابن زبیر وغیرہ سے
روایت کی ہے کہ وہ نمازیں ہاتھ کھلے رکھتا تھا اور مدی نے بحر میں قاسم
اور ناصر اور امام محمد باقر سے نمازیں ہاتھ کھلے رکھنا نقل کیا ہے۔

تسہیل القادی | اگر نمازیں ہاتھ باندھنا واجب ہو تا تو اہل بیت کرام کو
کی عبادت | ترک کیوں کرتے.... پھر لکھا ہے بالجملہ امام مالک و امام
محمد باقر سے ارسال مقول ہے دونوں امام ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے تھے

حضرت عائشہ کی گواہی کہ نبی پاک کھلے ہاتھوں نماز پڑھتے تھے

۱۔ اہل سنت کی بہترین کتاب مشکوٰۃ شریف ص ۲۳ باب فیما لا یجوز فیہا
۲۔ اہل سنت کی بہترین کتاب سنن ابی داؤد ص ۲۳ باب العمل فی الصلوۃ

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کشف الغمہ ص ۹۲ باب آداب الصلوۃ

مشکوٰۃ شریف | عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ یصلی والباب مغلق
کی عبادت | فُجِئْتُ فاستنویت حتی فتعری ثم رجعت الی مصلیہ

ترجمہ: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی پاک نماز پڑھتے تھے اور دروازہ بند تھا اور میں آپ کی پس منہ نے دروازہ پر دستک

قیام میں ہچکچاہٹ کو تجربہ بھی کریں کہ آیا ممکن ہے کہ آدمی حالت قیام میں ہاتھ بھی
سید یا ناف پر باندھ کر کھڑا ہوا اور کچھ کو بھی اٹھا یا ہوا ہوا بندھے
ہوئے ہاتھ سے قیام میں ہچکچاہٹ کو اٹھائے رکھنا دشوار ہے بخاری
اور مسلم کی یہ دونوں حدیثیں اس امر کا محسوس ثبوت ہے کہ نبی پاک
نمازیں ہاتھ کھلے رکھتے تھے اور یہ کہنا کہ نبی پاک بھی ہاتھوں کو نہاڑیں
کبھی کھلے رکھتے تھے اور کبھی باندھ دیتے تھے تو اس سے بھی یہ ثابت ہوا کہ نبی کریم
نمازیں ہاتھ کھلے رکھتے تھے یہ دونوں حدیثیں قوم معاویہ کی عقل کا جنازہ
نکال رہی ہیں اور فقہ دیوبند کو چار مہاندہ لگا رہی ہیں اور جو احادیث بنو امیہ
کی فسکیڑی میں نمازیں ہاتھ باندھنے کی بابت بنائی گئی ہیں مذکورہ
دونوں حدیثیں ان کو چھٹکار رہی ہیں۔

فتاویٰ عبدالحی | طبرانی نے معاذ سے روایت کی ہے ان رسول اللہ
کی عبادت | کان اذا قام فی الصلوۃ رفع یدیہ قبل اذنیہ
خاذا کبواہر سلھا: کہ نبی پاک جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے
تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں کے برابر بلند کرتے تھے اور جب تکبیر کہتے
تھے تو دونوں کو چھوڑ دیتے تھے۔

العینی شرح | قال مالک الغزلیۃ فی الارسال لان البیہکان
کذا الوقت کی عبادت | لیفعل کذا لک وکذا اصحابہ حتی تنازل الدم

من رؤس اصابعہم

ترجمہ: امام مالک فرماتے ہیں کہ غزلیہ ہاتھ کھول دینے میں ہے کیونکہ
نبی کریم اور ان کے اصحاب اس حد تک ارسال کرتے تھے کہ ان کی انگلیوں
کے سروں سے خون اتر آتا تھا۔

اگر کسی نہیں ہوئی تو نماز میں نبی کریم کے ہاتھ کھلے رکھنے

کا صحابہ کرام کی زبانی اور ثبوت ملاحظہ ہو

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تلخیص الجہ فی تخریج احادیث الامامی البکیر
مؤلف احمد بن محمد عثمانی ص ۲۲۳ کتاب الصلوۃ
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ہدایہ شریف ص ۲۱۱ حاشیہ نمبر ۲

تلخیص | من حدیث معاذ بن رسول اللہ کان اذا کان فی
کی عبارت | الصلوۃ رفع یدیه قبال اذنیہ فاذا کسبوا رسلہا
توجہہ۔ حضرت معاذ صہبانی کی حدیث ہے کہ نبی کریم جب نماز
میں کھڑے ہوتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں کانوں
کے برابر بلند فرماتے تھے اور جب تکبیر کہتے تھے تو ہاتھوں کو کھلے چھوڑتے تھے
ہدایہ شریف | علی صلاۃ وھیۃ فی قولہ ان النبی کان یرفع یدہ
کی عبارت | عند التکبیر الا فتتاح ثم یوسل
تدجیہہ۔ امام مالک کے پاس ہاتھ کھلے رکھنے کی دلیل یہ ہے کہ نبی کریم
نماز شروع کرتے وقت ہاتھ تکبیر کے لئے بلند فرماتے تھے اور پھر ہاتھ چھوڑ
دیتے تھے نوٹ کتاب اہل سنت کشف النور ص ۲۱۱ بعد الوطأ شعرانی اور کثر
العمال ص ۲۲۳ کتاب الصلوۃ میں لکھا ہے کہ نبی کریم ربما یضع ید علی حیتہ فی الصلوۃ
کہ جناب حالت نماز میں کبھی دائرہ میں ہاتھ رکھتے تھے اور کوع سجود میں دائرہ میں ہاتھ
رکھنا دشوار ہے سب امور دلیل ہیں اس بات کی کہ نبی کریم ہاتھ کھول کر نماز ادا
فرماتے تھے۔

نوٹ مسائل از نماز میں ہاتھ باندھ کر سنی بات کی مخالفت کرتا ہے

دی تو نبی پاک نے دروازہ کھولا اور پھر نبی پاک نے نماز پڑھنے گئے۔
نوٹ ۱۔ ارباب انصاف مسلم سو کہ نبی کریم کھلے ہوئے ہاتھوں
سے نماز پڑھتے تھے کیونکہ بندھے ہوئے ہاتھوں سے در کونسا مشکل ہے۔

اگر کسی نہیں ہوئی تو نبی نبی عائشہ کا اور بیان سنیں

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البحر الزخار الحبا مع مذاہب علماء الامصار
ص ۲۲۳ مؤلف احمد بن محمد بن المرتضی المتوفی ۸۴۵ باب ارکان الصلوۃ عن
عائشہ قالت کان رسول اللہ یرفع یدیه قبل التطق یا تکبیر ولا یتأخر ثم یوسلہا
و یقول اللہ اکبر جناب عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم تکبیر پڑھنے سے پہلے ہاتھ بلند فرماتے
تھے پھر دونوں ہاتھوں کو در شیعوں کی طرح کھول دیتے تھے، اور چھوڑ دیتے تھے اور
اللہ اکبر ہاتھ کھولنے کے بعد کہتے تھے،
نوٹ ۱۔ ارباب انصاف اپنے پڑھ لیا کہ بقول عائشہ نبی کریم بندھے ہوئے ہاتھوں
سے صرف اللہ اکبر کہنا بھی گوارہ نہیں فرماتے تھے۔ اور اللہ اکبر نماز کی سب سے
بڑی چیز ہے نماز سے باہر نہیں اب ہم قوم معاذیہ کی کو دیانت و انصاف کا واسطہ
دے کر سوال کرتے ہیں کہ نبی کریم کا حالت نماز میں اس امر
نامی اچھی کو حالت قیام میں اٹھائے رکھنا نبی نبی عائشہ
کی تشریف آوری کے بعد در کھولنا کیا اس امر کا ٹھوک
ثبوت نہیں ہے؟ کہ رسول خدا کھلے ہوئے ہاتھوں سے نماز پڑھتے
تھے کی نبی نبی عائشہ چھوٹ بولتی ہے کہ نبی کریم تکبیر کھلے ہوئے
ہاتھوں سے کہتے تھے، کیا تکبیر نماز کی جہ نہیں
ہے۔ میں الزام انکو دیتا تھا قصور انیا نیکل یا

امام عظیم کے شاگرد امام محمد کا فتویٰ کرشنا کے وقت یعنی

بجائے اللہ پڑھتے وقت کھلے رکھے اور قرائت کے وقت ہاتھ

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رد المحتار ص ۶۷ کتاب الصلوٰۃ

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب درر الاحکام ص ۶۶ حاشیہ ۲۵۴

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب المحن یہ شرم ہدایہ ص ۱۵۴

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الکفایہ شرم ہدایہ ص ۲۵۴

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الغایہ شرم ہدایہ ص ۲۵۴

(رد المحتار) | روی عن محمد بن النوا در اثناء یہ سلسلہ حالۃ الشافذا

کی عبادت | فرغ منہ یفعل : امام محمد سے روایت ہے کہ وقت تیار ہاتھوں کو

نمازی کھلا رکھے اور پھر باندھ دے ۔

الکفایہ | روی عن محمد بن یونس یہ فی حالۃ الشافذا اخذ فی القناتۃ اعتقد

کی عبادت | امام محمد سے روایت ہے کہ وقت تیار ہاتھوں کو نمازی کھلا رکھے اور وقت

قرائت باندھ دے نوٹ : ارباب انصاف نماز میں عبادت کو قوم معاویہ نے الہی دلو

بند نے بھانت بھانت کے فتاویٰ کا مجموعہ بنا دیا ہے ، نمازیں پڑھتے قیام ہاتھ کھلے رکھے

جائیں ، امام مالک اور امام شافعی انکے فرماتے ہیں ، کہ ہاتھ کھلے رکھے جائیں امام محمد کا

فتویٰ بھی آپ نے پڑھ دیا ان فتاویٰ کی روشنی میں معلوم ہوا کہ نماز کھلے ہاتھوں سے

پڑھنا جائز ہے اور کھلے ہاتھوں سے نماز پڑھنے والوں کو کافی جہنم کی طرح دیکھنے والا

طاہر خود اپنے مذہب سے ناواقف ہیں ہماری طرف سے انکو دعوت ملے کہ ہے کہ

بجائے شیعوں کی مخالفت کے پہلے وہ اپنی نماز درست کریں ۔

امام شافعی اور ائمہ اور صحابہ کرام کا فتویٰ کرشنا زمانہ

کھول کر پڑھنا جائز ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان البکری ص ۶۷ باب مفتحة الصلوٰۃ

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص ۲۲۳ کتاب الصلوٰۃ

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کشف الغمہ ص ۶۷ فصل ۳

میں ان الکبیری | فارسان ید یدہ بحبیہ ادنی ویدہ صرح الشافعی فی

کی عبادت | الام فقال وان ارسلها ولم یبعث بها فلا یأثم

توضیح : نماز کی حالت میں دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں پہلو میں کھلے رکھتے

زیادہ بہتر ہے ۔ اور اسی فتویٰ کی اپنی کتاب الام میں امام شافعی نے تحریر کیا ہے

اور فرمایا ہے کہ اگر نمازی اپنے ہاتھوں میں کھلے رکھے اور ان سے عبت کام نہ

کرسے تو ہاتھوں کو نمازیں کھلے رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے ۔

(نوٹ) | امام اہل سنت امام محمد بن ادریس شافعی بھی بند یا پستی ہیں اور اہل

سنت میں ایک بہت بڑا کردہ اشکی فقہ اور قوسے پر عمل کرتا ہے سرکار

کا مذکورہ فتویٰ اہل سنت کے منہ پر سما چ نہیں ہے تو دعوت فکر ضرور ہے

کشف الغمہ | کان عمر یقتل القملۃ فی الصلوٰۃ حتی یطہرہ وعا علی یدہ والنحر

کی عبادت | جناب عمر نمازیں جوں کا قتل عام فرماتے تھے حتی کہ خوٹ انکے

ہاتھوں پر ظہر ہوتا تھا اور اس میدان کے معاذ بن جبل بھی پہلوان تھے

نوٹ : ارباب انصاف جوں کا قتل بندے ہوئے ہاتھوں کوئی آسان کام نہیں

ہے ایسے عمر کا نمازیں جوں قتل کرنا اس بات کا محسوس ثبوت ہے کہ وہ نماز کھلے ہاتھوں

سے پڑھتے تھے ۔

اما اہل سنت حسن بصریؒ بھی نماز ہاتھ کھول کر پڑھتا تھا

- ۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ۳۸۸ کتاب الصلوٰۃ
- ۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب اعجاز المسائل ص ۱۱۱ باب الصلوٰۃ
- ۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عمدہ القاری ص ۱۵۱ باب الصلوٰۃ
- ۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الروضة النذیر ص ۱۵۱ باب الصلوٰۃ

روضة النذیر | واصا صار یمنی من الامر سال عن بعض التابعین من نعمہ
کی عبارت | الحسن والبراهیم وابن المسیب وابن سیرین وسیرین
جبیں لکھا ہے کہ ابن شیبہ فان بلغہم حدیث الرفع فمحمول علی انہ لم یحبوا
سنة من سنن الہدی الخ

ترجمہ :- اور جو نمازیں ہاتھ کھلے رکھنے کی بابت روایت کی گئی ہے بعض تابعین
سے مثلاً حسن بصریؒ ابراہیم نخعیؒ ابن مسیبؒ ابن سیرینؒ سے کہ وہ نمازیں ہاتھ کھلے
رکھتے تھے پس وہ روایت محمول ہے اس امر پر کہ یہ لوگ نماز میں
ہاتھ باندھنے کو اچھی سنت نہیں سمجھتے تھے اُنکے نزدیک نمازیں ہاتھ
باندھنا ایک عادت اور علت سمجھی گئی پس یہ لوگ اس سال ہاتھ کھولنے
کی طرف مائل ہو گئے کیونکہ قانون یہی ہے کہ ہاتھ کھلے رکھیں اذالوضع
استجدید بخارج الی الدلیل ہاتھ باندھنا ایک نیا کام ہے جو دلیل
کا محتاج ہے (نوٹ) ارباب انصاف ہماری مذکورہ عبارات اس بات کا محسوس
ثبوت ہیں کہ نمازیں ہاتھ باندھنے سے اہل سنت کے بڑے بڑے بزرگوں کو
سخت نفرت تھی اور وہ ہاتھ باندھنے کو ایک علت اور بیماری تصور کرتے تھے
پس معلوم ہوا کہ نمازیں ہاتھ کھلے رکھنا بھی اہل سنت کی مذہب میں جائز ہے

ابوبکرؓ کا نواسہ اور عائشہؓ کا بھانجا نواسہ ہاشم بن علیؓ

عبداللہ ابن زبیرؓ ہاتھ کھول کر نماز پڑھتا تھا

- ۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ۳۸۸ باب الصلوٰۃ
 - ۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الروضة النذیر ص ۱۵۱ باب صمدی حسن خان
 - ۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عمدہ القاری شرم بخاری ص ۱۵۱ باب الصلوٰۃ
 - ۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب اعجاز المسائل شرح موطاء امام مالک ص ۱۱۱
- قال العینی وحکی ابن المنور عن عبداللہ ابن زبیر وابن سیرین
کی عبارت | والحسن البصری انہ یصلیہا وکذا عند صلات فی المشیور الخ
ترجمہ :- شیخ الحدیث محمد ذکریا فرماتے ہیں کہ شارح بخاری بدر الدین ابی محمد محمود
ابن احمد العینی نے نقل کیا ہے کہ ابن منذر نے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن زبیرؓ
زبیر اور حسن بصریؒ اور ابن سیرینؒ میں سے ہر ایک نمازیں وقت قیام ہاتھ
کھلے رکھتے تھے۔

(نوٹ) ارباب انصاف یہ عبداللہ ابوبکرؓ کا نواسہ ہے اور عائشہؓ کا نہایت پیارا
بھانجا ہے اُس نے اپنے بچپن میں یقیناً اپنے نانا ابوبکرؓ اور اپنی خالہ عائشہؓ
کو نماز پڑھتے دیکھا ہوگا پس معلوم ہوا کہ ابوبکرؓ اور عائشہؓ بھی ہاتھ کھول کر نماز
پڑھتے تھے اور اگر وہ ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتے تھے تو ابن زبیرؓ نے اپنے نانا جان اور
خالہ کی مخالفت کیوں کی ہے نیز ابن زبیرؓ قبول قوم معاویہ صحابی بھی ہے اس صحابی
کا ہاتھ کھول کر نماز پڑھنا اس بات کی دلیل ہے کہ ہاتھ باندھنے کی بابت تمام
احادیث قوم معاویہ کی غلط ہیں۔

محمد بن سیرین اور ابراہیم نخعی ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے تھے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب وجہ المسالك ص ۱۶۶ کتاب الصلوة
 ۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الروضة النذرية ص ۹۰ کتاب الصلوة
 ۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عمدة القاری ص ۲۲۰ کتاب الصلوة
 ۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مصنف ابن ابی شیبہ ارسالہ ارسال الیہ
 ۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ۲۰۸ کتاب الصلوة
 وحکی ابن المنذر عن عبد اللہ بن زبیر والحسن البصری
 کی عبادت وامن سیرین انه یوسلما۔ توجہ: ابن منذر نے حکایت
 کی ہے کہ عبد اللہ بن زبیر اور ابن سیرین اور ابن بصری نماز ہاتھ کھول کر پڑھتے تھے
 (نوٹ: نیل الاوطار میں محمد بن سیرین کے ساتھ ابراہیم نخعی کا بھی ذکر ہے وہ بھی
 ہاتھ کھول کر نماز پڑھتا تھا اسی طرح روضة النذیر میں بھی لکھا ہے کہ ابراہیم
 نخعی ہاتھ کھول کر نماز پڑھتا تھا۔ نیز کتاب مذکورہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ ابن سیرین
 نے کہا کہ جو شخص نماز میں ہاتھ کھلے رکھے سے انگلیوں میں خون آتا ہے پس ہذا جو
 لوگ ہاتھ دھتے ہیں وہ صرف خون سے پچنے کے لئے ہاتھ دھتے ہیں۔

ارباب الصاف محسن بصری اور محمد بن سیرین دونوں کی وفات ۱۱۰ھ میں ہوئی ہے
 اور دونوں امام اہل سنت ہیں اور شاہ عبدالغفر نے اپنے تحفہ ص ۳۱۱ باب طعن عثمان بن
 ابن سیرین کی توثیق فرمائی ہے ان بزرگان اہل سنت کا ہاتھ کھول کر نماز پڑھنا کتاب
 کا محسوس ثبوت ہے کہ جو احادیث اہل سنت نے ہاتھ ہاتھنے کی بات تیار فرمائی ہیں
 وہ قابل اعتناء نہیں ہیں اگر ان میں رائی برابر سجائی ہوتی تو ابن سیرین انکی مخالفت
 نہ کرتے یہ امر جو عصب کا شعبوں کی ضد میں اہل سنت

کو حجاب کا فرمان اور عمل بھی نہ ہر معلوم ہوتا ہے۔

سعید بن جبیر اور ابن مسیب بھی ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے تھے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الروضة النذرية شرح دور البیہ ص ۹۰ نواب قدیق حسن
 ۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مصنف ابن ابی شیبہ منقول از رسالہ ارسال الیہ
 الروضة النذرية | اما مار واما من ارسال عن بعض التابعین من نحو الحسن و
 کی عبادت | ابراہیم و ابن مسیب و ابن سیرین و سعید بن جبیر
 کا اخریہ ابن ابی شیبہ فان بلغ عندہم حدیث الوضوء فمحول علی
 انه لم یحمله سنة من سنن الہدی بل حبوه عادة من العادات فبا
 لوائی ارسال لاصالہ ففعلوا بالارسال بنا علی الاصل اذ الوضوء امر جلیل
 یحتاج الی الدلیل الخ

تذہبہ۔ شخص ابن ابی شیبہ نے نقل کیا ہے ابن مسیب اور سعید بن جبیر وغیرہ
 نماز ہاتھ کھول کر پڑھتے تھے اور ہاتھ ہاتھنے ان کے ہاں کوئی اچھی سنت نہ
 تھی پس انہوں نے ارسال پڑھ کر ایک کیونکہ وضع امر جدید ہے اور دلیل کا محتاج ہے

سعید بن جبیر نماز میں بندھے ہوئے ہاتھ کھولا دیتا تھا

مصنف ابن ابی قال الطوف مع سعید بن جبیر فواضحاً ورجلاً واضعاً
 شلیبہ کا عباد | اھدی یدیہ علی الاخذی فذهب فتوق بیتیہما ثم
 جازہ۔ مولا سعید علی انہ نے اپنے رسالہ ارسال الیہ میں نقل کیا ہے
 کہ راوی کہتا ہے کہ میں ابن جبیر کے ساتھ طواف کر رہا تھا پس انہوں نے
 دیکھا کہ ایک آدمی نماز میں ایک ہاتھ دوسرے پر رکھے ہوئے تھے بن جبیر گئے اور
 اس کے ہاتھ کھلا دئے۔ یعنی لوگ اب تو ہاتھ ہاتھنے پر اس طرح

ڑٹے ہوئے ہیں کھول کر بھی آجائے تو انکے ہاتھ نہیں کھلوا سکتا

اور امام مالک نے مولیٰ میں جو روایت قبض الیہ میں کی تھی ہے وہ
اسی طرح اُن کے مذہب کے مخالف ہے جس طرح قنوت صبح کی روایت
انہوں نے اپنے مذہب کے مخالف لکھی ہے اس لانح نماز صبح میں قنوت
پڑھنا امام مالک کا مذہب ہے۔

والا رسال هذا لم یفقو و مالک فقد حیا رقیہ الاثا من سلف
التابعین روی جملة من ذالک الامام ابو یحییٰ بن شیبہ فی مصنفہ
اور نماز میں ہاتھ کھٹے رکھنے کا فتویٰ صرف امام مالک کے ساتھ ہی
خاص نہیں ہے بلکہ ہاتھ کھٹے رکھنے کی بابت روایات آئی ہیں اور ان
روایات کو امام ابو یحییٰ بن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں لکھا ہے
من جملة اُن کے ابن زبیر کا ہاتھ کھول کر نماز پڑھنا ہے۔
والعجب کل العجب من مثل شیخ الدہلوی حیث ینفی

فی شروح السفر الدلیل الارسل مطلقاً ویقول سأل
فی الحجاز عن ذالک بعض علماء المالکة فلم یألو شیئ
سوی ان یخطابی — ومن اهل المدينة فی ذالک
عند علماء مذہبہ اقوی من انشاء التابعین والصحابة

تمام اہل مذہب ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے تھے

اہل سنت کی معتبر کتاب درآسات البیہ ۳۳ مطبوعہ لاہور ۱۸۶۸
مولف علامہ محمد معین لاہوری۔

ان انہما اہل المذہب حتی انہ عولت علماء مذہبہ فی ارسال الیہ
حالة التیام فی القنوة علی عمل اہلہا الخ
تذکرہ اختصار کی خاطر عربی کم لکھی ہے۔ ترجمہ پورا اسلا خط ہو، شاہ ولی اللہ
دہلوی کے شاگرد محمد معین لاہوری فرماتے ہیں، کہ دین کے دلائل میں سے
میں سے نزدیک اہل مذہب کا عمل بہت بڑی دلیل ہے اور امام مالک
کا بھی یہی نظر ہے کہ اجماع اہل مذہب کا حجت ہے حتی کہ امام مالک
کے مذہب کے علماء نے نماز کی حالت قیام میں ہاتھ کھٹے رکھنے کے مسئلہ میں
اہل مذہب کے عمل پر سب سے فرمایا ہے، کیونکہ اہل مذہب ابتداء اسلام میں
ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے تھے، اور ہاتھ بندھنے کی حدیث کو انہوں نے نقل
کیا ہے وقت مجبوری پر اور جس طرح ایک صحیح حدیث کو دوسری حدیث
سے تخصیص دی جاتی ہے۔ اسی طرح انہوں نے عمل اہل مذہب سے احادیث
وضع کو تخصیص دی ہے اور ابن القاسم نے امام مالک سے ارسال
کی روایت کی ہے اور اکثر اصحاب امام مالک کے ارسال کے قائل ہیں

اہل سنت کے امام الاوزاعی کا فتویٰ کہ نماز میں بوقت

قیام ہاتھوں کو کھلے رکھنا اور باندھنا دونوں جائز ہیں

- ۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الہدایہ ص ۱۲۰ حاشیہ ص ۱۲۰
- ۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ۲۴ الصلوٰۃ
- ۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ذخیر المسائل شرح موطا ص ۱۶۶
- ۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب النبیہ شرح ہدایہ ص ۱۵
- ۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری ص ۱۵
- ۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الکبریٰ ص ۱۵
- ۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رحمۃ الامر ص ۳۳
- ۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب بحر الزخار ص ۲۳۱

الکفایۃ | وفي المبسوط الاعتماد سنة الاعلى قول الاوزاعي فانه
کی عبارت | کہاں یقول یختار بین الاعتماد والا رسال الخ
ترجمہ | نماز میں ہاتھ باندھنا سنت ہے مگر امام اہل سنت اوزاعی
فرماتے ہیں کہ نماز میں اپنی مرضی اور اس کو اختیار ہے چاہے حالت
قیام میں ہاتھ باندھے اور چاہیے تو کھلے رکھے۔
(نوٹ) | ارباب انصاف امام اوزاعی کا فتویٰ آپ نے پڑھ لیا کہ دیوبند کی لوح
محفوظ نے نماز میں ہاتھوں کی بابت کوئی فیصلہ نہیں کیا اس فتویٰ
سے یہ ثابت ہو گیا کہ نماز میں ہاتھ کھلے رکھنا کوئی بدعت نہیں ہے اور
یہ بھی ثابت ہو گیا کہ ہاتھ باندھنا ضروری نہیں ہے۔

اور تعجب ہے مجھے شیخ عبدالحق محدث دہلوی پر کہ جس نے
شرح سنو السعادة میں یہ کھلے کہ میں نے مجاز میں علامہ مالکیہ
سے نماز میں ہاتھ کھلے رکھنے کی دلیل در یافت کی تو وہ کوئی دلیل دلا سکے
ملا نہ کہ یہ دلیل موجود ہے کہ عمل اہل مدنیہ ہاتھ کھولنے کی بابت آثار صحابہ
اور تابعین سے زیادہ قوی دلیل ہے۔

ارباب انصاف کو دعوت فکر اور اسلام کے ٹھیکہ دار متوجہ ہوں

ارباب انصاف اسلام کے ٹھیکہ داروں کی کتب سے ہم نے آپ کے سامنے
مفتوک کے حساب سے عبارات پیش کر دی ہیں اور علامہ محمد معین کے
در سات کی عبارت پکار پکار کر یہ کہہ رہی ہے۔
کہ اہل مدنیہ اور مالکی مذہب والے ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے تھے شیخ
دہلوی کا یہ کہنا کہ ان کے پاس کوئی دلیل ارسال کی نہ تھی یہ دلیل ہے
اس امر کی کہ مذہب ان کا نماز میں ہاتھ کھلے رکھنا ہی تھا اب ہم
دیانت و انصاف کا واسطہ دے کر سوال کرتے ہیں کہ اگر بقول قوم معاویہ
نماز میں ہاتھ کھلے رکھنا بدعت ہے تو مذکورہ بزرگان اہل سنت کیا
بدعت کرتے تھے حضرت امیر عمر اور حضرت عبداللہ بن زبیر کیا بدعتی تھے
امام مالک اور اس کے مذہب کے تمام لوگ کیا اہل بدعت ہیں صحابہ
کرام جب بچوں کو انٹھا کر نماز پڑھتے تھے تو وہ بدعت کرتے تھے،
نبی کریم نماز میں ہاتھ کھلے رکھتے تھے کیا انجیناب
مماذ الشد ہاتھ کھولے کر بدعت کرتے
تھے۔

پڑھے اور اگر تنک جائے تو آرام کی خاطر باندھے

- ۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب موطا دی شرم زر قافی ص ۳۲۱ لام محمد زر قافی
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری ص ۱۰۰ بدر الدین عینی
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۲۲۲ لا محمد بن حجر عسقلانی
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کفایہ شرح ہدایہ ص ۲۵۵ جلال الدین خوارزمی
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب اوہم المسائل شرح موطا ص ۱۶۰ محمد زکریا
فتح الباری | وروی ابن القاسم عن مالک الارسل وصاد الیہ اکثر
کامبارت | اصحابہ ومنہم من کوی الامساک ونقل ابن الحایب ان
ذلک حیث یسک معتمد القصد الواحۃ

تخصیصہ دار ابن قاسم نے امام ہک سے نمازیں ہاتھ کھلے رکھنا نقل کیا ہے اور زیادہ تر علماء مالکیہ نے اسی فتویٰ کو لیا ہے اور وہ ہاتھ باندھنے کو کھروہ جانتے ہیں اور ابن حاجب کہتے ہیں کہ جب مناری ہاتھ باندھنے کا تو صرف راحت و آرام کے لئے۔

کفایتہ | اور اڑائی کہتا ہے کہ کھولنے اور باندھنے میں احتیاط ہے
کی عبادت | اور باندھنے کی اجازت صرف مہربانی کی خاطر ہے کیونکہ طول قیام
کا وجہ سے ارسال میں صحابہ کرام کی انگلیوں میں خون اترتا تھا۔
عمدۃ القادی | اہم مالک کا فتویٰ اس زمیں ہاتھ کھینے رکھنا ہے اور اگر قیام
کی عبادت | طول پکڑ ملے تو آرام کے لئے باندھ دے۔

لوگ نماز اٹھتا ہند کہ پڑھیں اور پڑھیں گے کہ لوگ پڑھیں

- ۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الکبریٰ امینۃ الصلوٰۃ
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کبریٰ الامم برہان شریعت و جواہر معانی
میزان الکبریٰ | استعجاب وضع الیمنی علی الشمال فی القیام ۲ دھو
کعبادت | خاص بالاکابر من العلماء والاولیاء بخلاف الاصاغر
فان الاولیٰ لهم اعفاء الی دین کا قال بہ مالک
توجیہ ۲۔ امام اہل سنت عبد الوہاب شہرانی فرماتے ہیں کہ نماز کی حالت میں
میں ہاتھ باندھنے کا استعجاب عام ہے بڑے لوگوں کے ساتھ مثلاً علماء
اولیاء اور چھوٹے لوگ عوام الناس انکے لئے بہتر یہ ہے کہ وہ لوگ امام یا
کی موافقت میں نماز ہاتھ نہ کھول کر پڑھیں ۔

كبريت الاحمر | فالتحقيق ان جعل المدين على الصدور للمكلاذ الذين
 كى عبادت | لا يشغلهم ذلك عن الله وان امر سالهما اذ
 لغرس المكلاذ اذ وضعها على الصدور يشغل عن كمال التوجه

تجددہ تحقیق یہ ہے کہ با مقول کا چھاتی پر مال نماز میں رکنا کہ مل لوگوں کے لئے ہے کہ بعضیں اس طرح اعتد رکھنے میں مناعات خدا میں فرق نہیں آتا اور غیر کہ مل لوگوں کے لئے با مقول کو کھڑا رکھنا بہتر ہے کیونکہ اعتد باندھنے سے نماز میں توجہ اللہ کی طرف نہیں رہتی ۔

نوٹ: سنی دوستوں نے شیعوں کی ضد میں بات ضرور باندھنے ہیں
تو ان اللہ کی طرف توجہ سے مان رہے

نماز میں وقت قیام ہاتھ کھٹے رکھنے کا عقلی ثبوت

- ۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الروضۃ الذریۃ ص ۱۹۶ فواہ مدنی حسن خان
- ۲۔ اہل سنت کی معتبر تنویر العین ص ۵۸ تألیف شاہ اسماعیل شہید
- روضہ اورد | فصلو بالادرسال بناءً على الأصل اذا لم يمتنع من بعد يدك كجام
- توید کلمات | اخی الدلیل واذا دلیل لهم فاضطر والی الادسالی
- تجسد ۲ دونوں مؤلف ان صحابہ اور تابعین کے بارے میں جو ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے تھے یہ جواب دیتے ہیں کہ انہوں نے ہاتھ کھول کر نماز اس لیے پڑھی تھی کہ انہوں نے اصل یعنی قانون اول پر عمل کیا ہے کیونکہ ہاتھ باندھنا ایک نیا امر ہے اور دلیل کا محنت اجماع ہے اور جب دلیل ہی وضع کے بارے میں بھی تو ان کے لیے سوائے ہاتھ کھولنے کے اور کوئی چارہ ہی نہ تھا۔

مفتیان دیوبند کو دعوت انصاف

ہم دیوبند کے تمام مفتیان کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دیکر سوال کرتے ہیں کہ کیا تم اپنی حدیث کی کتابوں میں کوئی ایسی حدیث دکھا سکتے ہو کہ جس میں نبی پاک نے امر فرمایا ہو کہ نماز ہاتھ باندھ کر پڑھو تم قیامت تک ایسی حدیث حدود و انصاف میں رہ کر پیش نہیں کر سکتے، پھر دوسرا سوال ہے کہ نبی پاک نے اس بابت پر خاموشی کیوں اختیار فرمائی ہے نیز اس مسئلہ کو صحابہ کرام نے نبی کریم سے دریافت کیوں نہیں فرمایا جب اہل دیوبند کی کتاب میں ہاتھ باندھنے کا ذکر ہی نہیں ہے تو ہاتھ کھٹے رکھنا عین فطرت ہے خود بخود ثابت ہے دلیل کا محتاج نہیں ہے۔

اہل دیوبند کا اقرار کہ نماز میں ہاتھ باندھنا فرض اور واجب نہیں

- ۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کتر الدقائق ص ۳۱ الصلوۃ
- ۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الہدایہ ص ۱۳۱ کتاب الصلوۃ
- ۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاویٰ عالمگیری ص ۶۶ ذکر نماز
- ۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رد المحتار ص ۲۹۷ الصلوۃ
- ۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الدر المختار ص ۳۶ ذکر نماز
- ۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاویٰ عبدالحی ص ۲۲
- ۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فیحیم ص ۱۱۱ شرح نووی ص ۱۳۱
- ۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب حجتہ الباقیہ ص ۸
- ۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رحمۃ الامۃ ص ۳۷ ذکر نماز
- ۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الکبریٰ ص ۱۵۱ ذکر نماز
- حدایہ کی | ثم الاعتقاد سنة القيام عند ابي حنيفة و ابي يوسف
- عبادت | ہاتھ باندھنا نماز میں ابو حنیفہ کے نزدیک ایک عادت ہے کہ قیام کی حالت میں ہاتھ باندھنے اس عبارت کا صاف مطلب ہے کہ نماز میں ہاتھ باندھنا فرض اور واجب نہیں ہے۔
- الدر المختار | وهو سنة قيام له ظاهر ان القاعد لا ينعف
- کی عبادت | ہاتھ باندھنا حالت قیام میں سنت ہے اس عبارت سے ظاہر ہوا کہ جو بیحد کہ نماز پڑھے وہ ہاتھ نہ باندھے معلوم ہوا کہ فقر دیوبند میں نماز میں ہاتھ باندھنا واجب نہیں ہے اور فرض نہیں ہے۔

تتویر العینین | حدیث الوضع فمحمول علی انه لم یحسبوا بسة من
کی عبادت | سنن الیهدی بل حسبوا عاده من العادات
تدجمه : شاہ اسماعیل شہید فرماتے ہیں کہ نمازیں جو صحابہ کرام اور تابعین ہاتھ
کھول کر رکھتے تھے انکے نزدیک ہاتھ باندھنے والی بات ایسی سنت نہیں
ہے جو ہدایت ہو بلکہ ہاتھ باندھنے انکے نزدیک صرف عادت تھی ۔
(نوٹ) : شاہ اسماعیل شہید نے دسے الفاظ میں علت دیو بند کو یہ سمجھا دیا ہے کہ
نمازیں ہاتھ باندھنا ہدایت نہیں ہے بلکہ گمراہی ہے اور نواب مدنی حسن
خسان نے بھی روضۃ النذیر میں یہی رد واد دیا ہے کہ نمازیں ہاتھ باندھنا
ہدایت نہیں ہے بلکہ گمراہی ہے ۔

مفتیان دیوبند توجہ فرمادیں

دیوبندی دوستوں کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر ہم سوال
کرتے ہیں کہ جب کوئی مسلمان ہاتھ کھول کر نماز پڑھتا ہے تو زیادہ تر
اس کا ام اسکو کافی بغض کی طرح دیکھتے ہیں اور شور کرتے ہیں کہ وہ دیکھو ہاتھ
کھول کر نماز پڑھ رہا ہے جب ہاتھ باندھنا فرض ہی نہیں ہے
چلو اور کچھ نہ سمجھو ہاتھ کھول کر نماز پڑھنا بھی جائز تو ہے ہاتھ کھولنے والے
کا نوٹس کیوں لیا جاتا ہے ہاتھ کھول کر نماز پڑھنے میں تباہ ویک برائی
ہے کیا خامی ہے ارسال میں شریعت پاک کی کیا خلاف ورزی ہے اگر ارسال
میں یہ خامی ہے کہ شیعہ لوگ ارسال کرتے ہیں تو شیعہ لوگ تو کلمہ محمد کا
بھی پڑھتے ہیں پس تم کلمہ محمد کا بھی نہ پڑھو

فتاویٰ عبدالحی | عورتوں کے لیے پستانوں کے نیچے ہاتھ رکھنے کے سلسلے
کی عبادت | میں کوئی حدیث نظر نہیں گزری اور مردوں کے لئے
زیر ناف ہاتھ رکھنا فقہاء کے ہاں مستنون ہے ۔
(نوٹ) : سنی مذہب کی کتابیں پکار پکار کر کہیں رہی ہیں کہ نمازیں ہاتھ باندھنا
فرض اور واجب نہیں ہے بلکہ صرف سنت اور عادت ہے ۔
صمیم سلمیٰ کی | واستجاب وضع الیمنی علی الیسوی بعد تکبیرۃ الاحرام
شرح نووی | اور تکبیرۃ الاحرام کے بعد ہاتھ باندھنا مستحب ہے ۔

فقہ دیوبند کا اقرار کہ ہاتھ باندھنا صرف عادت واجب نہیں ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار میں ذکر نماز
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب روضۃ النذیر میں نواب مدنی حسن
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تتویر العینین میں ۹۸ تا ۱۰۰ شاہ اسماعیل شہید
نیل الاوطار | فان النزاع فی استحباب الوضع لا وجوبہ وفی ذکر
کی عبادت | فی حدیث المسی لما یكون حجة علی القائل بالوجوب
تدجمہ : قاضی القطن محمد بن علی الشوکافی فرماتے ہیں کہ ہم اہل سنت میں ہاتھ
باندھنے کی استحباب میں جھگڑا ہے نہ کہ ہاتھ باندھنے کے وجوب میں اور نبی کریم
نے جو ایک شخص کو نماز کا طریقہ بتایا اور ہاتھ باندھنے کے بارے میں
کچھ نہ فرمایا یہ دلیل ان کے خلاف باقی ہے جو ہاتھ باندھنے کو واجب مانتے ہیں ۔
(نوٹ) : مذکورہ عبارت اس امر کا ٹھوس ثبوت ہے کہ اہل سنت کے ہاں ہاتھ باندھنا
واجب اور فرض نہیں ہے بلکہ سنت ہے جس کا دوسرا مطلب یہ ہے کہ ہاتھ
کھول کر نماز پڑھنا جائز ہے اور ارسال کو بدعت کہنا نادانی ہے ۔۔۔

ہاتھ باندھنے کی سب سے بڑی دلیل دیوبند کی شریعت میں

شیعوں کی مخالفت کا اظہار کرنا ہے

- ۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح القدیر لسا جز الفقیہ ص ۲۵۰ ذکر نماز
- ۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کنایہ شرح ہدایہ ص ۲۵۰ ذکر نماز
- ۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تنویر العینین ص ۳۸
- ۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ہدایہ المہدی ص ۱۲۶

فتح القدیر | السنة في هذه المواضع الاعتماد مخالفة لروافضیوں کی عبادت | ذالہم یوسون ۱۔ اہل سنت کے ہاں نماز کے قیام میں اور جنازہ کی تحجرات میں اور عید کی تحجرات میں ہاتھ باندھنا سنت اور عادت ہے اور یہ ہاتھ باندھنا اس لئے کہ اسمیں روافضیوں و شیعوں کی مخالفت ہے کیونکہ وہ ان مقامات میں ہاتھ کھلے رکھتے ہیں۔

(نوٹ: بڑا ہونے کا، نواصب نے اولہ اربعہ کے ساتھ پانچوں دلیل مخالفت روافضی کو بھی ایک دلیل بنا لیا ہے روافضی نمازیں سورہ الحمد بھی پڑھتے ہیں نواصب کو چاہیے کہ روافضی کی مخالفت میں وہ نمازیں الحمد کے بجائے تاج کی کوئی غزل پڑھ لیں کریں۔

کفایہ کی | وقالوا من مذهب الروافضی الادراسال من اول عبادت | الصلوة فنعتمد مخالفة لهم الخ

ترجمہ: اہل سنت نے فرمایا ہے کہ نمازیں ہاتھ کھلے رکھنا روافضی کا مذہب ہے اور ہم اہل سنت نمازیں ہاتھ باندھتے ہیں اور اس باندھنے سے ہمارا قصد مخالفت روافضی کی مخالفت کرنا ہے۔

تنویر العینین | ویحکم من مالک انہ حکم بالادراسال وقالوا هیئاً ان کعبادت | هذا الفعل في هذه البلاد تشبیه بالروافضی حیث تحکم شیوع مذہب الخنفیہ فلم یبق فاعلوه غیر الشیعہ وقد قال البنی القوامونع التمس قلنا هذا من قصور کم حیث توکموا فصار شعائرکم لہم فعلیکم بالاتفاق علی فعلہ لئلا یتقی تحتصابہ وتوکل السنۃ لفقروا عن التشبیه بالفرق الفضالة غیر مشرور۔

ترجمہ: شاہ اسماعیل شہید فرماتے ہیں کہ امام اہل سنت حضرت مالک سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے نمازیں ہاتھ کھلے رکھنے کا حکم فرمایا ہے اور علماء اہل سنت نے یہ فرمایا ہے کہ پاکستان کے شہروں میں ہاتھ کھول کر نماز پڑھنے سے روافضی یعنی شیعوں سے مشابہت لازم آتی ہے کیونکہ خنفی مذہب کی تمام شاخوں نے نمازیں ہاتھ کھولنے کو ترک کر دیا ہے پس نمازیں ہاتھ کھولنے والا شیعوں کے علاوہ کوئی بھی باقی نہیں رہا اور بنی پاکستان نے فرمایا ہے کہ تہمت کے مقامات سے جو بنی شام اسماعیل پکستا ہوں کہ یہ تکذیبی نادانی ہے کہ تم نے نمازیں ہاتھ کھلے رکھنا ترک کر دیا ہے اور یہ فعل شیعوں کی نشانی بن گیا تم خود ہاتھ کھلے رکھنے پر اتفاق کر عبادت تاکہ یہ فعل ان کے ساتھ مختص نہ رہے اور کسی چیز کو ترک کرنا شیعوں کے ساتھ تشبیہ سے بچنے کی خاطر جائز نہیں ہے۔

ہدایۃ المہدی | فمن جعل الاراء سال من شعائر الروافضی فقد انحطت کعبادت | علاوہ دعید الزمان فرماتے ہیں کہ نمازیں ہاتھ کھلے رکھنے کو جو شخص شیعوں کی نشانی سمجھتا ہے وہ خطا پر ہے۔

فقہ دیوبند کا فیصلہ کہ نمازیں ہاتھ باندھنا رومیوں کی وجہ سے آیا ہے

- ۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تنویر العین ص ۵۸ شاہ اسماعیل شہید
 - ۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کتاب الردۃ الذریعۃ قواب صدیقی حسن
 - ۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مصنف ابن ابی شیبہ ص ۱۰۰ رسالہ ارسال بدین
 - ۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الاذکار العسکری ص ۲۰۹ از اسلامی نماز علامہ سلطین
- تغویلاور | قول ابن سیدین حیث سن عن اوجہ یک بلیغہ شلالہ
روضۃ کی عبادت | قال النافع ذالک من اہل الودم کا اخراج ابن ابی
شیبہ دکان ابن ذہبوا ذامنی یوسل یدید۔
توجہ۔ ہر اہل سنت محمد بن سیرین سے ایک مروی کی بابت سوال کیا گیا
کہ وہ نمازیں اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں کو پڑھتا ہے انہوں نے فرمایا کہ وہ
حالت اہل روم کی وجہ سے کرتا ہے۔

(نوٹ) قواب صدیقی حسن خان نے بھی یہی رونا دیا ہے کہ ہاتھ باندھنا رومیوں
کی وجہ سے نمازیں داخل ہوا ہے۔ اور علامہ سید علی اظہر نے اپنے رسالہ ارسال
الدین میں مصنف ابن ابی شیبہ کی عبارت نقل کی ہے اور شاہ اسماعیل نے بھی
تنویر میں اس عبارت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اور علامہ السید محمد سلطین
نے اپنی کتاب اسلامی غازیں کتاب الاذکار العسکری کے حوالہ سے یہ لکھا ہے کہ
جب ایران کا کچھ حصہ مفتوح ہوا اور ایرانی قیدی حضرت عمرؓ کے دربار میں اس
صورت سے پیش ہوئے کہ انکے ہاتھ شکم پر بندھے ہوئے تھے امیر عمر
کو یہ اداسند آئی اور حکم دیا کہ مسلمان نمازیں ہاتھ باندھ کر کھڑے
ہوں۔

اہل اسلام کو دعوت انصاف

ارباب انصاف ہاتھ کھٹے رکھنا نمازیں یہ کوئی بدعت اور غیر
شروع بات نہیں ہے کیونکہ نبی کریمؐ صحابہ کرامؓ تابعین اور علماء اہل سنت
بھی نمازیں بوقت قیام ہاتھ کھٹے رکھتے تھے اور ہاتھ باندھنے کی قراد
اد اہل سنت نے بعد میں صرف شیعوں کی مخالفت کرنے کے لئے
پاس کی ہے جس طرح کہ ہدایہ کی شروعات سے ظاہر ہے اور شاہ اسماعیل
کا کہنا کہ تم نے ہاتھ کھٹے رکھنے ترک کر دیا اور یہ شیعوں کی نشانی بن گئے
اسے صاف ظاہر ہے کہ خفی مذہب داسے بھی کچھ عمر ہاتھ کھول کر
نماز پڑھتے تھے اور علامہ وحید الزمان کا یہ کہنا کہ نماز ہاتھ کھول
کر پڑھنا اسکو شیعوں کی نشانی سمجھنا خطا ہے اسے صاف ظاہر ہے کہ
اہل سنت بھی ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے ہیں۔ اور ہدایہ کے شارحین کا
یہ کہنا کہ ہاتھ باندھنے میں روافض کی مخالفت ہے اسے بھی یہ معلوم ہوا
کہ اہل سنت کے مذہب میں نمازیں ہاتھ کھٹے رکھنا جائز تو ہے مگر شیعوں
کی وجہ سے وہ مجبوراً باندھتے ہیں ارباب انصاف ہر شخص کو مرنے والے اور خدا کو
جواب دینا ہے نمازیں ہاتھ باندھنا خلاف فطرت فعل ہے آدمی جب پیدا
ہوتا ہے یا مرنے کے بعد یا دنیا کے تمام کام کرتا ہے مثلاً حج بجالاتا ہے جہاد
کرتا تو کھٹے ہاتھوں سے کرتا ہے اور نماز کی حالت میں بھی اسکے تمام اعضاء
کھٹے ہوتے ہیں مثلاً منہ آنکھیں، کان، پاؤں تو اسی طرح نمازیں
ہاتھوں کا کھٹے رکھنا عین فطرت

نہاڑے تو اسکو دوسرے اہل سنت دین سے خارج شمار کرتے ہیں اور ہاتھ باندھنے کے مسئلہ میں اہل سنت یکے سے بھائی بھائی کے ساتھ اور باپ بیٹے کے ساتھ جھگڑ رہا ہے اگر کوئی اہل سنت کسی اہل سنت کو زنا کرتے ہوئے یا شراب پیتے ہوئے یا کسی کو ناحق قتل کرتے ہوئے دیکھے تو اس زانی اور شرابی اور قاتل کے اور اس دیکھنے والے کے درمیان اتنی دشمنی پیدا نہیں ہوتی جتنی ایک ہاتھ باندھ کر نہاڑنے والے اہل سنت اور اس کو دیکھنے والے اہل سنت کے درمیان پیدا ہوتی ہے اور اس دشمنی کا سبب صرف یہ سنت امر ہے کہ اس نے نمازیں ہاتھ باندھے ہیں

ہاتھ باندھنے کی بابت بھانت بھانت فتوؤں سے کوئی تنگ نہ ہو

آر باب النصاب دیوبندی لو ح محفوظ کے ہاتھ باندھنے کی بابت فتوؤں کو پڑھ کر آپ دل تنگ نہ ہوں ان اسلام کے عقیدہ داروں نے خاندان نبوت کا دروازہ چھوڑ کر اسلامی عبادات کا جہازہ نکال دیا ہے یہ اسلام کے سامنے ابھی تک نمازیں ہاتھ باندھنے اور کھولنے کا فیصلہ نہیں کر سکے ان پمپروں کو یہ بھی پتہ نہیں کہ نبی کریم نمازیں ہاتھ کھولتے تھے یا باندھتے تھے تو کب لہو پر آیا چھاتی پر یا ناف کے اوپر یا ناف کے نیچے ان سے کوئی پوچھے کہ تمہارے ابو بکر، عمر اور عثمان کیا کرتے تھے ان سے نبی کریم دانی نماز کی حفاظت نہ ہو سکی باقی اسلام انہوں نے کیا سمجھا یا ہے ہمیں مجبوراً یہ کہنا پڑتا ہے کہ دیوبندی مذہب بھانت بھانت کے فتوؤں کا مجموعہ ہے۔ اہل سنت بھائیوں کا نماز کی بابت شریعت بل چودہ سو برس گزر گئے ہیں ابھی مکمل نہیں ہو سکا۔

دیوبندی لو ح محفوظ کا ایک اور فیصلہ نمازیں ہاتھ باندھنا

بدعت ہے اور مبطل ہے اور زنا کرنے سے بدتر ہے

- ۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب بھارتیہ ۲۴۱ تالیف احمد بن محمد المرتضیٰ
- ۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الروضة النذیر ص ۳۱۰ تالیف نواب صدیق حسن البعز الزخار
- دو قسم الید علی الید بعد التکیب وغیرہ مشہور قولہ
- کی عبادت اسکو فی الصلوٰۃ (حق ط) دیبطلما اذہو فعل کثیر
- یکوہ ولا تقصد ادلا دلیل قلنا الکثرة

ترجمہ: اہل سنت کا کوئی ناصریہ فرقہ یہ بھی کہتا ہے کہ نماز میں تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ کر رکعت شریعت نہیں ہے۔ و بلکہ بدعت ہے، کیونکہ نبی پاک نے فرمایا ہے کہ نماز میں سون کر دے یعنی کہتے ہیں کہ ہاتھ باندھنا نماز میں نماز کو باطل کرتا ہے کیونکہ یہ فعل کثیر ہے، بعض کہتے ہیں کہ ہاتھ باندھنا نماز میں مکروہ ہے اور نماز فاسد نہیں ہوتی کیونکہ فساد پر کوئی دلیل نہیں ہے صاحب کتاب کہتا ہے کہ دلیل فساد ہے کہ ہاتھ باندھنا فعل کثیر ہے۔

- ۱۔ الروضة النذیر | ولولا بدی اذی شرب الخمر اذ یقتل النفس لم یجس
- کی عبادت | بلینہ وینہ من العداۃ بطریق سبب التمس
- بہذا السنن وبعضها

ترجمہ: ۱۔ اختصار کی خاطر عربی کتب میں صدیق حسن خان نے الروضہ میں ماثیہ شفا کے حوالے سے یہ نقل کیا ہے کہ اہل سنت کا اس زمانہ میں براہ حال ہو گیا کہ اگر کوئی ہاتھ باندھ کر۔

نمازیں ہاتھ باندھنے کے مسئلہ میں اہل سنت کا ایک

فرقہ دوسرے فرقوں کو مثلاً مالکی حنفیوں کو جھٹلاتے ہیں

نمازیں ہاتھ باندھنے کے مسئلہ میں اہل سنت کا ایک

فرقہ دوسرے فرقوں کو مثلاً مالکی حنفیوں کو جھٹلاتے ہیں

ارباب انصاف ہمارے پیش کردہ حوالہ جات سے اچکا بخوبی یہ اندازہ ہو جائیگا کہ نماز ہاتھوں کھول کر پڑھنا کوئی ایسا زہر کا پیا نہیں ہے جس کو کئی اہل سنت نے آج تک نہ پیا ہو حضرت امام مالک امام اہل سنت ہیں اور ۲۰۰ عدد کتب اہل سنت سے ہم نے انکا یہ فتویٰ پیش کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں نماز ہاتھ کھول کر پڑھی جائے اور حج کے موقع پر آج بھی مالکی فقہ کے لوگ ہزار ہا اہل سنت حنفیوں کے سامنے ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے ہیں اور اعلیٰ اسلامیہ حنفیوں کے امام اعظم کو جھٹلاتے ہیں اور حنفی مذہب کے لوگ ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتے ہیں اور اعلیٰ اسلامیہ امام مالک کو جھٹلاتے ہیں اور اہل سنت کی نادانی کی انتہا دیکھئے کہ ہمارے کہتے ہیں کہ ہمارے یہ دونوں امام برحق ہیں اور امام شافعی کا فتویٰ بھی پیش کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ نماز ہاتھ کھول کر پڑھنا جائز ہے اور درست ہے پس امام اہل سنت امام شافعی نے بھی ابو حنیفہ کو جھٹلایا ہے اور ابو حنیفہ نے یہ فتویٰ دے کر کہ نماز ہاتھ باندھ کر پڑھی جائے امام مالک اور امام شافعی کو جھٹلایا ہے اور حضرت امیر معاویہؓ نے نماز کی حالت میں جوڑیں مار مار کر نماز میں ہاتھ باندھنے کا فتویٰ دینے والے کی فقرہ پر چھرو پھیر دیا ہے کیونکہ بندھے ہوئے ہاتھوں سے نمازیں جوڑیں نہیں ماریے

سکتیں۔

- ۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کی شرح نووی ص ۱۶۲ ذکر نماز
- ۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری ص ۱۶۲ ذکر نماز
- ۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ص ۲۲۲ کتاب الاذان
- ۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ہدایہ ج ۱ کتاب الصلوٰۃ
- ۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کفایہ شرح ہدایہ ص ۲۵
- ۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب النایہ شرح ہدایہ ص ۲۵
- ۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ۲۱۱ ذکر نماز
- ۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ادب المجالس ص ۱۹۶
- ۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رمضۃ الاثر فی اختلاف الائمہ ص ۲۶
- ۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الکبریٰ ص ۱۵
- ۱۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الروضۃ النذیہ ص ۱۲ ذکر نماز

بعثة الامۃ | واختلافی محل و نعم الیدین فقال ابو حنیفہ تحت السمر و قال فی اختلاف الائمۃ | الشافعی تحت صدرہ و فوق سوطہ و عن احمد اغم قبحہ و اہل سنت کے اماموں نے اس مسئلہ میں کہ نماز میں ہاتھ کہاں باندھیں اختلاف کیا ہے ابو حنیفہ کے نزدیک ناف کے نیچے اور شافعی کے نزدیک چھاتی کے اوپر باندھتے اور احمد کے نزدیک وہ فتوے ہیں ایک ناف کے نیچے باندھے اور دوسرے چھاتی کے اوپر باندھے۔

دوبند کی لوح محفوظ میں ہاتھ باندھنے کی بدعت میں

بھانت بھانت کی حکمتیں ملاحظہ ہوں۔

- ۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عمدہ القاری شرح بخاری ص ۱۶
- ۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ص ۲۲۳
- ۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الکفای شرح ہدایہ ص ۲۵
- ۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان البحری ص ۱۵

فتح الباری | قال العلماء المحکمة فی هذه الهيئة انه سنة لساكن
کی عبادت | الذلیل وهو منعم من العیش واقریب الی الخشوع
ترجمہ: ابن حجر عسقلانی دلیل معاویہ کہتا ہے کہ علماد فرماتے ہیں کہ سنوں
کی طرح نمازیں ہاتھ باندھنے کی حکمت یہ ہے کہ یہ ہاتھ باندھنا کینے گدا کر
کی صورت ہے اور اس طرح فصول کام کرنے سے ہاتھوں کو زیادہ رکاوٹ
ہے اور اس میں خشوع و خضوع سمجھی ہے۔

(نوٹ) گویا ہاتھ باندھنے والے اللہ کے حضور میں بقول ابن حجر اپنی کیسکی کا مظاہر
کرتے ہیں، ابن حجر نے دھوکھا دیا ہے سائل ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہوتے ہیں
کہتے ہیں اور وہ اس طرح کہ ہاتھوں کی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر انگلیوں
کے سر کو ہر دو کی طرف کرتے ہیں جس طرح ہندو بتوں کے سامنے ہاتھ
جوڑتے ہیں، اور جس طرح سنی نمازیں ہاتھ باندھتے ہیں یہ بیکرا نہ انداز ہے
اس طرح کوئی بھی سائل سوال نہیں کرتا۔

میزان الکبریٰ | ثم اختلفوا فی محل وضع الیدین فقال ابو حنیفہ قلت
کی عبارت | السیئة وقال الشافعی فوق السیئة

ترجمہ: اہل سنت کے اماموں نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے کہ حالت
نمازیں ہاتھ کس جگہ رکھے امام اعظم کہتا ہے کہ ناف کے نیچے رکھے امام
شافعی کہتا ہے کہ چھاتی کے نیچے اور ناف کے اوپر رکھے۔

عند القاری | الوجه الثالث فی مکان الوضع عند ما تحت السیئة وعند
کی عبارت | الشافعی علی الصد

ترجمہ: حنفی مذہب میں علامہ علی فرماتے ہیں کہ نمازیں ہاتھ ناف کے
نیچے باندھے اور شافعی مذہب میں ہے کہ چھاتی کے اوپر باندھے۔

میں مسلمان کی | وعن احمد روايتان كل مذهبن ورواية "ثالثة"
شرح نووی | انه تحيوي بينهما ولا ترجمہ

ترجمہ: امام اہل سنت امام احمد کے ہاتھ باندھنے کی بابت تین فتوے
ہیں نبرا ہاتھ نمازیں چھاتی پر باندھے نمبر ۲ ناف کے نیچے باندھے۔

نمبر ۲ خواہ چھاتی پر باندھے یا ناف کے نیچے باندھے ادنیٰ کو اختیار ہے۔
نوٹ:۔ ارباب انصاف آپ نے قوم معاویہ خیل کا اسلام دیکھ کر ہنسنے

پاک نے ہزاروں مرتبہ نماز پڑھ کر صحابہ کو دکھائی مگر صحابہ کے حافظ
کے بارے وارے جائیں پھر اوروں نے جان بوجھ کر یا بھول کر نماز کو بھٹ

بھانت کے اقوال کا مجموعہ بنا دیا ہے۔ ایک بات ہے امام مالک کہتا ہے
کہ نماز ہاتھ کھول کر پڑھی جائے اعظم اور شافعی اور احمد بن حنبل کہتا

ہے کہ باندھ کر پڑھی جائے۔

کو چھٹا کر مسلمانوں پر احسان عظیم فرمایا ہے نیز یہ اشارہ بھی کر دیا کہ ہاتھ باندھنا عبادت میں یہودیوں کا کام ہے البتہ اگر ناف کے نیچے ہاتھیں تو کچھ مقدار پر چوڑی سے مشابہت میں کمی ہو جاتی ہے نیز یہ انکشاف بھی فرمایا ہے کہ اخاف کے ارتسائل نمازیں کھڑے ہو جاتے ہیں ان کے دبانے میں بھی ہاتھ باندھنا مفید ہو جاتا ہے اور اگر کے کھڑے ہونے کی وجہ سے ہی اخاف کو صحتی کے کرنے کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے اس لئے ہاتھ باندھنا صحتی کی حفاظت بھی خیر کرتا ہے۔

میوان الکبوی | عبدالوہاب شحرانی امام اہل سنت فرماتے ہیں کہ ہاتھ کی عبادت | ہاتھ کو کھڑا کرنا ہر گز کا طریقہ ہے لہذا علماء اور اولیاء تو ہاتھ باندھیں عوام اہل سنت ہاتھ کھول کر نہ پڑھیں اور اسکی وجہ یہ بیان کرتا ہے کہ نمازیں ہاتھ باندھنا ہاتھ باندھنے کی طرف ذہن کو متوجہ کرتا ہے اور جب ہاتھ باندھنے کے طرف توجہ ہوگی تو اللہ پاک کے طرف توجہ میں فرق آئے گا اور یہ غامی ہاتھ کھولنے میں نہیں ہے۔

(نوٹ) | در باب الفاف قوم مسافر میں نے ہاتھ باندھنے کی بابت بیعت بیعت کی توجیہات سے انہوں نے خود اپنی بنائی ہوئی اماریت کو بھی جھٹلایا ہے۔ کیونکہ اگر ہاتھ باندھنا حکم رسول اللہ ہے تو پھر ان توجیہات کا کوئی مطلب نہیں ہے جب ان کے چار اماموں کے فتویٰ کو مجمع کر کے ہاتھوں کی بابت فیصلہ کرنا پڑے تو عقل مند آدمی اسلام سے ہی بیزار ہو جاتا ہے جن کے امام نمازیں ہاتھوں کی بابت ایک صحیح فیصلہ نہ کر سکیں وہ نظام اسلام کیسے چلائیں گے۔

کفایہ شحر | اما اسوہ بالاعتقاد اشفاقاً علیہم لانہم کانولیطولون
القیام کذلک یتول الداء الی رؤس انما معہم۔
توجہ۔ ایک دلیل معاصرہ ہاتھ باندھنے کے حکمت اس طرح بیان کرتا ہے کہ ہاتھ باندھنے کی بدعت اس طرح شروع ہوئی کہ مسلمان نمازیں تمام کھول دیتے تھے یعنی زیادہ دیر کھڑے ہوتے تھے اور خون انکی انگلیوں میں اتر آتا تھا پس حکومت کی طرف سے انکو آڑھ ہوا کہ وہ ہاتھ باندھیں۔ نوٹ۔ مذکورہ عبارت سے یہ ثابت ہو گیا کہ ہاتھ باندھنے کی بابت کوئی آیت قرآن یا حدیث صحیحہ نہیں ہے ہاتھ باندھنے کی بدعت کے بارے میں گھڑت تاویل اور دلیل ہے جسکا نتیجہ یہ ہے کہ مسلمانوں میں خون نہ اترے وہ نہ باندھے اور مذکورہ عبارت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ لوگ ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے تھے خون کی بیماری سے ہاتھ باندھنے کی بدعت جاری ہوئی ہے۔

عبد القاری | وکن نقول الوضوء تحت السوء اقرب الی التعظیم وابدع
کی عبادت | من التشیہ باهل الکتاب واقرب الی ستر العورة وحفظ
الافاذن السقوط و فی الوضوء علی الصد والتشیہ بالنساء
توجہ۔ بدر الدین عینی ہاتھ باندھنے کی بدعت میں یہ حکمت بیان کرتے ہیں کہ اس میں تعظیم پروردگار زیادہ ہے اور یہودیوں سے تشبیہ میں زیادہ دوری ہے اور شرمگاہ کو چھپانے کے زیادہ قریب ہے اور صحتی کے گرنے سے حفاظت ہے اور چھائی پر ہاتھ باندھنے میں عورتوں سے شبہات ہے اس لئے ہم اخاف ناف کے نیچے ہاتھ باندھتے ہیں اور چھائی پر ہاتھ باندھنا سنت نہیں سمجھتے ہیں۔

(نوٹ) | بدر الدین عینی نے اپنی تقریر میں امام شافعی کے مذہب

فتوے	حوالہ کتاب	نام مفتی
۹۔ اگر بیوی کے پیٹے دروازہ کھولت	سنن ابی داؤد	محمد ابوداؤد
مہو تو نمازیں ہاتھ کھولے	ص ۲۳۲	
۱۰۔ اگر نمازیں جوئیں مارنا ہے تو ہاتھ	کشف الغم	امید عمر
کھول کر پڑھیں۔	ص ۸۶	
۱۱۔ اگر نمازیں پنکھا جھلن ہے تو ہاتھ	فتاویٰ	قاضی خان
کھول کر پڑھے۔	قاضی خان	
۱۲۔ اگر نمازیں پچھو مارنا ہے تو ہاتھ	ص ۸	محمد ثریا
کھول کر پڑھے۔	ستہ	
۱۳۔ عوام لوگ ہاتھ کھول کر نماز پڑھیں	میزان الکبریٰ	عبد الوہاب
اور اولیاء اور علماء ہاتھ باندھ کر نماز	ص ۱۵	شعرانی
پڑھیں۔		
۱۴۔ بھالٹ الٹ پڑھتے وقت کھول رکھے	روالمختار	امام محمد
پھر باندھ لے۔	ص ۳۸۷	
۱۵۔ ہر شخص تمام نمازیں ہاتھ کھول کر	نیل الاوطار	امام اہل سنت
پڑھے۔	ص ۳۰۸	حسن بھری
۱۶۔ ہر شخص تمام نمازیں ہاتھ کھول کر	اوچر المسالک	امام اہل سنت
پڑھے۔	ص ۱۹۶	محمد بن سیرین
۱۷۔ ہر نماز ہر شخص ہاتھ کھول کر	روضہ	ابراہیم بنی
پڑھے۔	النور	
۱۸۔ تمام نمازیں ہاتھ کھول کر پڑھیں		سعید بن جیر

نقشہ نمازیں اہل سنت کے اختلافات

اور بھانت بھانت کے فتاویٰ کا

نوی	حوالہ کتاب	نام مفتی
۱۔ ہر شخص ہاتھ کھول کر نماز پڑھے	ہدایہ	امام مالک
۲۔ ہر شخص نماز واجب میں ہاتھ	ص ۱۰۳	اوچر المسالک
کھولے سنت میں باندھے۔	ص ۱۰۴	
۳۔ سنت نمازیں اگر قیام لمبا	اجز المسالک	امام مالک
مہو تو باندھے۔	ص ۱۹۶	
۴۔ واجب نمازیں ہاتھ باندھنا	اوچر المسالک	
مکروہ ہے۔	ص ۱۹۶	
۵۔ ہاتھ باندھ کر نماز پڑھیں	روضہ الذریعہ	
۶۔ اگر ہاتھوں سے عبت کام نہ کرے	ص ۱۹۶	
تو کھول کر پڑھے۔	میزان الکبریٰ	امام شافعی
۷۔ ہر نماز ہر شخص ہاتھ کھول کر	نیل الاوطار	
پڑھے۔	ص ۲۰۸	عبداللہ بن زبیر
۸۔ اگر حالت نماز میں بچہ کو بھی	میجر مسلم	
اٹھا کر کھڑا ہو تو	کی شرح نووی	محمی الدین نووی
ہاتھ کھول کر پڑھیں۔	ص ۱۷۳	

نام مفتی	حوالہ کتاب	فتوے
امام اعظم	مہرۃ القاری ص ۱۵۱	۲۸- ہاتھ نمازیں ناف کے نیچے باندھے۔
امام شافعی	ص ۱۵۰ صحیح مسلم کی	۲۹- ہاتھ نمازیں چھاتی کے اوپر باندھے۔
امام احمد	شرح نووی ص ۶۲	۳۰- اختیار ہے چھاتی یا ناف پر باندھے۔
امام اہل سنت	شرح وقایہ	۳۱- داہنا ہاتھ باندھے بائیں کھولے
امام ابو یوسف	مشکوٰۃ شرح وقایہ برجندی	۳۲- داہنی ہتھیلی بائیں ہتھیلی پر رکھے
امام اعظم	رد المحتار ص ۴۵	۳۲- دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں کی پشت پر رکھ کر
		کلائی کے جوڑ کو پھلے
	رد المحتار ص ۴۵	۳۲- تختی نمازیں ہاتھ پھاتی پر رکھے
(نوٹ) شرح وقایہ برجندی مجھے نہیں مل سکی اس کے حوالہ کو میں نے علامہ محمد سلیمان سرسوی کی اسلافی نماز سے نقل کیا ہے ارباب تحقیق متوجہ رہیں۔		

نام مفتی	حوالہ کتاب	فتوے
محمد معین	درست ص ۳۳	۱۹- اہل مدنیہ ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے تھے۔
لامہوری	ص ۳۳	۲۰- ہر شخص کو اختیار ہے چاہے ہاتھ کھول کر نماز پڑھے چاہے۔ ہاتھ
امام اہل سنت	رحمۃ اللہ علیہ اختلاف	باندھ کر نماز پڑھے
امام الاذرعی	ص ۳۴	۲۱- ہر شخص کھول کر پڑھے اگر متک جگے تو راحت کی خاطر باندھوے
امام اہل سنت	فقر البابی	۲۲- کسی بھی نمازیں ہاتھ باندھنا فرض نہیں ہے
ابن ماجہ	ص ۲۲۳	۲۳- نمازیں ہاتھ باندھنا سنت ہے واجب نہیں۔
امام اعظم	بدایہ شریف ص ۱۰۲	۲۴- ہاتھ باندھنا نمازیں یہ صرف عادت ہے
	رد المحتار ص ۲۸۶	۲۵- نمازیں ہاتھ باندھنا صرف شیعوں کی مخالفت کی خاطر ہے۔
نواب صدیق حسن	روقتہ الذہر ص ۹۷	۲۶- نمازیں ہاتھ باندھنا رسول کی درجے ہے
خان صاحب	جلال الدین	۲۷- نمازیں ہاتھ باندھنا بدعت ہے
نحوار زمی	بدایہ ص ۲۵	
شاہ اسماعیل	تذویر العین ص ۹۸	
شہید	بجرازماد ص ۲۳۱	

لفظ طاعت ہے کہ دھونا اور مسح کرنا دونوں بجا لائیں، اگر زیادہ اختلاف جھوٹ کی دلیل ہے تو پاؤں دھونے کے مسئلہ میں اہل سنت آپس میں اختلاف کر کے جھوٹے ہو گئے۔

دوسرا اختلاف | اعضاء کے اٹل سیدھا دھونے کا اہل سنت اعضاء وضو کو اٹل دھونے کی مخالفت کرتے ہیں نیز اس مسئلہ میں بھی انکے بھانت بھانت کے فتوے ہیں۔
تیسرا اختلاف | نماز میں بیکر کے وقت، ہاتھ اٹھانے یا نہ اٹھانے میں ہے اس مسئلہ میں تو اہل سنت کا اختلاف اتنا بڑا ہے کہ شاہ عبدالغفری دہلوی کے ہم خیال شاہ اسماعیل قسیر نے کتاب تنویر العینین فی اثبات رفع الیدین لکھ ماری ہے اور اس مسئلہ میں اہل سنت کے بھانت بھانت کے فتوے جمع کر کے تمام اہل سنت کو جھوٹا ثابت کر دیا ہے۔

چوتھا اختلاف | نماز میں بسم اللہ کے بلند آواز سے پڑھنے میں ہے اہل سنت گواہ ہیں کہ اس مسئلہ میں انکی احادیث اور فتاویٰ میں بہت اختلاف ہے اور اس اختلاف کی وجہ سے معاویہ کا بسم اللہ کی پوری کرنا ہے اس مسئلہ میں اہل سنت نے امام الہدیٰ حضرت علیؑ کی مخالفت کر کے اور معاویہ کی موافقت کر کے اپنے منہ پر لعنت کی سیاحتی کی ہے۔

پانچواں اختلاف | الحسد کے پڑھنے کے بعد آمین کا پڑھنا ہے اور پھر اس میں اختلاف کہ آمین بلند پڑھے یا دل میں کتب اہل سنت گواہ ہیں، مگر اس مسئلہ میں بھی انکے بھانت بھانت کے فتوے ہیں۔

چھٹا اختلاف | التحیات کے پڑھنے کے بارے میں ہے، چونکہ نواصب کو آل محمد سے نفرت ہے اور دشمنان آل محمد سے بہت پیار ہے۔ لہذا درود شریف پڑھتے وقت نواصب کو سخت تکلیف پہنچتی تھی، اسلئے پھر اسے امام

اہل سنت و سنتوں کو دعوت انصاف و حق

شاہ عبدالغفری، زیادہ اختلاف جھوٹ کی دلیل ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اشاعہ شریعہ ص ۲۳۱ تتمہ بحث الامت میں شاہ عبدالغفری دہلوی نے اہل تشیع پر ہٹ کی ہے وہاں شاہ صاحب نے لکھا ہے کہ اس مسئلہ میں شیعوں میں اختلاف ہے اور ہمیں کیا ہے اس اختلاف سے گوشت خرد دندان لگ اور زیادہ اختلاف جھوٹ کی دلیل ہے، پھر شیعہ جھوٹے ہیں، ار باب انصاف ہم اس محدث دہلوی کی اس تحقیق کو اس کے اوپر نولتے ہیں کہ علماء اہل سنت نے عبادات کی سردار عبادت نماز کا جن ازہ نکال دیا ہے، اور انکو بھانت بھانت کے فتاویٰ کا مجموعہ بنا دیا ہے اور گوشت خرد دندان لگ کی کبوت انکے علماء پر صحیح معنوں میں صادق آتی ہے اور آپ کی تسلی کے لئے نمونہ پیش خدمت۔

اہل سنت کا شیعوں سے اور آپس میں نماز کے مسئلہ میں

مقامات پر اختلاف کرنا، اہل دیوبند کے جھوٹے ہونے کا ٹھوس ثبوت ہے

پہلا اختلاف | وضو نماز کے لئے ضروری امر ہے اگر وضو باطل تو نماز باطل ہے اور مسئلہ وضو میں اہل سنت کے پاؤں دھونے کی بابت بھانت بھانت کے فتوے آپ نے اسی دسالہ میں پڑھ لئے ہیں کوئی نئی کتاب ہے کہ وضو نماز میں ہے کوئی معاویہ خیل کہتا ہے دھونے اور مسح کرنے میں آدمی کو اختیار ہے کوئی

میر صاحب کانساز میں بوقت قیام ہاتھ باندھنے کی مذمت

پر نواصب کے ساتھ فیصلہ کن مناظرہ

ایک مرتبہ میر صاحب نے دو دست میر صاحب مجھے سے کہنے کہا جناب کبھی نواصب ہاتھ باندھنے کی مذمت پر بھی آپ کی بات چیت ہوئی ہے انہوں نے فرمایا ہاں اور میں نے انہوں سے دنگل میں سر کے بلدیہ کیا میں نے کہا ذرا اختصار کے ساتھ بیان فرمائیے کہ ہاتھ باندھنے کی مذمت پر اپنے قرآن پاک سے کیا ثبوت پیش کیا تھا میر صاحب نے کہا

قرآن پاک پارہ نمبر ۱۵ سورۃ توبہ آیت نمبر ۶۷

پہلا ثبوت

وَالْمُتَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ يَا صِدُوقِينَ يَا لَمَنُكُورٍ كَيْفَ تَقُولُونَ
المعروف واليقينون ايديهم نسوا الله فسيهم ان المنافقون هم الفاسقون
تدعيمہ ہر منافق مرد اور منافق عورتیں بُرائی کی رغبت دلاتے ہیں اور بڑی کا حکم دیتے ہیں اور نیکی سے منع کرتے ہیں اور باحقول کو سمیٹ لیتے ہیں اور باندھ لیتے ہیں منافق خدا کو بھول گئے خدا نے انکو سزا دی تحقیق منافق ہی فاسق ہیں۔

اس آیت میں ہاتھ باندھنا منافقوں کی نشانی بتائی گئی ہے۔
تقسیم استدلال اور ہاتھ باندھنا دوسرے معنوں کے ساتھ منافقین کی مذمت ہے۔ اگر منافق ہاتھ نہ باندھتے تو خدا تعالیٰ انکی مذمت نہ کرنا اور مس چیز کی عبادت میں دخل نہیں ہو سکتی پس جب ہاتھ باندھنے کی اللہ پاک نے مذمت کر دے تو نماز جمعی عظیم عبادت میں یہ ہاتھ باندھنا داخل نہیں ہو سکتا۔

اللہ پاک مذمت کرے وہ چیز کبھی

اہل سنت امام شافعی کو یہ فتویٰ دینا پڑا کہ جو شخص نماز میں اہل محمد پر درود شریف پڑھے گا اسکی نماز نہیں ہے

مسائل اختلاف | اہل سنت نماز کے ختم کرتے وقت غار کعبہ سے منہ پھیرتے ہیں۔ واصل بات یہ ہے ملکی نماز قبول نہیں ہوئی فرض نماز کو انکے منہ پر مارتا ہے اس لئے اس ناجہی نمازی کا منہ قبل کی طرف سے پھر جاتا ہے۔

آٹھواں | دو نمازوں کو لا کر پڑھے گا ہے اہل سنت کے عمل اور انکی کتبوں کا اختلاف | اس مسئلہ کی بہت اختلاف ہے اور بھانت بھانت کے فتوے ہیں | نوان اختلاف | آذان اور اقامہ کے مسائل میں، نواصب نے الصلوۃ خدیجہ من النوم کہنے کی آذان میں بدعت جاری کر کے اپنے گھمے میں ایک مصیبت ڈالی ہے کتب اہل سنت گواہ ہیں کہ فضول آذان کہتے ہیں، من النوم کس نے کہا کیونکہ کب کہا جائیے نیز آذان اور اقامت کے دیگر مسائل میں انکے بھانپ بھانت کے فتوے ہیں۔

دسواں اختلاف | نماز میں قیام کے وقت ہاتھ کہاں رکھے جائیں ہمارا پیش کردہ نقشہ اس کاٹھوس ثبوت ہے کہ اس مسئلہ میں اختلاف کی تمام حدیں علم اہل سنت نے توڑ دی ہیں کوئی کہتا ہے کہ دونوں کھول کر پڑھیں اور اہل سنت کا امام ابو یوسف کہتا ہے کہ ایک کھول کر اور دوسرا چائے کھول کر اور چائے باندھ کر نہ پڑھیں، نقشہ مذکورہ میں آپ قوم مساویہ کے بھانت بھانت کے فتوے پڑھ کر فیصلہ فرما دیں کہ بقول شاہ عبدالغفر رحمہ اللہ کے اگر زیادہ اختلاف گوشت خراور زندان سگ ہے تو یہ اختلاف ان نبوا میر کے کتوں میں بہت زیادہ پایا جاتا ہے اور اگر زیادہ اختلاف جھوٹ کی دلیل ہے تو نماز میں اہل سنت کے آپس میں اختلاف کے باعث تمام اہل سنت جھوٹے ثابت ہو گئے۔

اس بڑی منت پرل کرے گا تو وہ کتاب بڑا لغتی ہوگا۔ اور اس آیت کا فہم کے ساتھ اس طرح تعلق بنتا ہے کہ بندے ہوئے باحقوں سے کوئی نیکی نہیں کی جاسکتی اور نہ ہی تو ایک نیکی ہے، لہذا یہ نیکی بھی بندے ہوئے باحقوں سے نہیں ہو سکتی۔

دُعابارۃ | چونکہ یہ آیت اہم تھی میرا صاحب نے اسکی اس طرح دوبارہ آخری | تشریح فرمائی بقول میرا صاحب میں نے تفسیر بیضاوی اور تفسیر کثافہ جو کہ کتب اہل سنت میں نکال کر فوراً مولانا صاحبان کو دکھائی اور مسلم بلاغت کی کتاب جو سنہ ۱۳۵۱ء تک زانی کی کچھی ہوئی ہے وہ بھی پیش کی قانون ہے کبھی جملہ خبریہ انشاء کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً رضی اللہ عنہ جملہ خبریہ ہے اور دعا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، انی طرح "قلت ایديہم" یہ جملہ خبریہ ہے اور اللہ پاک نے یہود کیلئے اسکو بد دعا کے معنی میں استعمال فرمایا ہے، معلوم ہوا کہ جب اللہ پاک کسی پر ناراض ہوتا ہے تو اسکو یہ بد دعا کرتا ہے کہ اسکے باحق بندے جائیں لہذا جو لوگ نمازیں باحق بندہ پڑھتے ہیں معلوم ہوا کہ انکو بھی خدا تعالیٰ کی بد دعا ملے گی۔

میرا صاحب نے ایک | میرا صاحب نے کہا کہ خدا تعالیٰ کی نظر میں اودینیتوۃ میدلا | باحق کھلا رہنا عزت کی علامت ہے اور باحق بندہ صابر ہونا ذلت اور رسوائی کی نشانی ہے اسی لئے تو اللہ پاک نے پارہ ۲۹ سورہ الحاقہ آیت ۳۰ میں فرمایا ہے۔ خُذْ ذُرَّةً فَعَلُوْهُ، یعنی اسکو پھوٹ لو اور اسکے باحق بندہ لو اور سورہ دھر پارہ ۲۹ میں فرمایا ہے، اِنَّا اٰمَنَّا بِاللّٰكِنَّا مِنْ سُلُوْیْ وَ اٰمَنَّا بِاللّٰكِنَّا مِنْ سُلُوْیْ

فواصب کی | میرا صاحب نے کہا کہ میرے اس بیان اور دلیل کو سن کر سب مولانا طرف سے شور | صاحبان پریشان ہو گئے اور پھر جینے لگے کہ اس آیت میں بے شک باحق بندے کی مذمت ہے مگر اسکا فہم نہ ہوئی تعلق نہیں۔ میرا صاحب کا دندان | میرا صاحب نے فرمایا کہ اس آیت میں باحق بندے شکست جواب | کی مذمت کا ذکر عام ہے کسی خاص چیز سے اسکو متعلق نہیں کیا گیا آپ یوں سمجھیں کہ باحق بندہ خدا سے جو کبھی جگرتے وقت یا زکوٰۃ دیتے وقت یا روزہ رکھتے وقت یا جہاد کرتے وقت باحق بندے کی بڑائی کے وقت کو نہیں بیان کیا گیا معلوم ہوا کہ باحق بندے کی بڑائی ہوگی جسکا مطلب یہ ہے کہ باحق بندہ خدا بڑا اور بد ہے کسی جگہ بھی باحق بندہ خواہ جہاد کرتے وقت باحق بندے تو بھی بد ہے خواہ نماز پڑھتے وقت باحق بندے تو بھی بد اور بڑا ہے۔

دوسوا شوبت | قرآن پاک پارہ نمبر ۳ سورۃ الکائدہ آیت نمبر ۲۴
وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ غُلَّتْ اِيْدِيْہُمْ وَلَعَنُوْا قَالِیْلَ
یٰٰدِہٖ مِسْرَطَانِ یَنْفِقُ کَیْفَ یَشَآءُ۔

ترجمہ یہ اور یہود نے کہا کہ خدا کے باحق بندے ہوئے ہیں انکے اپنے باحق بندے ہوئے ہیں اور انکو اس کلام پر جو انہوں کی لعنت کی گئی ہے بلکہ خدا کے دونوں باحق کھے ہوئے ہیں۔

تغییب استدلال | باحق بندہ خدا بڑی صفت ہے کہ جب یہود نے اسکی نسبت اللہ پاک کی طرف دی تو اللہ میاں اتنا غضب ناک ہوا ہے کہ وہ ان پر لعنت فرمائی ہے معلوم ہوا کہ باحق بندہ خدا بڑا ہے کہ جو اس بڑائی کی کسی کی طرف نسبت دے وہ لعنتی ہے اور اسی سے اندازہ فرمائے کہ اگر کوئی۔

جس طرح کہ اہلسنت و سنت ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتے ہیں یہ خلاف فطرت ہے پس اہل سنت و سنتوں کو ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنے کا ثبوت قرآن پاک سے پیش کرنا چاہئے۔ تاریخ اسلام گواہ ہے کہ آج تک کسی مٹی ملا مرنے ہاتھ باندھنے کا ثبوت قرآن پاک سے پیش نہیں کیا۔

پانچواں | بقول میر صاحب میں نے علماء دیوبند کو لکھا کہ کہہ کر کہ اسلام کے نبوت بیان کی تنقیداری پر بقول دیوبندی دوستوں کے صحابہ کرام کا قبضہ ہے ہذا تم کسی صیافی کا قول پیش کریں کہ اس امر کی گواہی دے کر نبی کریمؐ نے امت کو محکم دیا سو کہ تم ہاتھ باندھ کر نماز پڑھو تنہا ہی کہتے ہیں قال قال رسول اللہ سے پرہیز تو ہاتھ باندھنے کی بابت بھی تم قال قال رسول اللہ دکھاؤ نمازیں ہاتھ باندھنا خلاف فطرت ہے اور مخالف اصل ہے پس تم دیوبندیوں پر فرض ہے کہ تم نبی کریمؐ کی زبانی یہ ثابت کرو کہ انجاء نے فرمایا ہے کہ اے مسلمانوں تم ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنا اور اگر تم فرمان رسول نہیں دیکھ سکتے تو معلوم ہوا کہ نمازیں ہاتھ باندھنے کی بدعت کو تم نے خود جاری کیا ہے۔

چھٹا | بقول میر صاحب میں نے دیوبندی علماء کو لکھا کہ کہہ کر کہہ سارے ثبوت عقیدے میں خلفاء راشدین کا بہت بڑا مقام ہے اور بقول، تمہارے حضرت امیر غر صاحب نمازیں جو میں مارتے تھے میں نے تمام ملازم کو چلیجہ دیا کہ ذرا اپنے ہاتھ باندھ کر ایک جنوں تو مار کر دکھاؤ جب تم ایک جوں بھی بند ہے ہوئے ہاتھوں سے، نہیں مار سکتے تو پھر امیر غر جوڑوں کا نماز میں قتل عام کس طرح کرتے تھے، معلوم ہوا کہ خلفاء بھی نمازیں ہاتھ کھول کر پڑھتے ہوتے تھے کیونکہ کوئم اور سجود میں تو ہاتھوں کو گھٹنوں اور زین پر رکھنا ضروری ہے

کہ ہم نے کافروں کے لیے زنجیر اور انکے ہاتھ کو باندھنا اور دوزخ کی آگ تیار کیا ہے اور مومن کو اللہ پاک کسی ذلیل و خوار یہودی کی طرح دیکھنا پسند نہیں کرتا پس یہودی طرح ہاتھ باندھ کر اللہ کے حضور میں کھڑا ہونا جائز نہیں ہے تنبیہ اثبوت | قرآن پاک پارہ ۲۹ سورہ قلم آیت ۲۵، افنجعل المسدین کا المعبر من مالکم کیف تحکمون !

ترجمہ :- کیا مسدین کو ہم مجرتین کی مانند بنادیں گے تم کسی بات کہتے ہو بقول میر صاحب میں نے مولانا صاحبان کو لکھا کہ کہہ کر کہہ کر مجرم آدمی کو کوئٹہ کی خاطر جب کھڑا عدالت میں پیش کیا جاتا ہے تو اس کے ہاتھ باندھ کر لایا جاتا ہے اگر نمازی مجرم ہے اور نماز سزا ہے تو پھر نمازی مجرم کی طرح ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو جائے لیکن نماز تو مومن کی معراج ہے اور جب نبی کریمؐ معراج پر گئے تھے تو کیا انکے ہاتھ باندھ کر فرشتہ انکو لے گئے تھے حالت نماز تو بندہ پر نزول رحمت کی گھڑی سوتی ہے اور رحمت کی گھڑی میں خدا تعالیٰ اپنے بندے کو مجرم کی حالت میں دیکھنا پسند نہیں کرتا اگر نمازی مجرم ہے تو اس پر خدا اپنی رحمت کیوں نازل فرماتا ہے بقول میں صاحب میرے اس بیان کو سن کر تمام مولانا صاحبان چکا گئے۔

چوتھا | پھر بقول میر صاحب میں نے تمام علی و کوردیانت اور انصاف کا ثبوت واسطہ دیگر سوال کیا کہ ان کے ہاتھوں کا کھلا ہونا اور بدن کے ساتھ لٹکا ہونا یہ قانون فطرت کے مطابق ہے لہذا نمازی میں بھی حالت قیام میں یہ ہاتھ قانون فطرت کے مطابق ہوتے ہیں۔ اور کھلے ہوئے ہوتے ہیں اور انکی بابت یہ سوال کہ ان کا ثبوت پیش کر دینا ہاتھ کھول کر پڑھی جائے یہ جسے سوال ہے اور ہاتھوں کو کج اور غلط کرنا

دسواں ثبوت | نمازیں ہاتھ باندھنا فرض اور واجب نہیں ہے
بقول میر صاحب میں نے علماء دیوبند کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دیکر پوچھا
کہ جب تمہارے مذہب میں آج تک کسی نے یہ فتویٰ ہی نہیں دیا کہ نمازیں
ہاتھ باندھنا فرض اور واجب ہے تو اس کا مطلب یہ ہے ہوا کہ اگر کوئی شخص
ہاتھ کھول کر نماز پڑھے تو اس کی نماز بھی صحیح ہے۔

میر صاحب کا نواصب کو چیلنج

بقول میر صاحب میں نے علماء دیوبند کو چیلنج کر دیا کہ تم قرآن پاک کی کسی آیت
میں یا نبی کریم کی کسی حدیث میں یا تم اپنے ہی امام یا مفتی کے فتویٰ میں یہ چیز
دکھاؤ کہ ہاتھ کھول کر نماز پڑھنا گناہ ہے اور نماز باطل ہے بقول میر
صاحب میرے چیلنج کو سن کر علماء دیوبند ہلکا گئے اور پھر انہوں نے راہ قرار
یوں اختیار کی کہ چونکہ نماز کا وقت ہو گیا ہے اور کھانا بھی دوپہر کا تیار ہے
اس لئے یہ رشتہ برائے وقفہ نماز و طعام بہتر کر دی جائے اس کے بعد
صدر مناظرہ نے وقفہ کا اعلان فرما دیا اور ملاں لوگوں کی جان چھوٹ گئی

مسجدیں دیوبندی مسلمانوں کی گھنٹی

بقول میر صاحب مجھ میں مولانا صاحبان پکھر پکھر کرتے رہے کہ بھائی اپنے
جاہلوں کو سمجھاؤ کہ شیعوں سے مناظرہ نہ طے کیا کریں کیونکہ مناظرہ سنتے
ہمارے عوام فقر دیوبند سے بظن موبہاتے ہیں۔

ساقاں | بقول میر صاحب میں نے مولانا صاحبان کو مفکار کہہ کر خلفائے مکہ کے بعد
ثبوت | صحابہ کرام بھی تمہارے عقیدے کے مطابق دین اسلام کے ستون
ہیں اور اس کتاب میں حوالہ جات گزر چکے ہیں کہ ابوجہر کا نواسہ اور بنی عباس
کا بیٹا عیاد بن عبد اللہ بن زبیر ہاتھ کھول کر نماز پڑھتا تھا معلوم ہوا اس نے اپنی
ملاطحت مالش اور نانا ابوجہر کو ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے دیکھا تھا اور اسی سے
معلوم ہوا کہ ہاتھ باندھنے کی بدعت تم نے بعد میں جاری کی ہے اور اب
بھی اس بدعت پر ڈٹے ہوئے ہیں۔

آٹھواں ثبوت | بقول میر صاحب میں نے مولانا صاحبان کو مفکار کہہ کر
کہ صحابہ کرام کے بعد تابعین کا تمہارے عقیدے میں
بہت بڑا مقام ہے اور اسی رسالہ میں حوالہ جات آچکے بہت میں گئے کہ ان
سیرت اور دوسرے تابعین بھی نماز ہاتھ کھول کر پڑھتے تھے جتنے معلوم
ہوا کہ ہاتھ باندھنے والی بدعت تم نے تابعین کے دور کے بعد صحابہ
اور تابعین کی مخالفت کرتے ہوئے جاری کی ہے۔

نواں | بقول میر صاحب میں نے ملاں ازم کو یہ دعوت فکری بھی دی
ثبوت | کہ چار اماموں کا اہل سنت میں بلند مقام ہے اور کتب اہل
سنت گواہ ہیں کہ ان چار میں دو امام حضرت مالک اور حضرت شافعی ان کا
فتویٰ یہ ہے کہ نمازیں ہاتھ کھول کر رکھیں اور اہل سنت کا عقیدہ
ہے کہ ہماری چاروں فقہ حق ہیں پس جب تمہاری دفعہ اور دو اماموں کا
فیصلہ ہے نمازیں ہاتھ کھول کر رکھیں تو معلوم ہوا کہ نمازیں ہاتھ کھول کر رکھنا
حق ہے اور اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ نمازیں ہاتھ باندھنا بدعت ہے اگر نماز
میں ہاتھ کھولنا ہے دینی یا بدعت ہوتا تو اہل سنت کے دو امام یہ بدعت ذکر کرتے

کا ہاتھ کھول کر نسا پڑھنا دکھا یا مگر مولانا صاحبان نے شور کیا یہ دونوں کتابیں اہل سنت کی ہیں تم شیعوں کی کتابوں سے دکھاؤ ہم تب مانیں گے۔

میر صاحب کتب شیعہ پیش فرماتے ہیں

- ۱۔ فروغ کافی ص ۳۱۱ مولف ابو جعفر محمد بن یعقوب کینی
 - ۲۔ من لا یحضرہ الفقیہ ص ۱۸ باب وصف الصلوۃ مولف ابو جعفر محمد بن ابی نعیم
 - ۳۔ تہذیب الاحکام ص ۱۵۸ باب تہذیب الصلوۃ مولف ابو جعفر محمد بن حسن الطوسی
 - ۴۔ وسائل الشیعہ ص ۳۲۲ باب عدم جواز تکلیف مولف محمد بن الحسن الطرغاف
- فقام البصید اللہ مستقبل القبۃ متصفا فارسل ید یدہ جمیعاً
کی عبارت علیٰ فخریہ ترجمہ جاد بن علی کو امام جعفر صادق علیہ السلام نے
جب نسا کا طریقہ تعلیم فرمایا تو امام پاک نے اس کو نسا پڑھ کر دکھائی اور
وہ اس طرح کہ آنجناب نماز کا بعد کی طرف منہ کر کے سیدھا کھڑے ہو
گئے اور دونوں ہاتھوں کو اپنی رانوں پر سیدھا چھوڑ دیا اور ہاتھوں کی
انگوٹوں کو ملا کر رکھا اور من لا یحضرہ میں بھی یہی حدیث لکھی ہے۔

تہذیب الاحکام فارسل ید یدک و تکلونا علیٰ فخذیک قبالة
کی عبارت ذکیۃ . امام محمد باقر علیہ السلام نے نسا پڑھنے
کا طریقہ تعلیم دیتے وقت فرمایا کہ آپ نسا پڑھتے وقت دونوں ہاتھوں
کو کھول دیں اور وہ دونوں تہاری رانوں پر ہوں دونوں گھٹنوں کے سامنے
ٹوٹا رہ جس طرح ہمارے اماموں نے نسا کا طریقہ تعلیم دیا ہے تم
میں ثابت کرو کہ تمہارے ابو جعفر نے عثمان معاویہ نے اس طرح طریقہ
نسا تعلیم دیا ہو۔

نشت دوم میں میر صاحب سے نمازیں ہاتھ کھلے رکھنے

کے ثبوت کا مطالبہ میر صاحب نے ملاؤں کو سر بل پھینکا

بقول میر صاحب دوسری نشت کچھ دیر سے شروع ہوئی اور وجہ یہ تھی کہ
جب ہم بلانے کے لئے آؤں بیٹھتے تھے تو یہی جواب ملتا تھا کہ اے مولانا صاحب
کھانا کھا رہے ہیں خیر اللہ اللہ کسے دوسری نشت شروع کر دائی اور پہلی نشت میں
میں نے خطبہ کے بعد یہ شعر سنا دیا۔

عشر شکم کو کر بلند اتنا کہ بر تقدیر سے پیسے خدا ملاں سے خود پوچھے تبا تیری غذا کیا
بقول میر صاحب اس شعر کے بعد تو مولانا صاحب کا پارہ بہت ہی چڑھ گیا
اور دلو بندی مناظر نے سب باتیں چھوڑ کر اس بات پر بہت زور دیا کہ تم اپنے
مذہب کی کسی حدیث کی کتاب میں یہ دکھاؤ کہ تمہارے کس امام نے ہاتھ کھول
کر نسا پڑھی ہے۔

شیعوں کی کتاب سے نمازیں ہاتھ کھول کر رکھنے ثبوت

بقول میر صاحب پہلے تو میں نے تسہیل القاری شرح بخاری ص ۸۳
لو حید ازمان کھول کر یہ عبارت پڑھ کر سنائی کہ علامہ وحید الزمان لکھتے ہیں کہ اگر
نسا میں ہاتھ باندھنا واجب نہ تھا تو اہل بیت کرام اس کو ترک کیوں کرتے
یہ عبارت اس امر کا عکس ثبوت ہے کہ اہل بیت کرام نے ہاتھ باندھنا
ترک کیا ہے اور اسی سے مسلم مہر کہ وہ ہاتھ کھول کر نسا پڑھتے تھے اور
پھر میں نے نیل الاوطار ص ۲۰۸ کتاب الصلوۃ سے امام محمد باقر علیہ السلام

میں پیش کیا ہے نہایت قیمتی ہے اور اس پر فاس توجہ دیں اور اس کو زبانی یاد کریں۔

میر صاحب کا دوسرا منظرہ: اور اہل دیوبند سے الگ یہ مطالبہ

کہ ہاتھ باندھنے کا ثبوت تم قرآن پاک سے پیش کرو

ارباب انصاف بقول میر صاحب مقررہ دوسرا منظرہ ہوا اور میر صاحب نے مجھے بتایا کہ میں اس نکتہ پر ڈٹ گیا اور میں نے دیوبند کے تمام پوپ ہالوں کو یہ چیلنج کر دیا۔

پچاس ہزار روپے نقد انعام دے لگا اگر کوئی رُسنی

مولوی نمازیں ہاتھ باندھنے کا قرآن پاک سے پیش کرے

میر صاحب کے بقول میں نے تمام ملاں ازم کو لکھا کہ اگر آپ کوئی ملاں مجھے قرآن مجید سے نمازیں ہاتھ باندھنے کا ثبوت پیش کرے اور مجھ سے نقد انعام وصول کرے جب تم شیعوں سے بات چیت کرتے ہو تو تمہاری ہی فرمائش ہوتی ہے کہ تم قرآن سے دکھاؤ، گھوڑا قرآن سے دکھاؤ، علم قرآن سے دکھاؤ، تغیر قرآن سے دکھاؤ، علی دلی اللہ قرآن سے دکھاؤ، بقول میر صاحب میں نے کہا میں زیادہ سوال نہیں کرتا تم سب ملاں ازم ملکر آج مجھے نمازیں ہاتھ باندھنے کا ثبوت قرآن سے دکھاؤ میرے چیلنج کو سنکر ملاں ازم کے ہاتھ باندھنے قرآن پاک کی طرف جانے کے بار بار اطمینان پر جاتے تھے اور خدا گواہ ہے ملاں مجھے گھور کر دیکھ رہا تھا کہ اس شخص نے ہماری عزت اور ہمارا علمی و ہدیر سب خاک میں ملا دیا خدا اس لفظی کاہر اثر فرمائیے

وسائل الشیعہ | قال قلت لہ الجہل یضع الجہل ید علی الصلوۃ وحکی

کی عبارت | الیسنی علی الیسوی فقال ذلک التکلیف لا یفعل

تعبہ۔۔ محمد بن مسلم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا آدمی نمازیں ہاتھ باندھ سکتا ہے را یاں ہاتھ بائیں پر رکھ سکتا ہے امام پاک نے فرمایا کہ اس طرح کرنا بخیر ہے اور ایسا نہ کیا جائے۔

دوسری | لا تکلنہ وقلنا یضع ذلک المعبوس

حدیث | امام پاک نے فرمایا کہ ہاتھ نمازیں نہ باندھیں یہ عجیب کن رکھنا

ہے۔

تیسری | امام علی بن الحسین نے فرمایا کہ ہاتھ باندھنا نمازیں یہ

حدیث میں نماز کے علاوہ ایک عمل اور کام ہے نمازیں دوسرا

کام نہ کیا جائے چوتھی حدیث | امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام

فرماتے ہیں کہ نمازیں نمازیں ہاتھوں کو جمع نہ کرے کیونکہ وہ اس طرح عجیب کن

کے مشابہ ہوتا ہے۔

نوٹ۔۔ بقول میر صاحب ہاتھ باندھنے کی مذمت قرآن پاک سے میں

پہلے دیکھ چکا تھا اور پھر جب شیعہ کتب سے نمازیں ہاتھ باندھنے کی مذمت

میں نے دیکھی اور کتاب وسائل شیعہ سے میں نے چار حدیثیں پیش کی تو دنیا

کی آنکھیں کھل گئی اور سب نے مان لیا کہ شیعوں کا مذہب قرآن کے

مطابق ہے مگر ملاں لوگ اپنی منہ پر ڈٹے رہے۔ پھر طے یہ پایا کہ کسی

اور تاریخ پر دوبارہ مناظرہ رکھ جائے اور اہل سنت علی و نمازیں باندھنے

کے وجوب اور حد پر ثبوت پیش کریں نئی تاریخ کا اعلان ہوا اور مناظرہ پھر دعویٰ

اختتام پذیر ہوا۔ ارباب انصاف جناب میر صاحب کی زبانی میں نے جو مواد اس مسئلہ

میر صاحب کا ملازم کو دوسرا چیلنج کر تم اپنے کسی

امام کا فتویٰ پیش کر دو کہ ہاتھ باندھنا فرض اور ضروری ہے

بقول میر صاحب میں نے دیوبندی دوستوں کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر سوال کیا کہ تم اپنے امام اعظم کا کوئی فتویٰ یا کوئی فرمان پیش کرو کہ نماز میں بوقت قیام ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا ضروری ہے اور فرض اور واجب ہے، مدعی مست اور گواہت کی کیا دیت تم پر آفت آتی ہے بقول میر صاحب اس منظرہ میں بے شمار داہڑے اکھٹے تھے اور بے شمار کتابیں انکے پاس موجود تھیں اور ہر کتاب کو انہوں نے خوب چیک کیا مگر امام اعظم کا فتویٰ نہ مل سکا کہ نماز میں ہاتھ باندھنا ضروری ہے میر صاحب نے کہا کہ بہت افسوس ہے کہ نماز میں ہاتھوں کے مسئلہ میں تمہارے اماموں کے بھانت بھانت کے فتوے ہیں مگر تمہارے کسی امام نے یہ حجت نہیں کی کہ فتویٰ دے کہ نماز میں ہاتھ باندھنا فرض اور واجب ہے اور ہاتھ کھول کر نماز پڑھنا گنہ ہے معلوم ہوا کہ اندر اندر یہ مانتے ہو کہ نماز ہاتھ کھول کر پڑھنا جائز ہے اور ہمارے اماموں نے بالاتفاق فرمایا ہے کہ نماز ہاتھ کھول کر پڑھیں اور ہاتھ باندھنا تخفیر ہے اور کفار مجوس سے مثلاً بہت ہے اور ہمارے مجتہدین نے فتویٰ دیا ہے کہ نماز ہاتھ کھول کر پڑھنا واجب ہے بقول میر صاحب اسکے بعد منظرہ ختم کر دیا گیا اور ملاں لوگ یہ کہتے ہوئے چلے گئے کہ رافضیوں سے منظرہ مت کریں اس طرح ہمارے پاک مذہب کے بارے عوام کے دلوں میں شکوک

عسکرا دیوبند نے ہمارے میر صاحب کو سر کے بل پھینکا

بقول میر صاحب ایک ملاں میر صاحب کے لئے اٹھا اور اس نے اپنے داہڑے کی طرح ایک لینا اعوذ پڑھا اور کہنے لگا کہ بے شک قرآن پاک میں وقت نماز حالت قیام میں سینوں کی طرح ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونے کا ثبوت نہیں ہے اور یہ بدعت کسی زمانہ میں ہمارے بڑوں نے جاری کی ہے مگر میر صاحب آپ بھی ابھی تک ہاتھ کھول کر نماز پڑھنے کا ثبوت قرآن پاک سے نہیں پیش کر سکے اگر ہے تو بیان کرو۔

قرآن پاک میں ہاتھ باندھنے کی مذمت موجود ہے

بقول میر صاحب اس دیوبندی کے سوال کے بعد میں نے ملاں ازم کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر پوچھا کہ کیا میں نے پہلی نشست منظرہ میں تین عدد آیات ہاتھ باندھنے کی مذمت پر نہیں پیش کی جب قرآن پاک میں ہاتھ باندھنے کی مذمت موجود ہے تو پھر نماز میں ہاتھ کھلے رکھنے خود بخود ثابت ہو گیا کیونکہ ہاتھ تو کھلے ہیں اور انکو پھر کھلے رکھنے کے ثبوت کی ضرورت نہیں ہے۔

میر صاحب کی | بقول میر صاحب میں نے شیعہ عوام کو یہ تاکید فرمائی کہ ہمام شیعہ کوایت | جب کسی سنی سے تمہاری بحث ہو تو تم اس سے نماز میں ہاتھ باندھنا ثابت کر دو اور اس طلب پر ٹٹ جاؤ۔ ہاتھ کھلے رکھنے کا ثبوت پیش کرنا یہ بات تم اپنے ذمہ مت لیں کیونکہ ہاتھ تو کھلے ہیں اور جب کھلے ہیں تو پھر انکا کیا ثبوت ہوگا

وہ اس قابل نہیں ہے کہ اس کی شہادت کے سامنے پیش کیا جائے مٹی ست اور گواہ چست اسی کو کہتے ہیں اہل سنت کا یہ حال ہے کہ پے نہیں دھیلے تھے کہ مٹی کے پیالے میں دو سو | اس روایت میں لفظ یومرون ہے جس کا معنی ہے کہ لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا اور جس چیز کا حکم اور آڈر دیا جائے وہ چیز فرض اور واجب ہوتی ہے۔ اس کا مادہ حقیقت ہے وجوب میں۔ اور تمام اہل سنت فرقوں کی کتابیں ہم نے دیکھی ہیں کسی میں یہ نہیں لکھا کہ نمازیں ہاتھ باندھنا فرض اور واجب ہے بلکہ سب نے لکھا ہے کہ ہاتھ باندھنا فرض اور واجب ہے بلکہ سب نے لکھا ہے کہ ہاتھ باندھنا سنت ہے، معلوم ہوا کہ یہ روایت اہل سنت علماء کے نزدیک صحیح نہیں ہے اگر یہ روایت درست ہوتی تو علماء اہل سنت اس کی مخالفت نہ کرتے۔

تیسرا جواب | اس روایت میں یہ نہیں لکھا کہ ہاتھ باندھنے کا نئی پاک حکم دینے تھے بلکہ یوں لکھا ہے کہ لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا۔ اور حکم دینے والے کا نام نہیں بتایا۔ احتمال قوی ہے کہ یہ حکم دینے والا خلیفہ تھا اور نبی کریم حکم دینے والے نہیں تھے اسی لئے تو راوی نے چالاکی کی ہے کہ حکم دینے والے کا نام نہ لکھیں کیا اگر حکم دینے والا نبی کریم تھا تو راوی کو کیا فیسوری تھی کہ حضور پاک کے ذکر کو اس نے چھپا دیا تھے۔

ہاتھ باندھنے کا حکم خلفاء نے دیا ہے یہ احتمال قوی ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب خضر الامالی فی مختصر جربانی ۱۱۱

قال المافظ العینی فی النہایہ شرح الصلایہ علی قول سواد قال هذا غیر مسلم لہذا ان بقول الصمائی امرنا بکذا ونہینا بکذا بعد رسول اللہ

دشہات پیدا ہوتے ہیں۔

دیوبند کی طرف سے ہاتھ باندھنے کا ثبوت اور نبی کریم پر بہتان

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۱۳۳ باب وضع الیمین

عبد اللہ بن مسعود عن مالک بن ابی حازم عن سہیل بن سعد قال کان الناس یومرون ان یضع الرجل الید الیمین علی ذراعہ الیسوی فی الصلوۃ قال ابو حازم لا اعلمہ الا یشہی ذالک الی البنی قال اسماعیل یشہی ذالک ولم یقل یشہی

ترجمہ :- سہیل بن سعد کہتے ہیں کہ لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ مرد اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں بازو پر رکھے نمازیں ابو حازم کہتا ہے کہ مجھے کچھ معلوم نہیں مگر یہ کہ سہیل اس کی نئی پاک کی طرف نسبت دیتا تھا اسماعیل کہتا تھا کہ ذالک کہ اس کی نسبت دی جاتی تھی و لایقل نبی اور یہ نہیں کہا کہ نسبت دیتا تھا۔

یہ حدیث نمازیں ہاتھ باندھنے کو ثابت نہیں کرتی شیعوں کی طرف سے منکر ہے

پہلا جواب | اس کے چار راویوں میں سے ایک راوی اہل سنت کا چھوٹا تھا امام مالک بن انس ہے اور یہ امام مالک خود ہاتھ کھول کر نماز پڑھتا تھا پس معلوم ہوا کہ یہ حدیث خود امام مالک کے نزدیک جھوٹی حدیث تھی اگر اس حدیث میں دائی برابر بھی پھر مڑتا تو خود امام مالک اس کی مخالفت نہ کرتا۔ اور اس حدیث کی اہل سنت مالکیہ آج تک مخالفت کر رہے ہیں اور ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے ہیں پس جن حدیث میں خود اہل سنت اور انکی امام نے مخالفت کی ہے

ہے راوی نے صراحت نہیں کی کہ حکم دینے والا نبی پاک تھا اس میں لفظ نبی مفارم
مجبور ہے کہ نسبت دی باقی تھی اور یہ قرینہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔
خلاصۃ الکلام | اس روایت کو امام اہل سنت امام مالک اور امام شافعی نے
صحیح تسلیم نہیں کیا ورنہ وہ نمازیں ہاتھ کھولنے کا فتویٰ نہ دیتے نیز عبداللہ
بن زبیر نے اور سعید بن جبیر نے اور محمد بن یسیر نے اور ابن مسیب نے اور
امام الاوزاعی نے بھی اس روایت کو ٹھکرایا ہے۔

اہل دیوبند کا نبی کریم پر دوسرا بہتان

۱۔ کتاب اہل سنت صحیح مسلم میں مسطورہ کتاب الصلوٰۃ میں لکھا ہے کہ اہل
بن حجر کہتے ہیں کہ نبی کریم کو دیکھا کہ آنجناب نمازیں رفع یدین میں داخل
فی الصلوٰۃ کیونکہ التھن ثوبہ ثم وضع الخ کوفی پاک نے عجیبی پھر
اپنے ہاتھ اپنی چادر میں لپیٹ لیے

جواب

یہ حدیث بھی درست نہیں ہے کیونکہ جو شخص نبی کریم کے پیچھے نماز
پڑھ رہا ہے اس کو ایک معلوم کرنی کریم نے چادر کے نیچے ہاتھ کب
رکھے ہیں۔ خلاصۃ الکلام | اہل سنت کی تمام کتب حدیث میں فرمان نبی کریم
نہیں ملتا کہ آنجناب نے فرمایا ہوا اور حکم دیا ہوا کہ نمازیں ہاتھ باندھ
کر کھڑے ہونا ضروری ہے اسی لیے اہل سنت کے کسی مفتی نے اگر تک
یہ فتویٰ نہیں دیا کہ نمازیں ہاتھ باندھنا فرض ہے۔

و یكون الامروا لنا هي احد الخلفاء العاشرين۔

ترجمہ : مولانا عبدالحی فرماتے ہیں کہ شرح ہدایہ میں حافظ مینی نے فرمایا
ہے کہ صحابی یہ کہہ کر امرا کہ ہم کو حکم دیا تھا اور منہ کی تھا اس میں یہ احتمال ہے کہ
دینے والا یا منہ کرنے والا کوئی ایک خلفا میں سے ہو۔ عبدالحی کی یہ عبارت
اس امر کا ٹھوس ثبوت ہے کہ بخاری کی حدیث میں بھی یہ احتمال قوی ہے کہ ہاتھ
باندھنے کا حکم دینے والے خلیفہ تھے نبی کریم نے حکم نہیں دیا۔

چوتھا | اس روایت میں ہے کہ ان یضع الیصل کہ مرد ہاتھ باندھ کر
جواب | نماز پڑھے جس کا مطلب یہ ہوا کہ بچے اور عورتیں ہاتھ کھول کر نماز
پڑھیں گو عورتوں کی نماز مردوں سے الگ ہوئی اور نماز ہاتھ کھول کر پڑھنے
کا ثبوت بھی بخاری سے مل گیا۔

پانچواں جواب | اس روایت میں ایسا ہے کہ نماز کی کس حالت میں ہاتھ
باندھے جائیں حالت قیام میں یا رکوع میں یا سجود میں یا تشهد میں پس معلوم
ہوا کہ اس روایت سے تو ظہر ہوتا ہے کہ ساری نمازیں ہاتھ باندھ
کر رکھیں اور اہل سنت اس روایت کی مخالفت کرتے ہیں مزا تو تب لے کر تمام
نمازیں ہاتھ باندھ کر رکھیں اور بندھے ہوئے ہاتھوں سے جب رکوع
سجود میں جائیں گے تو تہ پل مائے گا۔

چھٹا جواب | یہ حدیث مضعن ہے یعنی پہلے تو بخاری نے کہا حدیث
بسیغہ جمع پھر تین بکر عن فلاں عن فلاں عن فلاں ہے اس غلطی کی وجہ سے
یہ حدیث متعل نہیں ہے اور حدیث کراوی بھی صرف بخاری ہے دوسرے
محدثین نے اس کو ترک کیا ہے۔

ساتواں جواب | یہ حدیث مُرسل ہے کیونکہ اس میں نبی کریم کا ذکر نہیں

ترجمہ :- جو شخص کسی نیک مرد کی قبر کے پاس مسجد بنائے یا کسی نیک مرد کے مقبرہ میں نماز پڑھے اور مقصود اس کا یہ ہو کہ اس کی روح سے مدد طلب کرے یا یہ کہ اس کی عبادت کا کچھ اثر اس کو پہنچے نہ کہ اس کی تعظیم اور اس کی طرف متوجہ ہونا مقصود ہے تو اس نماز میں کوئی حرج نہیں ہے یہ ایک تو نے نہیں دیکھا کہ حضرت اسماعیل بنی کی قبر مطر مسجد الحرام میں حطیم کے پاس ہے اور پھر یہ مسجد سب مسجدوں سے افضل ہے۔ جو نمازی اپنی نماز کے لیے پسند کرے (نوٹ) اور باب النصار شیعیہ مذہب والے وقت نماز اپنے ائمہ کی قبروں کو کعبہ کا درجہ نہیں دیتے اور نہ ہی حالت نماز میں ان قبور کو اپنی توجہ کا مرکز قرار دیتے ہیں اور نماز سے ان قبور کی تعظیم بھی مقصود نہیں ہوتی شیعیہ عبادت خدا تعالیٰ کی کرتے ہیں اور نہ وقت نماز کعبہ کی طرف کرتے ہیں لہذا اس طرح نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

نبی پاک عائشہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے

اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف ص ۱۵۱ باب التطوع خلف المرأة من عائشہ کنت امام بن یسوی رسول اللہ ورجلا فی قبلتہ فاذا سجد غمز فی قبضتہ رجلی فاذا اقام لیطتھا۔

ترجمہ :- جناب عائشہ فرماتی ہیں کہ میں بنی کریم کے سامنے سوجاتی تھی اور میرے پاؤں انجناب کے قبل کی طرف ہوتے تھے جب حضور سجدہ میں آتے تھے تو میرے پاؤں کو دباتے تھے پس میں پاؤں سمیٹ لیتی تھی اور جب حضور کھڑے ہوتے تھے تو پھر میں پاؤں پھیلادیتی تھی۔

رحمۃ اللہ علیہ نے نصیحت کئے تاہوت میں آخری میں ٹھونک دی ہے۔

اعتراض محدث دہلوی کا کہ شیعہ قبور ائمہ کی طرف رُخ کر کے نماز

پاڑ جانتے ہیں جواب مقبرہ انبیاء اور صلحاء میں نماز پڑھنا جائز ہے

- ۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ارشاد الساری شرح بخاری ص ۲۳۸ باب فی قبور
- ۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری ص ۲۵۳ المشرکین
- ۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کرماتی کی شرح بخاری ص ۹۳
- ۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سرقات شرح مشکوٰۃ ص ۳۱۲ باب المساجد
- ۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب اشعاع المعانی شرح مشکوٰۃ ص ۳۳۲

ارشاد الساری | قال فی التوشیح لعیشی مقبرة الانبیاء فلا کواہة

کی عبادت | فیہا ولا یشکل بحدیث لان اتخاذاھا ساجداً حص من

مجر والصلوة فیہا : ترجمہ :- شہاب الدین احمد بن محمد قطلانی نے نقل کیا

ہے کہ اس حکم سے کہ مقبرہ میں نماز نہ کرو ہے مقبرہ انبیاء الگ ہے اس میں نماز کی کبریت

نہیں ہے کیونکہ ان کے اجسام کو ٹپ نہیں کھاتی وہ قبروں میں زندہ ہیں اور اس حدیث

سے کہ قبور انبیاء کو مساجد نہ بناؤ ان کا دل وار نہیں ہوتا کیونکہ مساجد بنا کر ان سے

بے ادب اور بڑھانا اعم ہے اور نہ ہی انھیں سے لازم اعم نہیں ہوتی۔

صدقات کی | اما من اتخذ مسجداً فی جوار ما لہ او صلی فی مقبرۃ وقصی

عبادت | الا تظہار بوجہ او وصول ان من آثار عبادتہ الیہ لا للتعظیم

لہ والتوجع خوف لا حرج علیہ الا تری ان موقف اسماعیل فی المسجد الحرام عند الحطیم

خلفاء ثلاثہ کے زمانہ میں سارے اسلام کی اور خصوصاً نماز کی خوب تعمیر چھاڑ کی گئی ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری میں باب تفسیر الصلوٰۃ
عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ
قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ
تَرْجَمَ: صحابی رسول اللہ فرماتے ہیں کہ میں جیسوں کو میں نے زمانہ رسالت
میں دیکھا تھا ویسے تو ان میں کوئی بھی نظر نہیں آتی،
لوگوں نے کہا کہ نماز تو ویسی ہی ہے، اس نے کہا کیا تم نے وہ خبریاں
نہیں کی جو نماز میں تم نے خرابیاں کی ہیں،
مگر زہری کہتا ہے کہ میں نے دمشق میں اس بن مالک کو دیکھا وہ ویسی
کہ وہ رورہا تھا میں نے پوچھی تو اس نے کہا لا اعرف شیئا مما ادرکت الا
هذه الصلوة وهذا الصلوة قد ضیعت
کہ زمانہ رسالت میں جو چیزیں تھیں ان میں اب ہیں کوئی نظر نہیں آتی سوائے
نماز کے اور یہ نماز بھی ضائع ہو گئی
نوٹ: تفصیلات کے لئے ہماری کتاب "خصائل معاویہ" کی طرف
رجوع کیا جائے کہ ابو ہریرہ وقت نماز جنگ صفین میں حضرت علیؑ کے
پچھے نماز پڑھتا تھا اور کھانا معاویہ کے ساتھ کھاتا تھا اور اعلان
بھی کرتا تھا کہ نماز علیؑ کے پیچھے افضل اور بہتر ہے،
یہ حوالہ جات اس بات کا ٹھوس ثبوت ہیں کہ سپاہ صحابہ نے
اسلام اور خصوصاً نماز کو برباد کیا ہے،

دھڑولی محدث کے عقیدت مند اہل دیوبند کو دعوت انصاف
ارباب انصاف نبی کریمؐ کا نماز پڑھنا اور حضرت عائشہؓ کا انجانب کے قبلہ کی
طرف لیٹ جانا اس وقت بھی کیا یہ کہنا درست ہے کہ نبی کریمؐ بقصد ثواب
اور قربت عائشہؓ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے، اگر عائشہؓ قبلہ کی طرف
ہوتو نمازیں کوئی حرج نہیں ہے اسی طرح اگر امام یا نبی کا جسم مبارک
بھی نمازی اور قبلہ کے درمیان ہوتو کوئی حرج نہیں ہے۔
یہود و نصاریٰ پر اس لئے لعنت آئی ہے کہ وہ قبور انبیاء کی پوجا کرتے تھے
جس طرح بتوں کی پوجا کی جاتی ہے اور شیعوں قبور انبیاء اور ائمہ کی پوجا نہیں
کرتے اشعة المذہبات میں لکھا ہے کہ بعض کتب فقہ میں آیا ہے
کہ ماں باپ کی قبروں کو چومنا جائز ہے اور شیعوں کہتے ہیں کہ اظہار محبت
کی خاطر انبیاء کی قبروں کو اور ائمہ کی مزارات کو چومنا جائز ہے۔

فقہ دیوبند میں نجس جانے نماز پر نماز پڑھنا جائز ہے

- ۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاویٰ عالمگیری ص ۸۳ باب شرط نماز
 - ۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاویٰ سرحد ص ۱۲۱ باب الصلوة بالنجاسة
 - ۳۔ اہل سنت کی معتبر فتاویٰ ربیعہ منقول از تذکرہ آغا خیر ص ۱۴۲
- فتاویٰ عالمگیری والی کا فتاویٰ العیاسة تحت یدیدہ اور کتب مفتی مالک
کی عبادت المسجود لم یفسد، اگر نجاست مسجد کی حالت میں ہاتھوں
بازلوں کے نیچے ہوتو نماز باطل نہیں ہے۔
(نوٹ: فتاویٰ برہنہ میں لکھا ہے کہ اگر ان لوگوں کی جگہ پلید ہے تو نماز جائز ہے

فقہ دیوبند میں بحالت نماز بچے اٹھانا اور دیگر مفید کاجائز

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۱۰۲ کتاب الصلوٰۃ

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کی شرح نووی ص ۲۰۵

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کشف الغمۃ ص ۸۶ فصل ۳

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاویٰ قاضی خان ص ۶۲ ذکر فعل کثیر در نماز

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاویٰ عالمگیری ص ۱۳۱ فعل کثیر در نماز

۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رد المحتار ص ۶۵ فعل کثیر در نماز

۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاویٰ برزازیہ ص ۱۶۸ اثنا عشر

کشف الغمۃ کان الیقینی واصحابہ یحملون اطفالہم فی الصلوٰۃ الخ
کی عبادت نبی کریم اور صحابہ بحالت نماز چھوٹے بچوں کو اٹھائے رکھتے

تھے۔ (نوٹ) بخاری شریف میں ایک باب ہے اذا حمل جارية

مغیلة علی عنقہ فی الصلوٰۃ کہ نماز میں پھرتی بچی کو گروں پر

اٹھائے رکھنا اور پھر امامہ بنت زینب کو نماز میں نبی کریم کے اٹھائے رکھنے

کا ذکر ہے اور اس بحث کو مسلم کی شرح نووی میں بڑی تفصیل سے ذکر کیا گیا

ہے اور فقیر مسلم میں یہ باب بھی ہے کہ نماز میں ایک دو قدم چلنا بھی جائز ہے

اور فتاویٰ قاضی خان میں ۲۲۸۴۲ کے یہ جو مسائل ہیں اور نماز

میں ان کا کرنا جائز ہے اور باب انصاف جب علماء دیوبند نے حالت نماز

میں عورت کو چومنے کی اور اسکی شرسگاہ کے دیدار کی اجازت دے دی

ہے تو باقی رہ گیا ہے اور ہمارے مذکورہ حوالہ جات سے دیکھیں وہاں

تخلف کے ان خرافات کا جواب بھی ہو گیا جو اس نے اپنے تحفہ میں ذکر کیے ہیں۔

فقہ دیوبند میں بحالت نماز جو بچے مارنا جائز ہے کیونکہ نماز میں

ایسے جو بچے اس قدر مارنے تھے کہ انکے ناخن رنگین ہو جاتے

تھے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کشف الغمۃ ص ۸۶ فصل ۳ فی الطہارۃ

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاویٰ قاضی خان ص ۶۲ افعال کثیرہ در صلوٰۃ

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الدر المختار ص ۱۳۱ ذکر فعل کثیر در نماز

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاویٰ عالمگیری ص ۱۳۱ فعل کثیر در نماز

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رد المحتار ص ۶۵ فعل کثیر در نماز

۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاویٰ برزازیہ منقول از نزہۃ اثنا عشر

کشف الغمۃ وکان عمر یقبل القبلۃ فی الصلوٰۃ حتی یطیرہم علی ید ۴

کی عبادت وکان الہ معاذ بن جبل وکان ابن مسعود یمن القبلۃ فی المسجد

قد جہمہ ایسے علماء اور معاذ بن جبل نماز میں اس قدر جو بچے مارتے تھے کہ انکے

ناخن خون سے رنگین ہو جاتے تھے اور ابن مسعود جو بچوں کو قتل کر کے مسجد میں دفن کرتے

تھے (نوٹ) ایسے جو بچے نمازی خلیفہ اور امام بھی اپنے چھ نصیب والوں کو ملے گا، اس

نماز کی اور جو خلیفہ نے تمام زندگی کسی جنگ میں کسی کا قتل نہیں کیا مگر جب

نماز شروع کرتا تھا تو بچاری جو بچوں کو اس طرح قتل عام کرتا تھا کہ اسکے ہاتھ

سے لہو بہاں ہو جاتے تھے کہ یہ جو خلیفہ کا خون پی پی کر وہ جو بچے بھی بنی ہوئی تھیں

اگر حالت نماز میں حضرت علیؑ اس کا کھانچا کھنچتی دین تو اہل سنت کو اعتراض ہے

کہ یہ کسی طرح ہو جائے گا کہ کو تو یہ اور اگر نماز میں ایسے عمر جو بچوں کی

تو ایسے عمر نمازی بن گئے۔

دہلوی دجال کی بجواس اور اس کا جواب

شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے تحفہ اثنا عشریہ ص ۲۵ باب مسائل الصلوۃ میں جھوٹ بولنے اور بے حیائی اور بے شرمی کی تمام حدیں توڑ دی ہیں یہ کہیں لکھتا ہے کہ شیعوہ مذہب میں ہے کہ نماز کی حالت میں تو بصورت عورت کو بغل میں اس طرح دہانا کہ اگر تناسل گھرا ہو جائے اور اگر تناسل کو عورت کی فرج کے سوراخ کے سامنے رکھنا کہ بہت سی مذہبی بیٹے گئے تو نماز جائز ہے نیز جات نمازیں اگر تناسل کے ساتھ اس طرح کیلنا کہ وہ گھرا ہو جائے تو بھی جائز ہے حالانکہ یہ باتیں مناجات پر دو گار کے منافی ہیں۔

جواب دوم معاویہ کو چیلنج کر ثبوت پیش کر دیا یہ سب اس دجال کی بجواس
ارباب انصاف تحفہ اثنا عشریہ موجود ہے۔ ہر شخص دیکھ سکتا ہے کہ اس نام کے محدث نے کس طرح جھوٹ بولا ہے۔ اہل سنت و سنتوں کو ہماری تلخ تحریر کا کافی شکوہ ہے مگر اپنے اس محدث کی زبان بھی دیکھیں کہ دنیا کے تمام کفریوں اور بے حیا لوگوں سے بڑی بے گیا ہے ایک تو سفید جھوٹ بولا ہے۔ ہم تمام اہل سنت کو چیلنج کرتے ہیں کہ ہمارے مذہب کی تمام کتابیں موجود ہیں دکھاؤ یہ کون کہاں لکھا ہے اور دوسرا جھوٹ بھی ایسا بولا ہے کہ جس کے لئے اس کو ایسے الفاظ لانے پڑے ہیں کہ جھکے پڑنے سے شرم و حیا کا جنارہ نکل جاتا ہے۔ اس طرح جھوٹ بولنے سے مذہب اہل سنت کو ترقی نہیں مل سکتی اس جھوٹ سے دہلوی و دجال نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ ان کا ہیرو کار ہے جو کاذباً آتما فاداً و اخائنا کے تاج دار تھے۔

فقہ دیوبند میں نبی پاک پر تہمت کہ آنجناب نمازیں مس و کفر فرماتے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب معنی و مقول از استقصاء الانعام ص ۳۳۸
ان رجلاً قال یا رسول اللہ یرقی الحتکلت فی الصلوۃ فاصابت یدی فحجی فقال النبئی و انا اقول الخ
تدجیہ۔ علی بن عمر بن احمد شافعی دار قطنی اپنی کتاب معنی میں روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص بنی کریم کے پاس آیا اور عرض کی کہ حضور مجھے نمازیں کھلی ہوئی اور میں گھڑکا اور میرا ہاتھ میرے الٹ تناسل کو لگ گیا۔ آنجناب نے فرمایا کہ میں بھی اسی طرح کرتا ہوں۔

نوٹ ۲۔ دیوبندی احباب اب توروشن ہو گئے کہ تمہاری فقہ میں بحالت نماز عورت کو چومنا اس کی شرمگاہ کی زیارت کرنا بلکہ عورت کو چومنا اور اگر تناسل کو اس طرح پھونکا کہ منی باہر نہ نکلے یہ سب جائز ہے بلکہ اگر تناسل کو ہاتھ لگانا لو سنت رسول ہے۔

دہلوی دجال کے منہ پر جوتا اور اس کی پذیربان کو لگام

ارباب انصاف محدث دہلوی کا اعتراف بھی اپنے پڑھ لیا اور ہمارا جواب بھی پڑھ لیا کہ فقہ دیوبند دعوت کو چومنا بحالت نماز اور اسکو چومنا اور اسکو شرمگاہ کی زیارت کرنا اور اگر تناسل کو پھونکا یہ سب جائز ہے، بحالت نماز یہ حاجی ہونا بھی کتاب اہل سنت مسوی اور موطا سے چند ورق پہلے پیش کیا ہے مزید تفصیلاً کے لئے شیعوں نظرین کو تاکید کی جاتی ہے کہ وہ کتاب لاجواب استقصاء الانعام در جواب منتہی الکلام کی طرف رجوع کریں یہ کتاب کچھ کہ علامہ مسدس قبلہ حاکم

فقہ دیوبندی بحالت نماز مرد کا عورت کو چومنا اور

عورت کا مرد کو چومنا جائز ہے کوئی گناہ نہیں ہے

- ۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاویٰ عالمگیری ص ۱۳۲ باب ۱۷
 - ۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاویٰ قاضی خان ص ۱۳۲ کتاب الصلوٰۃ
 - ۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الدر المختار ص ۲۲۸ باب الصلوٰۃ
 - ۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رد المحتار ص ۲۲۸ باب الصلوٰۃ
 - ۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح القدر لابن ہمام ص ۲۲۸ منقول از استقصاد الافہام ص ۳۳۸
 - ۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سرراج دہلوی ص ۲۲۸ منقول از استقصاد الافہام ص ۳۳۸
 - ۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب بحر الرائق ص ۲۲۸ منقول از استقصاد الافہام ص ۳۳۸
 - ۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاویٰ ظہیریہ ص ۲۲۸ منقول از استقصاد الافہام ص ۳۳۸
- دو المختار اصلا و قبلت المواۃ المصلیٰ و لم یشتہا الم تقدیرہ قہ
کی عبادت اگر عورت کسی مرد کو اس کی حالت نماز میں چومے اور مرد

فقہ دیوبندی ہے کہ حالت نماز میں منی چل کر الرقت سل

کے درمیان آجائے اور نمازی ذکر اپنا پھر پڑھے اور منی لکھے نماز صحیح

ثبوت ملاحظہ ہو

اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کی شرح نووی ص ۱۲۵ باب وجوب الغسل
علی المرأة فی وجہ المنی منها۔ وکذا الوضوء المنی فی وسط الذکر و دھو
فی صلوٰۃ فامسک بیدہ علی ذکرہ فوق حائل فلم یخرج المنی حتی
یسلم من صلوٰۃ صحت صلوٰۃ فانہ ما زال منظرہ احتیاجہ ج،
تدجیہ۔ شیخ الاسلام محمد الدین نووی فرماتے ہیں کہ اگر حالت نماز میں منی
چل کر الرقت سل کے درمیان آجائے اور نمازی اپنے ہاتھ سے الرقت سل کو اس
طرح پھڑپھڑے کہ ہاتھ ذکر کو چھوئے نہیں اور ذکر پھڑپھڑنے کے بعد منی باہر نہ آئے حتیٰ کہ نمازی
سلم پڑھ لے تو اس کے پھڑپھڑنے والے نمازی کی نماز صحیح ہے، کیونکہ وہ نماز
ختم کرنے کے وقت تک طہارت کے ساتھ رہا ہے۔

نوٹ:۔ ارباب انصاف لب ذکر در صلوٰۃ کا طعن دہلوی و جال نے من گھڑت
تحریریں درج کر کے اپنی قوم کے جاہلوں سے داؤد خیمین حاصل کی ہے۔ اور ہم اس کے جواب
میں کہتے ہیں فقہ دیوبندی دیکھ کر یہ مسلم ہے کہ منی اس وقت خارج ہوتی ہے جب اگر
تتاسل کھڑا ہو جائے اور الرقت سل اس وقت کھڑا ہو جائے جب عورت کو پیا کر کیا جائے یا
جب فحش خیالات میں آدمی گم ہو جائے۔ پس معلوم ہوا کہ دیوبندی احباب نماز میں
مناجات پر در و در گار کے وقت ایسے کام کرتے ہیں کہ حالت نماز میں انکے الرقت سل کھڑا
ہو جاتا ہے اور پھر وہ اسکو پھڑپھڑ کر نماز تمام کرتے ہیں،

و ذکر فی البصر عن شوح اذا هدی انا لوقبل المصلیۃ لا تنفس صلاتہا
و مثلہ فی الجوبہ و علیہ فلا فرق

علامہ ابن عابدین نے زین الدین بن نجیم المصری کی کتاب بحر الرائق کے
حوالہ سے لکھا ہے کہ اگر مرد نماز پڑھنے والی کسی عورت کو حالت نماز میں
چوم لے تو عورت کی نماز فاسد اور باطل نہیں ہوتی اور یہ فتویٰ شرح زاہدی
اور کتاب الجوبہ میں بھی لکھا ہے۔

فقہ دیوبند میں بحالت نماز عورت کی شرمگاہ کی زیارت جائز ہے

- ۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاویٰ عالمگیری ص ۱۳۲ باب کتاب الصلوٰۃ
 - ۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاویٰ قاضی خان ص ۶۳ کتاب الصلوٰۃ
 - ۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح القدیر ص ۱۸۱ استفادہ الاغنام ص ۳۳۸
 - ۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سراج و نایب و منقول از استفادہ
 - ۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاویٰ تاج غانہ منقول از استفادہ
 - ۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاویٰ بزازیر ص ۱۸۸ منقول از ہر اثنا عشر ص ۱۶۸
- قاضی نقان کی وکذا الوفظ المصلی الخ ص ۴۰ امراءہ بشہوۃ حرمت علیہ عبادت امہا و ابنتہا ولا تقصد صلوٰۃ وکذا الوفظ ای خرم المطلقہ طلاق مرجعیا عن شبوہ یصیر مرجعاً ولا تقصد صلوٰۃ

ترجمہ :- اگر کوئی دیوبندی نمازی کسی عورت کی شرمگاہ کو بحالت نماز شہوت کے ساتھ دیکھے تو اس عورت کی مال اور بیٹی مرد پر حرام ہے اور اگر دیوبندی کسی عورت کو طلاق دے کر جسکے بعد وہ رجوع بھی کر سکتا ہوا اور پھر اس طلاق دی ہوئی عورت کی شرمگاہ کو بحالت نماز میں شہوت کے ساتھ دیکھے تو وہ عورت بھی اس پر حلال ہو جائے گی اور نماز بھی باطل نہیں ہوگی۔

دو نوٹ : ۱۔ یہ فتویٰ بھی دہلوی و جمال کے منہ پر طمانچہ ہے یہ فتویٰ ہے یا کوئی چیز ہے بحال اللہ دل کی آنکھیں انوار قدس کی زیارت کریں اور ظاہری آنکھیں دیوبند کی شرمگاہ کی زیارت کریں۔ بیک وقت دو عبادتیں کیسے اس فتویٰ پر صواب کرام بھی عمل فرماتے تھے۔ کیا یہ سنت ابو بکر و عمر و عثمان و دعاویہ ہے کیلہی دیوبندی اسلام ہے۔

فتاویٰ قاضی اور ولوقبلت المصلی امراءہ و لم یشتہا العتقد صلوٰۃ عالمگیری کی عبادت اور اگر عورت کسی مرد کو بحالت نماز میں جوم سے تو مرد کی نماز باطل نہیں ہے بشرطیکہ مرد کو شہوت نہ آئے۔

نوٹ : شیخ رضی الدین بن ابی بکر بن علی بن محمد الحداد البغدادی نے سراج و نایب میں اسی فتویٰ کو لکھا ہے کہ اگر عورت نمازی کو چومے تو عورت کی نماز باطل نہیں ہے اور اگر مرد غیر شہوت کے عورت نمازی کو چومے تو عورت کی نماز باطل نہیں ہے اور قاضی محمد بن احمد بن عمر ظہیر الدین البخاری نے فتاویٰ ظہیر میں بھی اس فتویٰ کو لکھا ہے۔ اور زین الدین بن نجیم مصری نے بحر الرائق شرح کنز الدقائق میں باقاعدہ بحث کے بعد یہ نتیجہ نکالا ہے مرد اور عورت بحالت نماز جب ایک دوسرے کو چومیں تو دونوں کی نماز باطل نہیں ہوتی۔

دیوبند کے شیوخ اسلام کو دعوت فکر

مذکورہ حوالہ جات سے چند باتیں روشن ہوگی ایک تو یہ پتہ چل گیا کہ فقہ دیوبند میں بحالت نماز عورت مرد کا ایک دوسرے کو چومنا جائز ہے اور بھی عبادت ہے اور یہ فتویٰ دہلوی و جمال کے منہ پر طمانچہ ہے اور یہ بھی چل گیا کہ علماء دیوبند اہل سنت عوام کی تمام ضروریات کو غامض خیال فرماتے ہیں یہ عوام اپنے سر پر اعلیٰ امیر کی طرح بہت شہوت پرست ہیں انجناب بحالت روزہ جہاں کرنا کسرا لعمال ۲۴۴ میں اور بحالت جنابت نماز پڑھنا ۲۴۵ میں لکھا ہے پس مٹی مرد منسیرہ بن شعبہ کی مانند اور انھی عورتیں ہند بن عتبہ کی طرح شہوت پرست تھے پس انکے سامنے انکا دہلوی کے لینے فتویٰ ساز فی کمری سے یہ فتویٰ نکال ہی لیا۔

قوم معاویہ کا مذہب شیعہ پر ایک بہت بُرا اعتراض کہ علی کے شیعہ دو نمازیں ملا کر پڑھتے ہیں

شیعیان علی کے خلاف لوگوں میں نفرت پھیلانے کے لئے ابوسفیان اور سردان کی روحانی اور عیس اولاد نے یہ پراپیگنڈہ بھی کیا ہوا ہے کہ علی کے شیعہ دو نمازیں ملا کر پڑھتے ہیں اور یہ ڈھلی شاہ عبدالعزیز نے اپنے تحفہ اثنا عشریہ میں بھی بھائی ہے اور پھر فقہ معاویہ کے کئی عدد ڈوم اس ڈھلی پر ڈالس کرتے ہیں، اور اب ہم اس اعتراض کی چمیر بھاڑ کر کے قوم معاویہ کو دعوت فکر دیتے ہیں،

جواب دو نمازیں ملا کر پڑھنے کی اجازت قرآن پاک میں موجود

قرآن مجید پر سورہ بقرہ آیت ۱۸۵

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْرِعُ بِكُمُ الْعِصْرُ
توجہ: خدا تمہارے لئے آسانی کرتا چاہتا ہے اور سختی نہیں کرنا چاہتا
نوٹ: اگر باب انصاف اگر دو نمازوں کو ملا کر پڑھا جائیلے تو آسانی ہے، اور اللہ پاک صلی قرآن پاک میں فرماتا ہے کہ خدا تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے، بس قوم شیعہ کا عمل کہ دو نمازوں کو ملا کر پڑھنا قرآن پاک کے مطابق ہے اور سنی مسلمان کی شیعوں کے خلاف اس مسئلہ میں عموماً قرآن پاک کی مخالفت ہے،
ہم شیعہ لوگوں کا قرآن پر عمل کرنا، اور سنی ملاں کا اس سے جگر پھٹ جانا اللہ خیر کرے،

فقہ دیوبندی گائیدن زن یعنی حالت نماز میں عورت کے
ساتھ جماع کرنا جائز ہے اور انزال نہ ہو تو نماز بھی صحیح ہے

- ۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاویٰ عالمگیری ص ۱۴۲ باب
 - ۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاویٰ قاضی خان ص ۱۴۲ کتاب الصلوٰۃ
 - ۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رد المحتار ص ۲۲۸ کتاب الصلوٰۃ
 - ۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب بحر الرائق شرح کتر الدقائق منقول اثر استقراء الامم
در جواب فتویٰ الکلام ص ۲۳۱ مؤلف علامہ حامد حسین رحمۃ اللہ علیہ
- بحر الرائق وکذا الوجامعہ فیما دون الفرج من غیبا انزال
کی عبارت بخلاف النظرائی فوجہا بشہوة فبانت لا یفسد علی الجماع
مکافی الخلاصۃ (ترجمہ) امام اہل سنت زین الدین بن نجیم المصری نے فتویٰ دیا
ہے کہ اگر کوئی اہل سنت کسی عورت کے ساتھ حالت نماز میں شرم گاہ کے علاوہ
جماع کرے اور حالت جماع میں اس کی شرم گاہ کو بھی نہ دیکھے تو فتویٰ
مختار یہ ہے کہ اس طرح عورت جو دو نماز کو فاسد اور باطل نہیں
کرتا اور یہ بات کتاب غلامہ میں بھی ہے۔

دیوبند کے پوپ پالوں کو دعوت انصاف

یہ مسئلہ بے شک اہل سنت میں اختلافی ہے جیسا کہ مذکور چار کتب میں سے
پہلی تین میں یہ لکھا ہے اگر مرد نماز پڑھتی ہوئی عورت کی رانوں میں جماع کرے
اور اگر عورت کی فرج سے رطوبت نہ نکلے تو اس کی نماز باطل ہے بحر الرائق میں مخلصانہ لکھا ہے

جواب دو نمازوں کو ملا کر پڑھنا سنت رسول اللہ

- ۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ص ۲۶۲
- ۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۱۰۲ باب الجمع فی السفر
- ۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح ترمذی ص ۴۶
- ۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح سنن ابی داؤد ص ۱۶
- ۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح سنن ابن ماجہ ص ۲۶
- ۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح سنن نسائی ص ۲۸۵

صحیح مسلم کی عبارت [عن ابن عباس قال صلّٰی رسول اللہ الطہر والعصر جیعا بالمدينة فہ

غیر خوف ولا سفر۔ فقال امراد ان لا یخرج احد من امتہ توجہ، ابن عباس فرماتے ہیں کہ بنی کریم نے بغیر کسی خوف کے اور بغیر کسی ارادہ سفر کے مدینہ منورہ میں ظہر اور عصر کی دو نمازیں ملا کر پڑھیں ہیں، اور اسکی وجہ یہ ہے کہ آنجناب چاہتے تھے کہ امت کے کسی فرد پر تنگی نہ آئے،

نوٹ:، ارباب انصاف اللہ پاک نے قرآن پاک میں کسی جگہ بھی دو نمازیں ملا کر پڑھنے سے روکا نہیں ہے، اور خود نبی کریم بھی بارش خوف، سفر جیسے عندروں کے بغیر بھی دو نمازیں ملا کر پڑھتے رہے ہیں اور اس پر صحابہ کرام گواہیاں بھی موجود ہیں، ہمارے نزدیک اس مسئلہ میں صحابہ سچے ہیں اور وہ دو نمازیں ملا کر پڑھنے سے جن سنی مولانا صاحبان کا جگر پھٹتا ہے، انکے نزدیک صحابہ جھوٹے ہیں، پس دشمن صحابہ خود سنی ملاں ہیں،

قوم معاویہ کا علی کے شیعوں پر یہ اعتراض بھی ہے
کہ یہ دو نمازوں کو ایک آذان سے پڑھتے ہیں،
جواب دو نمازوں کو ایک آذان سے پڑھنا سنت رسول ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص ۲۴۲
اہل سنت کی معتبر کتاب میل الاوطار ص ۶۷
کنز العمال ص ۴۰۷ عن جابر انہ النبی جمع بین الظہر والعصر
کی عبارت باذانے و اقامتین،
ترجمہ: جابر صحابی کہتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ظہر اور عصر کی دو نمازوں
کو ایک آذان اور دو اقامت کے بعد ملا کر پڑھا ہے،
نور سے، ارباب النصارى دو نمازوں کو ملا کر پڑھنا اور انکو ایک آذان
سے پڑھنا یہ مسئلے کوئی قابل اعتراض نہیں ہیں، کیونکہ یہ باتیں سنی بھائیوں
کی کتابوں سے بھی ثابت ہیں،

بات دراصل یہ ہے، کہ ہم شیعہ لوگ نبی کے بعد امام برحق مولا علی
کو جانتے ہیں، اور انکے ہونے کے صاحب کسم امام برحق نہیں مانتے ہیں
اس وجہ سے قوم معاویہ کے دل ہمارے بارے میں بغض پر کباب
ہوتے رہتے ہیں، اور پھر وہ ہمارے خلاف چھوٹے پر ابھرتے کے مرہم
کو اپنے زخمی اور جلے ہوئے دل پر لگا کر صرف چند دن دنیا میں زندہ
رہ کر واصل جہنم ہوتے ہیں،

حضرت علیؑ کی نماز سے لوگوں کو نبی کریم کی نماز یاد آئی تھی،

اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۱۵۳ باب تمام الکبیر
مطرف بن عبد اللہ کہتا ہے کہ میں نے اور عبد بن حصین نے حضرت علیؑ کے
مجھے نماز پڑھی جب حضرت علیؑ سجدہ فرماتے تھے یا سجدہ سے سر اٹھاتے تھے
تو پیچھے جھکتے تھے جب نماز فراغت ہوئی تو عثمان نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ قد
ذکر فی هذا صلوة محمد اذ قال صلواتنا صلوة محمد کہ حضرت علیؑ نے
محمد مصطفیٰ کی نماز پڑھائی ہے، یا اس طرح کہا کہ حضرت علیؑ نے محمد مصطفیٰ والی
نماز پڑھائی ہے،

نوٹ، اور باب النفاق امام اہل سنت محمد بن اسماعیل بخاری کی منکر و رد پرورش اس امر کا
شعور ثبوت ہے کہ سپاہ صحابہ نے اسلام کو مکہ سے لے کر یثرب تک پھیلایا تھا

ہمارا آخری بندہ اور دعاء

ارباب النفاق وکلام صحابہ کو ہم ایک بار پھر جیلینج کرتے ہیں کہ سنو اور کان کھول
کہ سنو تمہارے صحابہ نے دین اسلام کو مکہ سے لے کر یثرب تک پھیلایا ہے، اور اسکا شعور
ثبوت یہ ہے کہ تم میں کوئی تو خنثی ہے اور کوئی منافق ہے اور کوئی مالک ہے اور
کوئی جنسی ہے اور کوئی اہل حدیث ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ تم نے جو صحابہ
صحابہ کا رشتہ لگایا ہوا ہے انہیں صحابہ کا دین کے بارے اختلاف ہے اور
ایک دوسرے پر انہوں نے منافق اور کافر ہونے کے فتورے لگائے ہیں
اور سیرت صحابہ میں اتنے چھید ہیں کہ قیامت تک انکی اصلاح
ناممکن ہے، اگر کوئی نجات چاہتا ہے تو درعلی بن ابی طالب
پڑائے،

تمت بالخیر، ۱۰/۱۳ شمیر پاکستان خادم مذہب حقہ غلام حسین نجفی